

فہرست

تفسیر ابن کثیر پارہ نمبر ۱۳ تا ۱۸

15	۱۵	تفسیر یعقوب بن مسریح	تفسیر یعقوب بن مسریح
17	1	آدم کے جہنم اور موت کی آمد کرنے کی قدرت	نفس کی شرافت سے ذی بڑے جس پر امتد کار کرنا
19	2	انبیاء کو ان کے ذریعے وفات کی خبر دی جاتی ہے	اپنی قابلیت کو بوقت ضرورت بیان کرنا
20	2	مشرق مثنیٰ کی حقیقت	حضرت جعفر بن مسریح کے نام میں لکھے
22	3	انہی کی وحدانیت کی دعوت	برادران جعفر بن مسریح
24	4	نبوت اور اس کے لوازم میں علی رضی اللہ عنہ	برادران جعفر بن مسریح کی اصلاح
24	5	انبیاء کی حد سے زیادہ مخالفت کا انجام	جعفر بن مسریح کے غلط فہمی و وقت گمی و اچھی کردی
25	6	ماضی کے واقعات، مثلاً ہجرت و جمعیت میں	حضرت یعقوب بن مسریح کی بیویوں کو جمعیت
25	6	تفسیر سورہ زمر	حضرت یعقوب بن مسریح کے اپنے بیویوں کو بچکانا
25	7	انہی کی طرف سے ذل کر دینا و نام بائیں میں	مذہبی کی ذکاوت و فطرت پرورد
26	7	آسمان اور زمین کی پیرائش	برادران جعفر بن مسریح کے نزدیک چوری سزا
26	8	علم و علم کے انواع و اقسام	جعفر بن مسریح کی طرف چوری کی نسبت کی حقیقت
29	9	انہی کی دنیا کی زندگیوں کے باوجود انکار قیامت	نبی کریم کی قیامت اور انہی کی قیامت کا ثابت کرنا
29	10	عذاب کا وقت مقرر ہے	برادران جعفر بن مسریح کا دعویٰ کے بعد مشہور
30	10	ہدایت اللہ کا اختیار میں ہے نہ خدا تعالیٰ ہے	حضرت یعقوب بن مسریح علیہ السلام
	12	رحمہ و رحمہ میں بدوشی پانے والے کے لئے نہ حقیقت سے	حکم یعقوب بن مسریح جعفر بن مسریح کی اصلاح کرنا
39	13	صرف اللہ کا ہے	برادران کی حضرت جعفر بن مسریح سے تفسیری ملاقات
39	13	انہی کا حکم تو مملکتوں پر تھا ہے	حضرت جعفر بن مسریح کی تفسیر کا حجاز
34	14	تسمائی بھی کی تری پخت	حضرت جعفر بن مسریح کی تفسیر کا حجاز

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
57	نئی اسرائیلی پادشاہ کے احکامات	36	مشرق کی ایک مثال
58	سویڈن کا وسطی اسرائیلی	36	ہرچ اسٹوکیہ کرتی ہے
60	قوم کی اندازیں پر انجیل کا لکھ پڑاؤ	37	حق اور باطل کی ایک مثال اللہ تعالیٰ
61	اہل جہنم کی غمراہی	38	حق کی پادشاہی باطل کی بیوقوفی
62	بے سزا لاش کی مثال	39	نیک کام کا پھانسیا جک بے کام کا پادشاہ
63	کائنات کی آیتوں کے خالق	40	مومن بندوں کی نیک صفات
64	مسیح عیسیٰ کی تمام صفات	42	بے بندوں کی نیک صفات
65	قیامت کے دن قیامت کا مذہب	42	دنیا کی حقیقت
67	طبیعی اور شرعی طریقہ	43	حق کی نافرمانی
68	نیک کاموں اور عیب اور عذاب	45	آقا علیہ السلام کی مصلحت افزائی
75	نیک کی نافرمانی کی سزا	46	قرآن کریم کی صفات جلیلہ
76	اللہ کا حکم نماز و روزہ	48	انبیاء کے ساتھ مذاق کے باوجود ہر مگر کی سہولت ملی
77	اللہ کی بخشش اور اس کی شکرگزاری	48	دنیا کا عالم غافلان و مایوسان کی مثال ہے
78	نیک کیسے دھوکے کھائے	49	جہنم کے عذاب اور جنت کے کھانے
79	پہلوں کی نافرمانی کی دھمکی	51	نورانی قرآن سے خوش ہونے والے لوگ
79	حضرت ابراہیم کی ایک اور دعا	51	محبوبات کا صدور و رسلوں کے اختیار میں نہیں
80	اللہ کی دہائی مصلحت سے ناپاؤ کا مذہب	53	نئی کے لئے مصلحت اللہ کے مذہب
80	قیامت کے دن دنیا میں پیچھے کی آواز کا مصلحت	54	کافروں کی تہذیب کا کام اللہ کا اور کام عذاب
82	قیامت کے دن زمین و آسمان و آسمان کے لئے	54	درست و بدست کے مکر
83	اہل جہنم کے لئے کھانے کی چیز	55	تفسیر سورہ ابراہیم
84	قرآن کریم کے نام کا پیمانہ	56	مومن و نیک اور کافروں کی مثال
84	تفسیر ہولن پارادوکس تمام ہوا	56	ہر نیک کو اس کی قوم کی زبان میں سمجھا جاتا ہے
	چارہ نصیب چوکھ	57	سویڈن اسرائیلی کی طرف

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
106	وہی اٹھی کعبہ		قیامت سے دن کا کافر اپنے مسلمان ہونے کی آمیزش
106	انسان کا پٹا پھٹاؤ اور کھولنا اور کھانا	87	نہیں گئے
107	چرواہے انسان کے فائدے کے لئے	88	کافروں کی سرکشی خدا اور کبیر
108	سنگ گھوڑے کی حالت و حرمت کا	89	انبیاء کا مذہبی عقیدہ بلاست
109	دین و دنیا کی مثالیں	89	بھلی پرستی اس وقت تک
109	پانی احمد بن حنبل کی حدیثیں	90	ستارے اور شیطان
110	خیمہ موسیٰ اور ستارے	91	برہمن کے خزانے اللہ کے ہاں ہیں
111	مسند و رے فرائد	92	انسان کی پیدائش
112	برہمن کا خالق اللہ ہے	92	فرشتوں کا آدم کو چھو اور انھیں کا انکار
112	وہی ذات واحد عبادت کے لائق ہے	93	انھیں رات و روزگار
113	مشرکین قرآن کا تذکرہ	93	انھیں کا ناپاک عید
114	نزداد و غیرہ کا انجم	95	بنت یمن بھائی چارہ کا ایکہ منظر
115	خالوں کے موت کے وقت کی کیفیت	96	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بشارت
115	نیک لوگ اچھا انجام	97	قوم لوط کی طرف عذاب کے فرشتے
116	انکار کس چیز کا ہے	98	قوم لوط کی فرستیاں
117	شبیت عجمیہ سے خلافت اہل	99	قوم لوط کی جانی
118	قیامت تو تم کو یاد کرنا اللہ تعالیٰ آسمان ہے	99	قوم شیب کا انجم
119	راہ اللہ کی ہجرت کرنا	100	مشرکوں سے جوڑم پٹنی کا منظر
120	منصب رسالت کا حقدار انسان	101	سبح ثانی سے کیا مراد ہے
121	اللہ کا غضب و غصہ	102	قیامت کے دن سوال ہوگا
122	عرش سے فرش تک ہر چیز اللہ کا بندہ کرتی ہے	103	خالین کا عہد تاگ انجام
122	سب کھانا کا دبا ہے	105	تیسرا سورہ نمل تک
123	جنس کے بارے میں عقائد اور برتری کا قصہ	105	قیامت کی جہاز کی تیاری

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
143	ہجرت انحراف کا کتاب آتش ایمان نہیں	124	اللہ کا نام کی تمام قدر کی قیمت نہیں آتھ
146	ہجرت اور ہجرت اور ہجرت ہے	125	ہجرت اور ہجرت اور ہجرت
146	نفس کی دشمنی کا نتیجہ	126	اللہ کی قدرت اور اللہ میں نہ خون کی رنگت نہ کور
147	بعض اہم کردار اور اہم کردار	127	اللہ کی بھی قدرت کا نمونہ ہے اللہ کا شہادہ ہے
148	یہودیوں پر بعض حرام چیزوں کا ذکر	128	بغلی اور اللہ پر حجاب سے بچنا چاہئے
149	اللہ کے شہادہ اور اللہ کے نام سے	129	قرآن ہے حق میں شریک برادشت نہیں کرتے اللہ نہیں
149	بعض کے بعض اور اللہ کی حرمت	129	اللہ کا ایک اور اللہ
150	نفس اور اللہ سے مراد	129	اللہ کا ایک اور اللہ
151	مصول اللہ میں اور اللہ میں	130	اللہ کا ایک اور اللہ
152	چودھویں پارہ اختتام ہوا	130	اللہ کا ایک اور اللہ
	پندرہویں پارہ	131	اللہ کا ایک اور اللہ
		131	اللہ کا ایک اور اللہ
153	طبرستان کی سرحدیں	133	اللہ کا ایک اور اللہ
153	اللہ کی سرحدیں کی تفصیل	134	اللہ کا ایک اور اللہ
153	آیت کی تفسیر	136	اللہ کا ایک اور اللہ
155	اللہ کے معنی ہیں اللہ اور اللہ کی تفسیر	136	اللہ کا ایک اور اللہ
152	اللہ کی تفسیر	138	اللہ کا ایک اور اللہ
157	اللہ کی تفسیر	140	اللہ کا ایک اور اللہ
159	اللہ کی تفسیر	141	اللہ کا ایک اور اللہ
159	اللہ کی تفسیر	141	اللہ کا ایک اور اللہ
160	اللہ کی تفسیر	142	اللہ کا ایک اور اللہ
152	اللہ کی تفسیر	143	اللہ کا ایک اور اللہ
154	اللہ کی تفسیر		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
190	طبع سے بچ	165	جزا میں سے عرس کی روایت
190	فریسی اور امیری اللہ کے ہاتھ ہے	166	ایک اور لمبی روایت
191	گوشت خوار اور قہاری : اللہ کا بھی رزق اللہ ہے	170	سجی کی روایت
192	زمانہ بھروسہ ہے	172	دور اور شہد کی وضاحت
192	قل کا حق نام ہے	172	معراج روحانی و جسمانی تینہ خواب و حقیقت
192	چشمیں حضرت علیؑ کا آدھ	173	ابو بکر کی روایت میں ایک قاعدہ
193	تیم کمال نہ کھاؤ	174	قائد
193	ناپ اور قول پر دائرہ	174	ادانہ معراج کے ساتھ ہی حضرت موسیٰ کا ذکر
193	بفرم اور خر کے گھاتی رہا	176	بیت المقدس پر قبضہ
194	اکر کر چلنا چاہیے	177	دن اور رات اللہ کی قہر رت
194	ما جزی کی غفلت	178	نامہ اعمال
195	معدنہ بالا انعام کی امت پائندہ ہے	179	ملا کر سچی
195	حق کے دلوں کا صلح جری	183	حافظ ابن کثیر کی اس مسئلہ میں وضاحت
196	ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے	184	مہینوں کی فوت ہو جانے والی تاریخ کا مسئلہ
198	دلوں پر ہوا	185	اللہ کا کھڑا آنے کا دائرہ
	سرداران قریش چھپ کر حضرت ﷺ کا قرآن	185	طالب دنیا کی حالت آخری
199	سننے تھے	186	اللہ واحد شریک ہے
200	مرنے کے بعد جی اٹھا	187	اللہ بین کا نام
201	مہنگا مہذب دہلی چاہیے	188	ماں کا حق
201	زنا فرقی مراحب	188	توبہ کرنے والوں کیلئے رحم
201	ادوا العروس و طہر بن کا ذکر	189	صلی اللہ علیہ وسلم کا کھنجر
203	منکروں کیلئے تازی ہے	189	امراف اور عورتی وضاحت
203	تہیت کا شان نزول	190	فریج کرنے میں دو مہالی راہ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
217	اہل حدیث کی فضیلت		سمران کا سب سے بڑا پتہ آنکھوں سے دیکھ کر
217	اشان نزول	204	خراب ہے
218	آیت کا مفہوم	206	شیطان کو کھلی چٹائی دے دی گئی
218	قرآن سے سونوں کا ایمان بڑھتا ہے	206	ہمارا دارالادب میں شرکت کا مفہیم
219	انسان کی ایک تعداد ذات	206	تکلیفیں تجارت کا دبیہ ہیں
222	شانِ نبوی	207	مسندوں میں بھی کارسازانہ ہی ہے
	شانِ نبوی کی روایت	207	مسند میں فرق کرنے والا غلطی میں بھی دھنسا سکتا ہے
225	آنکھوں کے پیچیدوں کے بشریہ تھے کی جوتہ ایمان نہ	208	ہے
225	لانے	208	۱۰۰۰ روپے مسند میں لے جاسکتے ہیں
226	تلمیح کی بشریت اللہ کا مومنوں پر ظہورِ مہمان ہے	211	ہمسایہ فرشتوں سے بھی افضل ہے
227	آیت کا مفہوم	211	قرآن میں پانچوں شاندار کارکر
227	حق کی وجہ سے سرکاری افسر کے کاغذ غریب	212	ایک اور مفہوم
227	اللہ ہر چیز پر قادر ہے	212	قرآن الہام کا حق
228	اللہ نے قرآن کا ایک نئی انسان کو یوں نہ بنا دیا	212	وہ خبر کاغذ چھپا کر
230	حضرت موسیٰ کے (۹) جملوات	213	مقام محمود اور آنحضرت ﷺ کے فضائل
230	قرآن ہی ہے	213	مقام محمود کی احادیث
231	قرآن ہی کہ مومنوں کی کیفیت	215	شہادت کی نئی حدیث اور مقام محمود
231	اللہ کے کئی اسمائے شہی ہیں	220	سند و بناؤ کی روایت
232	قرآن چھپنا بخیر ہے	205	جنہیں لوگ مسودہ سمجھتے ہیں
233	سورہ کہف کی نصیحت	210	انجمن نے نام کو جھوٹ کیا
234	اللہ نے قرآن کو خود پید ہو جایا	210	اللہ ہی تلمیح و بیان پر قادر و کف ہے
235	سورت کا شان نزول	209	آیت کی شان نزول اور مفہوم
236	قرآن کا ترجمہ کہف اور ترجمہ انشا	209	جبریت سے اپنے امام کے ساتھ ہوگی

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
255	اللہ کے ہاں پورا حساب ہوگا	237	اصحاب کہف کا تعارف
256	شیطان انسان کا دشمن ہے	237	اصحاب کہف کا زمانہ
257	یہ تین اصحاب الجبرہہ اللہ کے کامت پر انسان عظیم	239	طریق تفصیل
258	یہ روز قیامت کرم نہیں بھاگ نہ سکیں گے	239	غار کا رخ اور صحنہ
258	انسان بہت بھلا ہو ہے	240	اللہ کی نشانی
	ہدایہ دیکھنے کے لائق ہیں لوگ جن کا انکار کرتے ہیں	241	اصحاب کہف کا کتا
	یہ انکار کران ہے		تین سو سال کے بعد اصحاب کہف بیدار ہوئے تو
	حضرت موسیٰ اور خضر کا واقعہ	242	اصحاب کہف کا واقعہ سر کر گئی اٹھنے کی صداقت کی
	بخاری کی روایت	243	دیکھ لیں
	حضرت موسیٰ اور خضر کا طم	243	قرینہ نہ ہوئی جائے
	حضرت خضر کی کشتی ڈوبی	243	اصحاب کہف کی تعداد
	حضرت خضر نے ایک بچہ مارا	244	اصل حم امی کو ہے
	پارہ نمبر پندرہ کا اختتام ہوا	245	یہ کام سے پہلے اللہ اللہ کہہ چاہئے
	سولہ ہزار بار	246	اصحاب کہف کے حکم نے کی مدت
267	حضرت موسیٰ کی مدد	246	آیت کا مضمون
267	حضرت خضر نے ہجرت ایک دیوار بنائی	246	آکر اللہ نے فصاحت
268	کشتی چلتی تھی نہ تھی	247	شان نزول
269	دیوار دو قسم تھی نہ تھی	248	جہنم کا آکر اور غولائی
270	یہ تین کام اللہ کی دست تھے	249	جنت کا نور اور اس کی خوشحالی
271	حضرت زکریاؑ میں کا واقعہ	250	واقعہ کا آغاز
271	زوالہ قرینہ کوں ہے	251	واقعہ کا دہائی حصہ
271	زوالہ قرینہ کیوجہ تیر	254	دینے والے کی مثال
272	زوالہ قرینہ ساری غریب ہو گئی تھی	254	قیامت کی ہولناکیوں کی ذکر

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
294	حضرت یحییٰؑ کے	272	سورج کہاں غروب ہوتا ہے
295	حضرت یحییٰؑ کا سلسلہ نسب کیا ہے	274	ذوالقرنین سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچے
297	خاتم النبیینؑ سے پہلے کی نبیوں کے	275	ذوالقرنین ابوداؤد کے پاس پہنچے
298	حضرت ہریرہؑ کی باب کے ساتھ گفتگو	276	یا جوج، جوج، یا جوج اس ابوداؤد سے ابھر نہیں نکل سکے
299	بہا کا جو دگر اجڑا ہے	277	قریب قیامت یہ دیوار پائش پائش ہو جائیگی
300	ایران کا واقعہ اور بیخوب معلوم ہے	277	جب سمرقند کا چھوٹا چھوٹا
301	حضرت اسماعیلؑ سے دھوکے والے نے	279	انگول کے ٹالہ لٹا دئے، آخر دے میں کون ہیں
302	حضرت ادویش کو بلوچہ مرچا		سرت سمنہ روں کی سیانی بھی رہے کے کھاتے نہیں کھ
303	امویہ پر لکھا لکھن ہوا	280	سکتی
304	انبیاء کی نسل	281	میں لوگوں کی طرح ایک بشر ہیں
304	عادل پر نظریں	278-2	کہہ رہے ہیں جہنم دھاتوں کا ٹنگی
305	نور جیوڑا کہا تھا ہے	283	تقریباً سو سال پہلے
306	حق مصلحت سے دوکان دھرت ہو گئے	283	خداوند حیات
307	فرشتے اللہ کے حکم کے چہر نہیں کرتے	284	حضرت زکریاؑ کا ذکر
308	اللہ کی قسم حضرت زکریاؑ پر	285	حضرت زکریاؑ کا تعجب
309	ہر ایک چیز سے گزرا ہے	286	مکہ ارض کی کوئی نشان مقرر ہو
310	چند مرگہ کا ذکر	287	حضرت یحییٰؑ کی نبویوں
311	کفار و منافقوں سے مذاق کرتے	288	حضرت علیؑ کا واقعہ
312	مکہ اور مکران کی طرف جاتا ہے	289	بڑا بڑا بھگت سانی دئے
313	ہدایت والا ہدایت کی طرف جاتا ہے	290	حضرت سیدنا محمدؐ کے سنے کے پاس بھی گئیں
313	عالمین میں ایک نیک شخص کا ذکر	291	حضرت مریمؑ کے لئے انعامت خداوندی
	قیامت کے روز ممبرا اپنے والدین کی جات ہے منظر	293	مریم حضرت یحییٰؑ کے لئے آئیں
314	ہو جائیں گے	293	بدون کی کہیں کہیں کہا

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
345	جہنم میں موت نہ آتی تھی	315	پرہیزگاروں کے مہمان ہو گئے
345	محل صانع کرنے والے کیلئے ہشت	317	اللہ کی اولاد کہنے سے آسمان پھٹ جائے گا فطرہ
346	حضرت موسیٰؑ قوم کی نیکو کرامت کو لگے	318	ہے
347	جس پر اللہ کا غضب آنے لگا وہ چاہو	319	اللہ تو خود کو اللہ کی محبت سے لے گی
349	قوم موسیٰؑ کی آزمائش پھر میرا ساری جادو	320	تو ارف حوریت
349	سجودِ باطن کی پرستش کس سے	322	اللہ کی صفات خالی
350	حضرت موسیٰؑ کی ہادوں پر تار معلق	322	حضرت موسیٰؑ کو اللہ
351	ساری سے حضرت موسیٰؑ کی مشکور ہوا	323	حضرت موسیٰؑ میدان میں پہنچے
352	روز قیامت اپنا جو اہتمام کرے	325	حصائے موسیٰؑ کا ذکر
352	جب صور بھونکا جائے گا	326	حضرت موسیٰؑ کے نظرات
353	پہاڑ اور دریا جو کھڑے ہیں ہموار ہو جائے گی	327	حضرت موسیٰؑ کی وہ
354	روز قیامت شقاوت	335	حضرت موسیٰؑ کے حالات اور تفصیلی واقعات
355	قرآن کریم ربیٰ رحیمی ہے	336	حضرت موسیٰؑ نہ ہیں میں
357	انسان خطا کا پتلا ہے	337	خلق میں خرم بات ہو
358	حضرت آدمؑ کو اللہ کے سے نکالا گیا	338	اللہ کے سوا کسی سے نہ درو
358	آخرت کا مذہب سخت ہے	339	جناب علیہ السلام کا خط
359	بیکلی بستیاں ہم نے بنا کر ایں	339	صور علی اللہ نے بنائی ہیں
361	دنیا کے مال پر نگاہ مروت نہ رکھو	339	ہر حج کا مضامین ہے
	کفار و کفر سے بچنا چاہئے	340	نعتیں سب اللہ عطا کرتا ہے
361	الحمد للہ پارہ نمبر ۱۶ اختتام ہوا	341	فرعون نے نظرات کو چاہا کہا
	صدقہ چھ ماہ وارہ	342	فرعون نے ہادوں کو جمع کر لئے
363	قیامت قریب نہ آئی	343	حضرت موسیٰؑ کا سانپ سب سانپ کا حکم
365	سب رسول عروا ہر حق	344	جادو گر ایسا ہی لے گئے

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
394	حضرت زکریا کا واقعہ	366	قرآن ضمیمہ ہے
394	حضرت مریم کا واقعہ	367	آسمان اللہ کی قدرت ہے
395	امت ایکہ دہ ایک	368	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
396	قرپ قیامت یا جہنم یا جہنم کھول دے جانے	369	عبادت ماسوا اللہ کی کوئی دلیل نہیں
398	امانات قیامت	371	آسمان و زمین اللہ کے ہائے
399	معبودان باطلہ و زہر میں جانے	372	بریک نے مرنا ہے کسی نے ہمیشہ نہیں رہنا
400	آسمان لوہے یا چاندی	373	اللہ کا ذکر
401	زمین کے وارث اللہ کے ایک بندے کو تھے	374	قیامت سب کو عاجز کرے گی
403	اللہ ایک ہے	374	پیلے لوگ بھی راسخوں سے غافل نہ رہتے تھے
404	قیامت کی برہان کیوں کی تعلیمات	375	کفار کیلئے نشانیاں
405	سیدان بخیر و اعدائے	376	اللہ ہر چیز پر قادر ہے
406	اللہ کے متعلق ہے سچی باتیں	377	تورات کی فضیلت
407	انسانی پویش کے لقب اوراد	378	حضرت ابراہیم کو ہدایت
408	پیدا ہونے سے پہلے انسان کا سبب و کرم و عبادت	379	حضرت ابراہیم بت کرتے ہیں
408	عمر کے بعد ہے ملی	381	جوع نقصان دہ ہے وہ مہود نہیں
409	مرنے کے بعد خدا ہونے کی ایک اور بات	381	حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوئی ہے
410	جالی مقصدوں کی موت	383	ملک کا سرور نہ کرے
411	دین کے کفار سے پرہیز	384	حضرت لڑنے کی دعا
412	قرآن واضح ہے	384	حضرت داؤد، سلیمان کا ایک نعت
413	ہر چیز اللہ و سجدہ کر رہی ہے	386	حضرت سلیمان کے تابع تھے
414	مؤمن اور کافر کا اختلاف	387	حضرت ایوب کی بیماری میرزا کا اور جفا
415	جنتیں پرانہاں	390	حضرت اسماعیل اور یسٰ اور داؤد اکل کا ذکر
416	مسجد اغرام سے روز نماز اٹھنا ہے	392	حضرت یونس کا واقعہ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
455	خود شمع کے جھٹکار و فحش	422	قربانی کے مسائل
456	بہت ساری باتیں اور بہت سے سوال	424	قربانی کی اہمیت
457	وفا اور بارون فرعون کی طرف	425	قربانی کی فضیلت کا بیان
457	حضرت عیسیٰؑ قدرت کا مدعا اظہار	427	تقریب کی فضیلت
458	انیا صرف سلالہ کی کھاتے ہیں	429	جہاد کی اہمیت اور مدعا کا اظہار
459	سورہ نیک انسان کر کے بھی ڈرتے ہیں	432	انجیل کو بھلانے کا کیا انجام ہوا
460	اسماہدین آسمان	433	دن کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک
461	قرآن ہے شمس اور منظر کتاب ہے	435	حق الہی میں باطل کی ملاوت نہیں ہو سکتی
464	سزائیں پائیں تو گرفت چھوڑا	437	ہجرت اور جہاد کا خوب
466	شرکیں غافل، لک بڈی کو، تے تے	438	لیونہار کی گردش
467	آسمانوں و زمین کا کھام کھام اللہ ہی چارہ ہے	439	دور دور ذرا ہونے کی مثال
468	برائی کا جواب بھلائی سے، عبادت کا کام ہے	441	سب سے پیچھے ظلم کو پھیرا گیا
469	بھڑا اور عذاب فیر	442	کھام کھام سے بے اعتدالی کا عمل گرفت ہے
470	جب مشرب ہوگا	442	ہطل مسعودوں کی ہے کمی
471	کفار کیسے دیکھو گے اور داناے بند	443	منصب رسل کا حقدار کون؟
472	دوڑنیوں کو اللہ کی طرف سے ذلت	444	اسلام دین آسان ہے
473	انسان ہے کا نہیں بنایا گیا	445	پارہ ہرے اختتام ہوا
474	مہمیت میں کام آنے والا کون		انتھار چھوڑ مار پارہ
475	عذر اور گزروں کی سزا	447	کامیابی پانے والے اہل ایمان کی صفات
477	ہمارے گزرتے سرور و شریک	450	تذکرہ انسان کی پیدائش کا
479	تہمت لگانے والے کی سزا	451	انسان سے بھی بڑی چیز انکسار انسان کی
480	لعائن کب اور کیسے	452	چند اور بڑی بڑی نصیحتیں
483	نہ تشریح پائیں گے پر غفلت کی شہادت	454	فرخ کو کشتی جانے کا حکم

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
522	ایماندارانہ گھروں میں داخلہ معاشی ہے	488	سعدیقہ کی کائنات کے بارے میں بڑی ہرمانی
523	تھوڑے کے آداب	489	سعدیقہ کی کائنات کی عظمت
526	آداب مجلس	490	عائشہ کے بارے میں ہزار ہائی تعویذ اللہ
526	احقر اور مصطفیٰ	490	ہانی کی اشاعت حرام ہے
527	ہر ایک کی ہر حرکت کو وہاں سنا ہے	491	شیخ علی راہیں
528	یکتہ و رحمت الی ذات اللہ کی	492	عظمت و سخاوت سعدیقہ و کبر
529	سچے ہے اقیانوسِ سعید کیسے	492	عفت مآب گوروں پر رحمت کی سزا
530	کیا ایک ہی شخص قرآن مجید عظیم کتاب جانتا ہے	494	آغا حلیب ہیں آقا کی زوجہ حبیبہ
531	نبوت پر جاننا ہر اعتراضات	495	گھروں میں داخلے کے آداب
533	جنت اور جہنم	498	نغمہ گری جہان کے جلو
534	شرک اور ان کے معبود اللہ کی عدالت میں	499	پردہ کے شرعی احکام
535	یہ سب کچھ نبوت کے معانی ہے	502	آمر کا حق کی حالت نہ ہوتی
	انھار نبویں پانچواں اختتام ہوا	504	لوڈ چوں کہ جگہ گری پر چھوڑ مت کر
		505	ہند کے گلو کی خوبصورت مثال
		507	آداب مسجد احقر اور مسجد
		512	کافر و مشرک کے نیک اعمال کی مثال مراد کی طرف
		513	برجی اُس اللہ کی تعظیم جان کرتی ہیں
		513	اللہ کی قدرت کی نشانیاں
		514	تعلق قسم کے جانداروں کی پیدائش
		515	کامیاب کون اور ناکام کون
		516	زبانِ مومن اور دلِ کافر
		518	خلافت و حکومت کا وعدہ اہل ایمان سے
		521	ہولِ فحش کی ترویج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا يُؤْمِنُ تَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَا مَارَةَ بِالشُّعُورِ إِلَّا مَا رَجِمَ رُفِي إِنَّ رَبِّي عَفُورٌ

رَجِيمٌ

میں نے جس کی پتھری میں کسی کوئی وقت طس تو ہوا یا بھار نہ انا ہے کہ یہ کہ میرا ہوا کار یا نہ ہو کہ میرا پتھری پائے یا نہ ہوا پتھری پائے
کہ یہ کہ میرا ہوا پتھری پائے یا نہ ہوا پتھری پائے

نفس کی شرارتوں سے وہی چٹا ہے جس پر اللہ کا رحم ہو۔ پھر اللہ (عز و جل) نے نبیؐ کے لئے ایک نیکوئی میں اپنے نفس کو پاک نہیں کیجی اور نہ اسے رحم کے جوہر سے بری کر لی ہوئی نفس میں تو طس طرح کے برائیوں اور جہالتوں کا آئی ہی ہیں اور وہ برائی کرنے پر کھانا ہی رہتا ہے لہذا نفس کے احوال اور پھلے میں اکثر میں یہ سب علیہ السلام تو اپنے بندے میں امانیلا (متر) اور اسے آئینہ نفس برائی پر بھار تا کہ جو کہ جس کو اللہ رحم فرما کر چلائے (اس کو نفس اور اسے) پتھری پر ارب پتھری ۱۱۱ ہوا ہے۔ یہ نفس عزیز مصر کی جانی لیا گیا ہے کہ یہ زیادہ مشہور اور قابل قہر ہے اور اللہ کے سائے و پہن سے بھی کیا بات لیا اور حسابت حق سے اور معافی لگا سے بھی میں زیادہ مطمئن معلوم ہوتی ہے اور اسی کو اس بار حق نے اپنے نصیب میں بیان کیا ہے اور امام ابن جریر نے اس کے بارے میں ایک مشکل کتاب تصنیف کی ہے اور اس میں اس قول کی پوری حمایت و تائید ہے جسے بعض لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ قول اللہ علیہ السلام کا ہے یعنی وَ ذَلِكْ لِيَعْلَمَ نَچ سے لیکر وَ عَفُورٌ وَ حَمِيمٌ نلکہ جس کا مطلب یہ ہو کہ بوسہ میرا معلوم ہے کہ اگر عزیز مصر میں لے کر اس کی پتھری پتھری کی جاتی ہے کہ میں جس نے اس کی کوئی خیانت نہیں کی اس پر رحم اور اس پر رحم لے تو اسے اس قول کے بارے میں کوئی یقین نہیں کیا چنانچہ قصہ میں جو میں نے کہ میں اس میں سمجھتے ہیں کہ جب بوسہ علیہ السلام کے کہنے پر بادشاہ نے جس کی ضرورت سے اسے ہارے میں اور پتھری کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تو میں کوئی برائی نہیں کی تھی اور نہ پتھری میں اقرار کر چکا کہ حق بات میں ہے جس نے یہ ان کو چھلانے کی کو شش کی تھی تو حضرت بوسہ میرا السلام نے کہا کہ میں نے یہ سب جو صرف میں نے لے کر لیا کہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کے پیچھے اس کی کوئی خیانت نہیں کی تو حضرت جبریل میرا السلام نے آپ سے فرمایا کہ تو اس میں ان میں بھی نہیں کی جب اس صورت نے آپ کو اور کیا اور آپ نے اس صورت کا (واضح) ہے کہ حضرت بوسہ علیہ السلام نے اس کا رد نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ان کو کہ جہالتوں کی نشانی (اس میں بہت) دکھائی دیتی تو اس وقت ضرور آپ ان کا رد کر لیتے۔ مگر وہ نیکوں کو کہ اگر آپ تقصیر پر قائم ہے۔ جب آپ نے فرمایا کہ میں اپنے نفس کو بری نہیں کہتا۔ نفس تو برائی کی ترغیب دیتا ہے۔ "مجھ سے یہ نہیں ٹھہر کر ان کی لہجہ میں کہ میں نے ان کا رد و ردی سب اسی کے قائل ہیں لیکن پہلا قول (یعنی اس کا لگا لگا کام ہوا) ہی نہ وہ تو یہی ظاہر ہے کہ جو کہ چیلے گا وہی آخری حصہ عزیز کی جانی زانیہ کا ہے جو وہ سب کے سامنے بادشاہ سے بیان کر دی تھی اور حضرت بوسہ علیہ السلام اس تک سہجہ نہ تھے (بلکہ چیلے میں تھے) اس تمام مشق کے بعد بادشاہ نے کوہ پر لیا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ الثَّوْنِي بِهٖ اسْتَحْضِرْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَا قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ

أَمِينٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْهٖ ۝

بادشاہ نے کہا کہ میرے پاس ہذا کہ میں اسے اپنے نام لاتی کاموں میں لے کر کہوں پر جب اس سے بات بیعت کی تو کہنے لگا کہ تو خود ہے اس

کو پہنچا کر ایسا دھوکہ دیا کہ وہ اس سے نہیں کہتا ہے۔ جس شخص سے وہ ملے اس سے اس کو کہہ دے کہ وہ اس سے کہتا ہے۔
یہ وہی ہے جو کہ اس کے پاس ہے۔

قَالُوا يَا كَذِبُ الْغَرِيزُ إِنَّ لَكَ أبا سَيْفًا كَبِيرًا فَقَدْ أَحَدًا كَمَا مَكَانَهُ إِنَّكَ تَرَى مِنْ الْحُسَيْنِ
قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدَ كَمَا مَتَاعَنَا عِنْدَكَ إِنْكَارًا لِلظَّالِمُونَ

انہوں نے کہا کہ: "اگرچہ اس کے پاس ہے، مگر وہ اس سے نہیں کہتا ہے۔ جس شخص سے وہ ملے اس سے اس کو کہہ دے کہ وہ اس سے کہتا ہے۔
یہ وہی ہے جو کہ اس کے پاس ہے۔

یہاں تک کہ قید اور بھانپوں کا منت ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اس سے اس کو کہہ دے کہ وہ اس سے کہتا ہے۔
یہ وہی ہے جو کہ اس کے پاس ہے۔

فَلَمَّا اسْتَأْذَنُوا مِنْهُ خَلَصُوا بِهَا قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ
عَلَيْكُمْ مَوَاقِفًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلِ هَذَا ظَنَّمُ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى
يَأْذَنَ لِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ رَاجِعُوا إِلَى آبَائِكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَا نَا
إِنَّ ابْنَكَ يَرَى قَوْمًا شَرًّا نَارًا لَا يَسْأَلُنَا وَمَا لَنَا بِالْغَيْبِ حَفِظِينَ وَسُئِلَ
الْقُرْبَى الَّذِي لَكَ فِيهَا وَالْعِيذُ الَّذِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَرَأَى الصِّدْقُونَ

یہاں تک کہ اس سے اس کو کہہ دے کہ وہ اس سے کہتا ہے۔ جس شخص سے وہ ملے اس سے اس کو کہہ دے کہ وہ اس سے کہتا ہے۔
یہ وہی ہے جو کہ اس کے پاس ہے۔

میں ٹھہرتے تھے اس لیے ہر کوئی اسے گنہگار نہ سمجھتا تھا۔ کئی دنوں کے بعد وہ بھی اپنے گنہگار ہونے کی خبر پائی۔ اس کی خبر ساری کے ساتھ واپس لوٹ کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے یہی عاقبت کو خوب جان رہا ہے۔ ٹھہرتے ہی کی قدر تھی۔ وہ اس کا کوئی کام نہ کرتے تھے۔ اب نہیں ہوتا۔ اب آپ نے اس سے روکنے پر لازم بھی کر دیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں چٹیاں لپٹے تھی۔ حضرت سعید بن جبور فرماتے ہیں کہ اب اللہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے طرف سے اس وقت سے اچھی آئینہ بنے۔ ان کے مجرم تھیں۔ اچھے حضرت یعقوب علیہ السلام بھی اپنے وقت پر وہاں اعلیٰ علیہ یوسف بہت تھے۔ آپ کی سبکدوشی جاتی رہی تھی۔ تم نے آپ کو یاد کرنا تھا اور زبان فرموشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سے نکلتا تھا۔ نہیں کرتے تھے۔ تمہیں اور اندوہ میں رہا کرتے تھے۔ اس کی سبب تھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جذب باری میں عرض کی کہ جو آپ تھے۔ یہ نہ کر دیا تھے۔ میں کہ اب وہ اہم اور اعلیٰ اور تعجب کے سبب تو ان کو کہ میں نے جو سامان میں جو مقام میرے جی میں مل رہا ہے۔ جواب دیا کہ۔ (حضرت) انعام علیہ السلام جس میں اس کے گور سر نہایت ہی گراں گئی تھی اس کی قمیض کوئی لکھائی علیہ السلام نے خوراج کوئی مقرر کرنی اور اپنا کام لے بیٹھا۔ تجھ پر یہ بات بھی نہیں تھی۔ یعقوب علیہ السلام سے میں نے ان کے وقت میں کو ایک کوئی اس سے بھی سزا دیا۔ تو یہ واقعہ بھی نہیں جانتا۔ یہ روایت اس میں نکلتی ہے کہ اس میں یہ روایت کہ اب اللہ حضرت اسحاق سے لپٹی نکلتا ہے۔ جبکہ حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہی شخص ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام سے لپٹی نکلتا ہے۔ یہ واقعہ بھی نہیں لے کر روایت کی سزا لکھا ہے۔ یہ واقعہ کہ اب اس لیے وہ اللہ و علیہ السلام

اس واقعہ کی روایتوں میں یہ بھی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت اسحاق کو اس وقت کہ وہ اپنے پاس میں تھے ایک ادا تھا تو میں ہی اس کو ہم دلائے۔ لیکن تمہارا کہ ہم سمیت خود لوگ ہیں۔ یہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں نے لگے میرے والد حضرت اسحاق علیہ السلام نے ان کے ساتھ آئے تھے۔ خود فرماؤ کہ اس وقت میں جلا ہوں۔ لیکن یہ روایت بھی سننا نہایت نہیں۔ جب سے آپ کا یہ حال دیکھ کر انہیں کچھ مایوس کیا کہ باقی آپ تو اس کی کیا اشیاء ہے جن میں تمہاری کے ملک میں تو رہے کہ اگر آپ کا یہی ملک خود لوگ اور خود کھینچ کر دیتی ہے۔ تاہم وہ انہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے انہیں جواب دیا کہ میں اس سے تو کچھ نہیں کہ وہ نہیں تو اپنے سب کے ہی اپنے گور اور ہاں میں اس کی ذات سے بہت کچھ امید وہ ہوں وہ جلا ہوں۔ اب لکھو اس وقت کا خیال ہے اس کی قیام ظاہر ہے کہ اس کے لیے۔ اس میں جہاں میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک غلام دوست نے ایک مرد آپ سے ہوا تھا کہ آپ کی بیٹی رہی اور آپ کی کریمہ کوئی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اس کو رو کر انہیں کو پہنچا اور بیاتین کے صدمے نے کہ خود ان۔ اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کے بعد کہ لکھا کہ میری شکایتیں اور اس کے سامنے کرنے سے شرما تے تھیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اسی وقت فرمایا کہ میری بیٹی اور غم کی شکایت اللہ ہی کے سامنے ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا آپ کی شکایت کا اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے۔ یہ حدیث بھی غریب ہے اور اس میں بھی شکایت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُتَّقُونَ ۚ مِنَ يٰۤاَيُّهَا الْمُتَّقُونَ ۚ مِنَ يٰۤاَيُّهَا الْمُتَّقُونَ ۚ مِنَ يٰۤاَيُّهَا الْمُتَّقُونَ ۚ
مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَى الْقَوْمِ الْكَافِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسْنٰ

برادران کی حضرت یوسف سے خیر کی ملاقات : جب یہی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس اسہ جڑی دور ہے مکی کی حالت میں پہنچا۔ اپنے تہا بہ کاہنے گئے۔ اپنے والد کی اور اپنے گھر والوں کی سبب سے جان میں حضرت یوسف علیہ السلام کا دل بھر آیا۔ ہمارے سر سے تاج لگا دیا اور ہمارے سے کہہ کر اپنے کرتوت پار بھی ہیں کہ قرآن مجید کے ساتھ کیا کیا اور اس کے بولی کے ساتھ کیا کیا اور یہی جانتا کہ کرشہ قہاسی نے بعض ملک فرستے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ گناہ پر ہل ہے۔ قرآن فرماتا ہے **وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ مَوْصُوًّا بِطَبْعِ الْوَلَدِ بِذِي هَارُونَ**۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہی والد کی ملکات میں حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے تہا بہ کرنے کا حکم ملی نہ قابل کی مریدہ شہر ہوئی۔ آپ نے حواض صاف کر دی۔ یہ تکلیف دہ مکی تھی اور ہوتی تو اللہ تعالیٰ نے راستہ ای دی اور کشادگی عطا فرمائی۔ جسے اور شہر کے قحط کے ساتھ آسانی سے پیشا تھی کے ساتھ آسانی سے۔ اب یہانی چونکہ بہت ہے۔ لہذا اس وجہ سے کہ تاج لگانے کے بعد پیشانی کی تکلیف ہوئی۔ لہذا اس حرم کے سوا کات پر حالات کچھ لگے۔ ان کے ساتھ آئے۔ ہم اپنا تہا بہ کرنے کے لئے جو جگہ کہ یہی یوسف علیہ السلام نے آپ نے اس سوال کے جواب میں صرف کہ وہاں نہ ہاں میں خود یوسف ہوں اور یہ میرا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے فضل و کرم کیا۔ پھر نے کے بعد دوبارہ تفرق کے بعد چھٹا کر دیا۔ تھوڑی دور میرا بچاں نہیں جانتا۔ ایک کاہنی ہے جس نے لے لی۔ حق۔ اب تو ہمارے نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نصیحت اور بڑی کا قہر کر دیا۔ واقعی صورت سیرت دونوں مشہور سے آپ ہم پر فوجتہ رہتے ہیں ملک وں کے اعتبار سے بھی اللہ نے آپ کو ہم پر نصیحت اس دے تھی۔ اس طرح جس کے تاج کی صورت کے اعتبار سے بھی کہی حضرت یوسف علیہ السلام نے تہا بہ ہاں کی تہا بہ تھوڑی اور کے بعد اپنی فوج کوئی نا بھی قرار کیا۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا میں نے ان کے دن کے بعد نہیں پہنچا یا گناہ و بول بول گیا۔ میں نہیں کوئی وقت نہایت کر : میں چاہتا ہوں کہ یہی الزام لگتا ہوں نہ تو ہر گناہ عقلی کہ ہوں بلکہ میری وہ ہے کہ اللہ غافل بھی نہیں عطا فرما دے اور ہر ارحم الراحمین ہو ہے۔ ہمارے نے ہذا پیش کیا۔ آپ نے قول فرمایا۔ اللہ غافل نہ ہو ہی پر اپنی کیا کرے ہر وقت جو کیا بہت عذر ہے۔

اِذْهَبُوا بِقِيَصِي هَذَا فَالْقَوَّةُ عَلَى وَجْهِ اِيَّايَ بِصِدْرٍ اَوْ تَوْنِي بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِينَ ذَوَلْنَا فَصَلَّتِ الْعِيْرُ قَالَ اَيُّوْفُمْ اِنِّي لَاجِدُ رِيحَ يُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تَفْقِدُوْنَ قَالُوْا اَلَمْ نَكُنْ لَكَ لَفِي ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ

میرا کہ تم لے جاؤ اسے میرا۔ اس کے ساتھ یہاں لگاؤ۔ کہہ دیجئے کہیں اور اپنی تہا بہ جان کو ہر سے ہاں لے آؤ۔ اب یہ قہر ہوا تو ان کے دے کہ کہہ گئے تو یہی ملک کی خوشبو تہا بہ نہ ہو کر مجھے تم تہا بہ دار دے گئے کہ جہاں آپ تو یہی نہ ہاں تھیں پر تو تہا بہ۔

حضرت یوسف کی تفصیل کا اظہار : چونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے رب کی ولیم میں دے دے۔ چنانچہ گئے تھے اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے ہمارے سے کہتے ہیں کہ میرے گناہ گناہوں کے بن جانے سے ان کے منہ پر لے لئے اللہ ان کی نگاہ میں جو بہت ہی بڑا نہیں اور اپنے گناہ کے تہا بہ دار ہوں تو یہیں میرے پاس لے آؤ۔ میرے قافلہ میرے نگاہ و اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو پہنچائی تو آپ نے اپنے ان بچوں سے کہ آپ کے پاس سے لڑاؤ کہ مجھے تو میرے بہت فرزند ہوں کہ خوشبو تہا بہ نہ ہو کر مجھے سزا میرے کم عقل ہوا کہ کر میری اس بات کو یاد رکھیں کہ ان کے اچھے قافلہ بخان سے آئے ہوں کے نالہ و جہان ٹھہرائی ہو انے حضرت یعقوب علیہ السلام

وَيْلٌ لِّرُؤْيَايَ، مِنْ قَبْلِ قَدْ جَعَلَهَا رَاقِي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذَا أَخْرَجَنِي مِنَ
النَّجْمِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ الْخَوَاقِي إِنَّ
رَبِّي لَظَلِيمٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ
أَنْ يُوصَلَ وَيُفِيدُونَ فِي الْأَرْضِ أَوْلِيَاءَ لَهُمُ الْغَنَاءُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

اور اُن اللہ کے عہد کو ان کی قسم جو اللہ کے عہد سے بے وفائی کرنے کے بعد اس کا قہم دینی ہے انہیں ڈالتے ہیں۔ اور غنہ میں مبتلا
کیلات دیتے ہیں ان پر انہیں جو اوصیاء ملے۔ اے اللہ کے

پرستہ بندوں کی صفات۔ مسلمانوں کی صفات اور ایمان جو ان کے ہر کام میں رہتے ہیں۔ ان کے ملکات اعلیٰ ہوتے
ہیں۔ بحران کا درجہ ان کو اور انہوں نے اپنے آپ کے لیے دیں ہیں۔ انہیں ان کے ملکات اعلیٰ سے ملے۔ ان کے
ان صفات کے بعد ان کا حال کرتے ہیں۔ ان کے ملکات اعلیٰ کی کہ یہ بدلی گاموں پر رکھتے ہیں۔ یہ ملتی اور دے دے۔ انہیں
بے حد میں ملے ہیں۔ ان کی حق میں ان میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔

اللَّهُ يَسْخُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي

الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ

اللہ تعالیٰ جس کی مرضی پہنچاتا ہے اور جس کی قدرت سے چاہتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔

ان کی حقیقت۔ اللہ تعالیٰ جس کی مرضی پہنچاتا ہے اور جس کی قدرت سے چاہتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔
ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔ ان کے ملکات اعلیٰ میں ہوتا ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا نَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُخِصِّلُ مَنْ
يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَدَّبَ الَّذِينَ آمَنُوا وَظَلَمِينَ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ

الْأَبْدَانُ كَرِهُوا أَنْ يُظْمِرُوا الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَخَيْرٌ رَأً

وَحُسَيْنٌ رَأًى (۴)

[illegible][illegible]

17. $\frac{1}{2} \log 2$

۲۲۵

تو آج بچے کے لیے اس کے ساتھ آکر رہے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب کہ ان کی عمر تین سال تھی۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب کہ ان کی عمر تین سال تھی۔

اس لیے کہ جو علاقے میں ان کے والدین تھے ان کی حالت بھی یہ تھی کہ ان کے والدین نے ان کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔

اَحْسَنَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَبُّوهُمْ اَمْ
شَبَّوْنَا مَا لَا يَعْلَمُونَ فِي الْاَرْضِ اَكْفِرُ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ بَلْ رُبَّ عَنِ الْاِثْنِ كَفَرُوا
مَكَرُفُهُمْ وَصَدُّوا عَنِ السَّبِيلِ وَمَنْ يَضِلْ لَنُضِلِّ لَهٗ مِنْ هَاهُنَا

اگرچہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر ہے۔ لیکن وہ ہر نفس پر اس کے کسب کے مطابق ہے۔ اور انہوں نے اللہ کے لیے شریک مقرر کر دیے۔ کہہ دیجئے کہ ان کے لیے شریک مقرر کر دیے۔ کہہ دیجئے کہ ان کے لیے شریک مقرر کر دیے۔ کہہ دیجئے کہ ان کے لیے شریک مقرر کر دیے۔

یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب کہ ان کی عمر تین سال تھی۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب کہ ان کی عمر تین سال تھی۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب کہ ان کی عمر تین سال تھی۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب کہ ان کی عمر تین سال تھی۔

انہاں اپنے جیسے انہی پرانے کی عمارت ہو جس کا نتیجہ یہ ہو کہ سخت ضرورت کے وقت خالی ہاتھ کھڑے رہ گئے۔ جس فرداں سے کہ ان کا طریقہ کی گنجی ان کے اعمال کی مثل ترحمت کے دن جگہ پر پورے محتاج ہوں گے۔ کچھ رہے ہونگے کہ سب بھی ہو رہی بھلائیوں کا بدلہ نہیں ملے۔ لیکن مگر نہ یہی نہیں کے ایسے رہیں گے۔ نہ بہت سے نہ نکلے تھیں گے۔ جیسے تیرا آدمی سے اس ہوا کہ کو ان کر دہن دھو اور اس طرح ان کے اعمال عمل نکارت ہو گئے جیسے اس ٹھری اور ان کی ہوئی تاکہ کا کچھ کر یہاں ایسے ہی ان کے بے سواد اعمال کا بدلہ حال اور وہاں ہو گئے ہی نہیں۔ ان کے اتنے سے پہلے ہی چاہنا، مشغول رہے ہو گئے۔ انہوں نے ہی ہے کہ مخلوق کا بیوقوف بنی **هَذِهِ الْحَقُّوَ اللَّهُمَّ اكْشِفْ رَيْعَ الْكَافِرِ** جو کچھ اس حیثیت و خواہش غرض کرتے ہیں اس کی مثل اس آیت کو لے لیجئے کہ ہے جو غلاموں کی تھیں بھلا دے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ لیکن وہ اپنے اور خود گھم کرتے رہتے ہیں۔ اور آیت میں ہے کہ یہاں وہ اپنے صدمے خیرات اصلاح نہ کر اور پناہ سے کہ بہت نہ کر۔ جیسے دھور، بگاڑی کے لئے نوج کر کہ ہوا اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اس کی مثل اس چٹان کی طرح ہے جس پر کسی کو چھین چد کے پانی نہاتے اور وہ اپنے اہل عاف ہو گئی۔ یہ لوگ اپنی کھائی میں سے کسی چیز پر قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرداں کی بھری نہیں فرمے۔ اس آیت میں درج ہوا کہ یہ دور کی گمرانی ہے۔ ان کی کوشش ان کے کام سپرد ہو رہے ہوتے ہیں۔ سخت عبادت اللہ کے وقت خواب نہیں گئے ہیں اور وہ کی بد نہیں ہے۔

الْمَرْكَانِ اللَّهُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ يَكْشَايُذْ هِبَكُمْ وَبَاتِ مَخْلُوقِ

جَدِيدٌ لَّكُمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝

ایسا تو ہے عجیب و غریب کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بہترین ذریعہ سے ساتھ ہی ہی ہے۔ اور وہ جب تو تم ب کو کر دے اور فی حلق لائے اللہ یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں۔

کا نہایت رنگ و بو کا خالق: اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ قیامت کے دن کی یہ دو چیزیں انہی پر میں قادر ہوں۔ وہ ہیں جس نے آسمان اور زمین کی پیدا رکھی کر دی تو انہیں ان کی پیدا رکھی تھی کہ کچھ مشکل ہے۔ آسمان کی اور تعالیٰ کشادگی والی پھر میں میں صبر ہوئے اور چلے پھرتے رہتے اور یہ زمین پر گراں اور مشکلوں اور خوف اور غم و غصہ الی سب اللہ ہی کی ہائی ہوئی ہے۔ جو ان کی پیدا رکھی سے عاجز نہ آیا وہ کیا مردوں نے وہاں زندہ کرتے پر قادر نہیں ہے کھٹک قادر ہیں۔ سورۃ یس میں فرمایا کہ کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے خلق سے پیدا کیا پھر وہ جھڑکوا ہی پیدا ہوا۔ ہمارے سامنے مثالیں بیان کرنے والی ہیں انہی میں بھول گیا ہوا کہنے لگے ان ہاں وہ پیدا ہوئے کو کون زندہ کرے گا؟ کہہ دے کہ وہی اللہ تعالیٰ جس نے انہیں کوئی بار پیدا کیا ان پر جن کی پیدا رکھی کو غرضی جانتا ہے۔ انہوں نے سزا و عتاب سے تیار نہ کیے۔ آگے بڑھنے کے کہ تو تم سے ہونے کو اس آسمان اور زمین کا خالق بنا جسوں کی پیدا رکھی پر قادر نہیں ہے کھٹک ہے۔ وہی ہوا خالق اور بہت بڑے عالم ہے ان کے احوال کے بعد ماحول ان کا علم نہیں ہے کہ ہوں۔ اسی وقت وہ ہوا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی پادشاہت ہے اور جس کی طرف تمہارا سب کا رخ ہے۔ اس کے چلنے میں ہے کہ اگر چاہے تو تم سب کو کھارے اور فی حق تو تمہارے ہاں تمام بیابان آباد کر دے۔ اس پر یہ کام بھی ہو رہی نہیں۔ تو اس ہر کے خلاف کر دے تو یہی ہو گا۔ جیسے فرمایا اگر تمہیں عذاب لوگ تو تمہارے ہیں اور تمہارا عذاب تمہارے طریقہ کی نہ ہوگی۔ اور آیت میں ہے اے ایمان والو! تمہیں سے جو تمہیں اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لائے گا جو ان کی ہند نہ ہوگی اور اس سے محبت۔ کہنے والی ہوگی اور کچھ ہے اگر وہ چاہے تمہیں رہا کرے اور اور کر لائے۔ اللہ ان پر قادر ہے۔

تے کر کریں ان کے شریک ضرور ان کے لیے ہے اور سب لوگ پر مشدود طور پر اپنی اپنی جگہ کام ہو جائیں گے جب کہ خدا ان کو مانتے ہوئے ہیں۔
 تے ہم کافروں کی راہوں میں طوفان اٹھائیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دے دیں گے۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَكُونُوا لِلنَّاسِ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ مَا آتَا بُنْيَانَكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِبُشَيْرٍ لِيَ إِلَّا لَكَرْتُمْ يَا أَكْثَرِ كَتَّابِينَ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَأَدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ

يَسْتَبِشُّونَ فِيهَا سَلَامٌ ۝

۱۔ کہ اگر اولین کروہ سے کافر شیطان کے کائنات سے نہ تھیں تیار وہ باقیہ میں سے تھے۔ یہ حق ان کا خلاف کیا ہو رہا تھا کہ وہ خدا کی قسمیں پکڑا کر تم سے یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۲۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۳۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۴۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔

۱۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۲۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۳۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۴۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۵۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۶۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۷۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۸۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۹۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔
 ۱۰۔ کہ میں نے تم کو کافروں کا مذکر خوار ہے تیرا راستہ گمراہی میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا اور حق میں تھا۔

میں ہیں۔ ہر اپنے ہر اور دھوکے حکمت سے بروقت اپنے جان لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے چلے گا۔ یہاں فرمایا ہے۔ تاکہ وہ سمجھتے حاصل کریں۔ اور باب ۱۸ کی شکل گنہگار۔ جسے جسکی ہر روز میں کے کلمہ قیامت ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ جو ممبر کی توبہ کی نہیں۔

کل طیبہ اور شجرہ طیبہ۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ طیبہ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے کی شہادت ہے۔ پاکیزہ اور نعت کی طرح کاموس ہے اس کی جز مشہور ہے۔ یعنی سوکن کے اس میں لا الہ الا اللہ ہے۔ جہاں ہے۔ اس کی شہادت آسمان میں ہے۔ مثلاً اس توجہ کے گنہگار کے جس کے اعلیٰ آسمان کی طرف اٹھانے جاتے ہیں۔ اور بھی بہت سے مغربین سے حکم مردی ہے کہ مرد اس سے سوکن کے اعلیٰ ہیں۔ اور اس کے پاک اقوام اور ملک کام۔ سوکن شکل گنہگار کے درخت کے ہے۔ بروقت ہر گنہگار شام اس کے اعلیٰ آسمان پر چڑھتے رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس گنہگار ایک خوش بایا کرتا آپ نے اسی آیت کا چنانچہ تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ پاکیزہ درخت سے مراد گنہگار درخت ہے۔ گنہگار شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر سے نقل ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا مجھے تلاوت دو کون عار درخت ہے۔ جو مسلمان کے متنازع ہے جس کے بے حضرت نے نہیں نہ ہوا۔ اس کی حالت گریس میں ہوا تھا۔ مگر ہر سو میں لا لہ اٹھا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ کہ دوں کہ دوں۔ حضرت گنہگار کا یہ نہیں میں نے دیکھا کہ کبھی میں حضرت ابوبکر میں حضرت عمر میں اور انساؤں میں تو میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اور درخت گنہگار ہے۔ جب یہاں سے اٹھ کر پہلے تو میں نے اپنے والد حضرت عمر سے پوچھا کہ کیا تو آپ نے فرمایا ہے۔ بچے اگر تم یہ جواب دے اپنے توجہ تو تمام چیزوں کے لی جائے سے بھی زیادہ محبوب تھا۔ حضرت عباد کا قول ہے کہ میں مدینہ شریف تک حضرت ابن عمر کے ساتھ رہا لیکن سوائے ایک حدیث کے کہ کوئی روایت انھیں رسول اللہ ﷺ سے کرتے ہوئے نہیں ملتا۔ اس میں ہے کہ رسول آپ نے اس وقت کیا تھا جب کہ آپ کے سامنے گنہگار کے درخت کے بیچ کا نمودار لیا گیا تھا۔ میں وہاں چکا ہوں کہ میں اس مجلس میں سب سے مراد خدا اور روایت میں ہے کہ جواب دینے والوں کا پہلی روایت جنگل درختوں کی طرف چلا گیا۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ کبھی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حضور (ﷺ) بلا دروغ درخت میں بہت بڑھ بٹھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم دونوں کی چیزوں کے لئے کہ اہل اللہ تو میں وہ سہن میں نہیں آتے ہیں۔ تجھے ایسا کلمہ تلاوت جس کی جز معبود اور جس کی شام میں ہیں۔ اس نے یہ جواب دیا کہ لا الہ الا اللہ انھیں مسلمان اللہ تعالیٰ اللہ ہے ہر فرض نماز کے بعد اس کا کہ لیا کہ جس کی اس معبود اور جس کی قرآن آسمان میں ہے۔ اللہ عباس فرماتے ہیں وہاں گنہگار درخت میں ہے بروقت اپنا جمل لائے۔ میں گناہ تمام ہر بلا میں باہر رواہ بعد میں ہر شہادت میں باہر ساقوں میں ہر سائل۔ لیکن اختلاف کا ظہور یہ مطلب قوی ہے کہ سوکن کی شکل اس درخت جسکی ہے جس کے جمل بروقت جائے ساری میں اس درخت میں اتارے رہے ہیں اس طرح سوکن کے ٹیک اعلیٰ دن رات کے ہر وقت چڑھتے رہے ہیں۔ اس کے رب کے حکم سے کبھی کامل اٹھتے بہت اور محمد۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کی کوہریت ان کی سوچ سمجھ اور ان کی بصیرت کے لیے شام گنہگار واضح فرماتا ہے۔ ہر عورت کے کبھی کاغذ کی مثال بیان فرمائی جس کی کوئی اصل نہیں جو مضبوط نہیں۔ اس کی شکل انسانی کے درخت سے ہی ہے عقل اور شریعت کہتے ہیں۔ ایک سو قوف روایت میں حضرت عائشہ سے بھی آیا ہے اور یہ روایت مر قوما بھی آئی ہے۔ اس درخت کی جڑ زمین کی تہ میں نہیں ہوتی۔ بلکہ اٹھ اور اٹھ رہا ہے۔ اس طرح غریب بڑا ہے۔ بے شام ہے۔ کاغذ کا کوئی تہہ عمل چھوڑے نہ قبول ہو۔

يُنْفِثُ اللَّهُ الَّذِينَ اسْتَوَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ

۱۰۰

ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کی بات کے ساتھ ساتھ رکھتا ہے وہ کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ہیں اختلاف ارکان خوب ہو سکتا ہے۔
مذہب چاہے کڑا ہو۔

قبر کا سوال درجواب اور عذاب و ثواب مکی بخاری شریفہ میں ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان سے جب اس کی قبر میں سوال ہو جائے تو وہ کوئی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سبب نہیں اور محمد، رسول اللہ ہیں۔ میں مومن ہوں اس آیت کی سے مستند میں ہے کہ ایک انصاری کے جنازے میں ہم "کلمتہ" کے ساتھ تھے، قبر حنظلہ پہنچے۔ اسی جگہ قبر چارہ تھی۔ آپ ﷺ اپنے بیٹے کے طور پر بھی آپ ﷺ کے آگے پاس آیت چھوٹے گویا ہمارے سروں پر پڑا ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ہر قسم کا لباس ہے "سپ" میں پر یکمیر لافاں رہے ہیں جو سر اٹھا کر اور تھیں سر پر لپٹا کر خواب قر سے بندھا ہوا۔ بدو جب دنیا کی آخری اور آخرت کی پہلی کوئی میں ہوتا ہے تو اس کے پاس "آستان" سے نورانی چراغ لائے فرماتے "تے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سے سورج بھیجے ہیں۔ ان کے ساتھ جنتی نعمتیں اور جنتی خوشبو بھیجی گئی ہے۔ اس کے پاس جہاں تک ان کی نگاہ کام آئے اہل جنت بھیجے جاتے ہیں۔ ہر ملک الموت "سراپکے" جاتے ہیں وہ تے ہیں اور فرماتے ہیں اس کا روح اللہ تعالیٰ کی مسرت سے اس کی طرف مندی کی طرف چل۔ وہ اس آستانی سے اگل آتی ہے جیسے کسی مشکل سے پانی کا قطرہ نکلا "یاہو۔ ایک آنکھ کھینچنے کے برابر کی دور بھی لاد فرماتے ہیں ان کے ہاتھ میں یکس، بجز یہ نور لائے پہلے ہیں اور جنتی نعمتیں اور جنتی خوشبو بھیجی گئی ہے۔ خود اس "دعا" سے بھی مشکل سے بھی خود خوشبو بھیجتی ہے کہ وہ "زمین پر ایسی خود خوشبو" سوتھی گئی ہو۔ وہ اسے لے کر آنکھوں کی طرف چلتے ہیں۔ فرشتوں کی نصرت سے پاس سے خور سے ہیں وہ اپنے جہنم کو دیا۔ روح کسی کی ہے۔ یہ اس کا ہم بہترین اور اچھا میں مشہور تھا وہ ملا ہے "یاہو" اس سے چاہا نام بھی۔ آستان دیکھا تک پہنچ کر نورانی سے نکلتا ہے۔ آستان کا دروازہ کھل جاتا ہے اور وہاں کے فرشتے اسے اس پر آگاہی تک اور دوسرے آستان کے نصرت سے آگاہی تک۔

اس طرح ساتوں آستان پر پہنچتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ہر بندہ کی کتاب میں طالعین پچاس تھو اور اسے اس کی طرف لے گا۔ وہ جس نے ہی سے اسے پیدا کیا ہے اور اسی سے وہ بار و ملکوں کا جس میں کی دنیا ہی کے جسم میں گواہی جاتی ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ اسے اٹھا کر نکالتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ میرا چیتے تھا کہ تیرا ایمان کیا ہے اور جواب دیتا ہے کہ "یاہو" ہر سوالی ہو جائے کہ وہ شخص کون ہے؟ تو ہم میں بھیجا تھا وہ کہتا ہے اور سوالی اللہ ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں جتنے کیسے معلوم ہو؟ وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ پڑھی اس پر ایمان دیا ہے اسے ایمان کی اہمیت آستان سے ایک سادگی کہ وہ دیتا ہے کہ میرا اندر کیا ہے اس کے لیے فضیلتی فرشتی بچے دو بار جنتی لباس پہنا کر اور جنت کی طرف کلار اور کھل دے۔ جس جنت کی دروازہ پر وہ خوشبو اور ان کی کھینچا سے آئے نکلتی ہیں۔ اس کی قبر بظاہر دروازگی ٹھہر رہی جاتی ہے۔ اس نے پاس ایک شخص خوشبو سے نورانی چراغ والا اور پڑا والا بھی فرستو والا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تیرا خوش ہو جائے ایمان کی کام دیا ہے آپ اپنے جاتے تھے۔ یہ اس سے پوچھتا ہے کہ آپ کون ہیں؟ آپ کے چہرے سے بھائی کی عطا کی گئی ہے۔ اور وہ اب دیکھ کہ میں تیرا بھائی ہوں۔ اسی وقت مسلمان آزاد کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد قائم ہو جائے تو میں اپنے اہل عیال اور ملک و ملک کی طرف لوٹ جاؤں

اور کار بند و جہدہ دنیا کی آخری سعادت اور آخرت کی اول سعادت میں ہوتا ہے اس کے پاس جاوہر ہے کے آگاہی فرشتے "تے ہیں اور ان کے ساتھ جنکی حالت ہوتا ہے۔ جہاں تک ٹھہر چکے وہیں تک وہ چلتے جاتے ہیں۔ ہر حضرت تک اللہ تعالیٰ علیہ السلام ان کو اس سے سربانے میں کر فرماتے ہیں اسے حبیبیت، دن اللہ تعالیٰ کے غضب و عداوت کی طرف چل۔ اس کی روئے جسم میں جھنجھکی پائی ہے جسے بہت جتنی کے ساتھ نکالا جاتا ہے اسی وقت ایک آنکھ کھینچنے جتنی دور میں سے فرشتے ان کے ہاتھوں سے لے لیتے ہیں اور اسے جنتی دروازہ میں

نبیؐ کہتے ہیں۔ اس میں بھی بدو نکلی ہے کہ روئے زمین پر اس سے زیادہ اور نہیں پائی گئی۔ اب یہ اسے لے کر اور کو جہتے ہیں۔ فرشتوں کی جس برکت کے پاس سے گزرتے ہیں وہ پختے ہیں یہ ضیئتِ دروں کی ہے۔ وہ اس کا درونِ ہر دینا میں غلاتے ہیں اور اس کے باپ کا نام بھی۔ آسمان دنیا تک پہنچ کر اور وہ کھڑا ہوتا ہے میں لیکن کھڑا نہیں جاتا۔ پھر مول اللہ ﷻ نے آیت کو لا یفزع فہم انوار اللہ المسخاۃ کے لایع فی حلاوت فرشتوں کی کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھلیں۔ وہ وہ جہتوں میں جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ سول کے دے میں سے لائٹ گزر جائے۔ اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ جس کی کتاب پر مسجھوں پھر میں نکھو جو سب سے نیچے کہ دشمن میں ہے میں اس کی دروں میں سے بیچک دی ہوئی ہے۔ پھر آپ نے آیت کو ومن لکم فی اللہ لعلکم تاسخون میں اللہ تعالیٰ کے لایع کی تلاوت فرمائی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو شرک نہ۔ گویا کہ وہ آسمان سے نچان باتوات پر نہ ایک لے جائیں گے یا نہ بھی سکے اور کے تو میں میں بیچک دے گی۔ پھر اس کی دروں میں ہر دلی جاتی ہے۔ اس سے پاس در فرشتے پہنچتے ہیں جو اسے اگست بھٹاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور اب اچانک ہے کہ بے پائے مجھے معلوم نہیں۔ پھر پوچھتے ہیں تیرے بانی کے نام کیا ہے اور کہتا ہے بے پائے مجھے اس کا بھی علم نہیں۔ پھر پوچھتے ہیں وہ کون تھا جو تم میں بھیجا یا تھا؟ اور کہتا ہے بے پائے مجھے معلوم نہیں۔ اسی وقت آسمان سے ایک ماہر کی نہ آتی ہے کہ میرا بندہ بھیجنا ہے اس کے لیے جس کی اصل خاطر کر دو اور وہ اس کی جانب کا دروازہ کھول دے وہاں سے اسے دوزخ میں اور دوزخ کا سپرد ہو چکا رہتا ہے اور اس کی قبر میں پڑتی تھک ہو جاتی ہے کہ اس کی پہلیاں ایک دوسرے میں ٹھس جاتی ہیں۔ بڑی بڑی اور زوردار صورت والا رب پہلے چلے خراب پہنچوں دلا دی ہو۔ دانا ایک شخص اس کے پاس آئے اور کہتا ہے اب تمنا کہ جو جائز اسی دن کا تھمے وہ وہ نہا جاتا تھا یہ پوچھتا ہے وہاں ہے؟ نہیں۔ پھر سے دہائی رہتی ہے۔ وہ کہتا ہے میں تیرے اسی کا کھسہ ہوں۔ تو یہ دعا کرتے کہ اب اللہ قیمت کا نہیں ہو (اور وہ کہتا ہے اللہ کا جو فیروہ)

مسلک میں ہے کہ عیدِ بندہ کی دینا نکلے کہ وقت آسمان دین میں کے درمیان سے فرشتے اور فرشتوں کے فرشتے سب اس پر دست بیچتے ہیں۔ اور آسمانوں کے دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں۔ جو دروازے کے فرشتوں کی دعا ہوتی ہے کہ اس کی پاکیزہ ریت میں کے دروازے سے چڑھ جاتی ہے اور پھر رب شخص کے پاس میں ہے کہ اس کی قبر میں ایک اللہ حاکم فرشتے مقرر ہوا ہے جس کے ہاتھ میں ایک ٹھکی ہوئے کے آئینہ کی ہے یہ ہر دم بار بار دیکھتا ہے کہ وہاں سے اس سے دھارے آتا ہے۔ سنی ہو رہا ہے اسے اللہ عزوجل بھر لگا رہا ہے۔ جیسے تھوڑا سا ہو جاتا ہے۔ اسے ہر دینا کھینچتا رہا ہے۔ یہ یہاں پہنچتا ہے کہ اس کی جی کو سانسے اٹھائیں اور جس کے جو کوئی سکتا ہے۔ حضرت زکریاؑ فرماتے ہیں وہی آیت سے خواب قہر کا ٹوٹ رہا ہے۔ حضرت عبد اللہؑ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے قبر کے دروازوں کے جواب میں سو من کو استحضار کا نام ہے۔ منہ عبد بن عبد میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ قبر میں لکھا جاتا ہے تو نہ بھیجے ہیں ابھی میں کی۔ ابھی کی چال کی جو جیوں کی آیت میں کے کاٹوں میں سے ہے جو در فرشتے اس کے پاس پہنچتے تو اسے خاک کو پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے۔ سو من جواب دیتا ہے کہ میری کوٹھی سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بند اور اس کے دروں میں تو اسے لکھا جاتا ہے کہ ایک جہنم میں یہ میرا نکلا تھا میں اب اسے بدل کر اللہ نے جنت کی ہے جب تجھے حیات فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اسے وہاں تک نظر آتی ہیں۔ حضرت زکریاؑ فرماتے ہیں کہ اس کی قبر سرگرمی زنی کر دی جاتی ہے اور قیامت تک ہر جہت سے برتی۔ جی ہے۔ منہ احمد میں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اس دست کی ازما میں کی قبروں میں ہوتی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ سو میں اس وقت آرزو کرتا ہے کہ مجھے جہزہ اور میں اپنے کو جو خوشخبری پہنچا دوں۔ اور کہتے ہیں صبر جو خدا کی میں یہ بھی ہے کہ ساری کو بھی اس کی دونوں جہتیں بخا دی جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہر شخص میں ہر سے ہی ہر اعلیٰ جاتا ہے۔ سو من اپنے ایمان پر ساری اپنے غرض پر۔ منہ عبد کی روایت میں ہے کہ فرشتے جو تم سے دیکھتا تھا میں لو کہ لا حضور! اور تا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ لِّى الْيُسْرَىٰ ذٰلِكَ الْيَمِيْنُ اَمَّا الْكِبْرَىٰ فَاجْنُبْنِى وَبَنِىَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۚ
رَبِّ اِنِّهِنَّ ضَلٰلٌ كَثِيْرٌ ۚ وَرَضِىْنَا ۚ فَمَنْ يَّعْبُدْنِىْ فَاِنَّهٗ يَرْزُقْنِىْ وَرِزْقِىْ عَصٰى

فَاِنَّكَ عَفُوٌّ رَحِيْمٌ

یہاں سے وہ جاگن پادے گا کہ میرے چہرہ کا، سیاہی کا اسی جادو کا اثر چمکے گا، چہرہ کی نورانی ہونے کی وجہ سے چہرہ سے ایسے ایسے رنگ نکلیں گے۔ بہت سے لوگوں کو وہ اس کے حسن کے لیے ہی مجھ کو دینی کہنے لگے اور یہ ہے۔ اور میری طبیعت کی کہ تو تجھے ہی سو فی صد اور کم دینے والا ہے۔

[illegible]

رَبِّكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادِعِهِ ذِي نَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ

يُكْرَهُ

فرماتے ہیں پچھلے سوئے ۲۰ گئے کہ قہر ان کیجے جن اس تخت پر کرم میں بیٹھے تھے ان جہنموں کے کہاں ہوں گے ان کے منہ انہی
 ٹانگوں میں ڈھکے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ تخت پر نہ تھے نہ بیٹھے ہوئی ہوگی۔ اس سے شک و شبہ ہو رہے ہوں گے۔ ان کو جوتے ہوں گے۔ وہ
 اہم میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت میں بارگاہ جاہلیت کے ہیں جو ان سے بد چھوٹے ہیں (۱) حسب ہر فرقہ (۲) اپ
 میں حدت (۳) حادوں سے ہارشی کی تھی (۴) بیت پر کونچہ سٹو نو کر کے واپس لے کر آتی تھیں اس سے پہلے تو یہ نہ کر لی تھیں تو اس
 نے ان کو کدھک کا کر دار ہو گئی تھیں اور نہ پہنچا دیا۔ کہ اسلم میں بھی یہ حد پڑے سے دور وہ بیت میں ہے کہ وہ بیت وہاں نہ لے۔ وہاں
 کفر کی کی جائے گی۔ کدھک کا کر دار ہو گا اور نہ یہ اس خیال کی ہوگی کہ قیامت کے دن وہ تھیں یہ ایک کوئی نہ کا ہوں وہاں نہ
 گا رہا ہوگی نہ انہی سے کہاں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ بات ہی جلد ہی ملوگی کے ملوگی کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ تمہیں یہ ہے یہ آیت اگر اس
 قیامت جو الطوب الناسی حسناہم وغیرہ علی عینہ مقرر ہوگا کہ ہو گئی تو انوں کے حساب کا وقتے قریب آگیا نہیں ہو گئی وہ
 خلعت کے ساتھ نہ بھرت ہو گی ہیں اس میں غفلت ہے کہ یہ بندے کے حساب کے وقتے کا بیان ہو گئی بہت جلد حساب ہو جائے گا
 کہ ان کو تمام باتوں کا وقت والا ہے۔ اس پر یہ بات بھی پڑی ہوگی۔ جسے ایک دوسری ملوگی ہے قیامت سے جو صاحب کا
 منقلب نہ کھٹکے و اجدادہ جو تم سب کی پیدائش اور مرگنے کے بعد کا زمانہ نہ پتا چھوڑا یہی ہے جسے ایک زمانہ اور ۱۰۰۰ ہیں آیت تمام
 رحمت اللہ علیہ کے قول کے ہیں کہ حساب کے بعد میں اللہ تعالیٰ بہت جلد ہی مرے گا۔ اس پر بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں آتی
 سر ہوں یہی وقت حساب بھی قریب اور ان کے حساب میں دیر بھی نہیں رہے گا اور نہ اس کا حق قیامت اور اہم۔

هَذَا بَلَدُ النَّاسِ وَلَيُنْذِرُوْهُ وَلَيَعْلَمُوْا اَنْتُمْ هُوْلَاءُ وَاَحَدٌ وَلَيَذَكَّرُوْا

الْاَلْبَابُ

یہ قرآن تمام لوگوں کے لیے اعلان ہے کہ اس کے بارے میں وہ جو کچھ کہے ہیں وہ سچے ہیں اور سچے ہی ہیں کہ یہ ایک ہی جگہ سے ہے۔
 غفرلہم (۱) (محمدا) نہیں۔

قرآن دنیا کے تمام کھلا پیغام اور خدا ہے کہ یہ قرآن دنیا کی طرف سے لکھا ہوا ہے۔ یہ ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے
 زبانی لکھا دیا ہے کہ جو لا نفوز لحکمہ وعلیٰ علیہ یعنی تاک میں اس قرآن سے تمہیں بھی اور شہادہ میں اور جسے یہ پیچھے ملتی ہیں
 تمہیں اور تمام جہات جسے اس سورت کے شروع میں فرماتے کہ اس کتاب کو ہم نے حق تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہے کہ تم لوگوں کو
 خبر دے کہ اس سے کان کر رہی صرف دے آئے۔ اس آیت میں بھی قرآن ہے کہ لوگ جو تیرے کو دے جائیں تو اسے یہ جانیں کہ اس میں
 دلیلیں ہیں کہ یہ جو یہ جو حقائق سے معلوم ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور تمہیں اس میں
 حیرت و حلاوت حاصل کر لیں۔ سوچ بھولیں۔

والحمد للہ رب العالمین فی قصہ امیر کبیر۔

تفسیر سورۃ حجر مکیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوا اللّٰهَ حَقَّ ذِكْرِهِ ۚ وَیَسْتَغْفِرُوْا لِنَفْسِکُمْ ۚ وَیَسْتَغْفِرُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْكُمْ ۚ وَیَسْتَغْفِرُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْكُمْ ۚ وَیَسْتَغْفِرُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْكُمْ ۚ

اَلَا تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ وَ الْقُرْاٰنِ الْمُبِیْنِ ۝

سورہ مجیدان رحیم والے کے نام سے شروع

یہ آیت کتاب الہی کی آخری اور مکمل اور سن قرآن

سورہوں کے لال میں جو حرف معلوم آئے ہیں ان کا جان پہچان کر چکا ہے۔ آیت میں قرآن کی آجوں کے واضح طور پر نفس کی کجی میں آنے کے قابل بننے کا جان فرمایا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ۝ تیرا ہواں پارے کی تفسیر ختم ہوئی۔

اچھا، مائی! اللہ شہوہ رکھے مجھ نیشن پر مٹا سکیں! اسی ہے اللہ! ہر بات میں وہ برادر ملی ہی اس وقت چمکتی ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِعْبِ الْأَوَّلِينَ ۖ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۚ كَذَلِكَ نَسْخُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۖ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۚ

ہمارے انگیختہ ہیں۔ ہم اپنے ہر آدمی کو یہ بتانے پر آمادہ ہیں کہ انھوں نے غلطی کی ہے، انھیں سزا دینی ہے۔ ان میں سے کسی کی سزا دینی ہے۔

[illegible]

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبَابُ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْزُجُونَ ﴿١٠٠﴾
أَبْصَارُ النَّاسِ فَهُمْ قَوْمٌ مُتَعَبُونَ ﴿١٠١﴾

میر تقی میر کی شاعری میں ان کی زندگی کے حالات کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

یا طلب یہ سنی اس حد تک؟ اسی سرکاری مذہب اور اپنی دریا طلب کی کیا توجیہ دیت ہے کہ وہ ظریفی انہوں نے لئے آئیں گے اور انہوں نے اپنا دھرم نہیں چھوڑا یا یہاں تو ہمیں یہ حق کو حق سمجھنا ہے کہ انہوں نے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں کہ یہ جی نہیں چاہتے کہ یہ اپنی انکساری کو اپنی کیلئے انکسیر نہ بنائے کی کی ہیں علامہ اور آیات نکال دیکھیں یہ کیسی توجیہ دے رہے ہیں کہ انہوں نے کلمہ پڑھا ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۖ إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاتَّبَعَهُ ۖ يَهَابُ الْمُبِينَ ۖ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَابِي وَأَنْثَقْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَعْرُوفٍ ۖ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۖ

[illegible]

اسی عمارت سے اعلیٰ ترین سرکاری ہے جو بولتے ہیں وہ یا عمارتوں اعلیٰ عمارتوں میں سے ہیں۔ عمارتوں کا ایک دور الہامیہ کا ایک نفاذی کا ایک سایہوں کا ایک گھر ہے۔ ایک سرگرمی کا کاروں کا ایک خاص عمارتوں کا ایک دور الہامیہ کا ایک نفاذی کا ایک سایہوں کا ایک گھر ہے۔

[illegible]

ہرے جاسٹس کے لیے تو ان میں بہت سی کمی تھی۔ یہ جتنی اسکی دھڑ بھڑا رہی ہے۔ اور انہیں نیچے سے لے کر دھڑکا رہا ہے۔

قوم ہوا کی چڑھی۔ سورج نکلنے کے وقت آسمان سے ایک دل باندھوئی اور گھبراہٹ میں کہنے لگی کہ آسمان کی اور
ماحول کی ہستیوں اور مخلوق میں اتنی قریب تقابلیں اور وہابی سے کہتی کہ تمیں ہر کا حصہ ہے اور سچے کا ہر ہونا ماحول کی
پر آسمان سے جبراً ہے ایسے ہیں کہ مٹی کے ٹکڑے انہو پر ہوں۔ سورۃ ہود میں اس کا مفہوم بیان ہو چکا ہے کہ مٹی سے وہی صلابت
سے کام لے کر کچھ سے سوئے کچھ اسی کے لئے تو ان ہستیوں کی برائی میں ہی ہوتی انہیں ہر چیز میں اپنا ہر ٹکڑا رکھ دیا اور اسی
چیز سے جو بات و حکمت حاصل کرتے ہیں پھر کرتے ہیں اور ان واقعات کو کہتے ہیں کہ ہم حقیقت تک پہنچتے ہیں جسے
اور خود غریبوں نے اپنی حالت سوار لیتے ہیں نہ ہی وہ خود و شہر حدیث ہے کہ کہہ سکتے ہیں کہ انہو نے اپنے ہر
اور سچی کا کلام خود۔ دونوں کے قریب اور خود دیکھتے پھر سچ سے کہتے ہیں کہ قرآن خود کہنے کے لئے ہے کہ وہ اللہ کے خود اور اللہ کی
فطرت سے آیا ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے بعد کہ لوگوں کو ان کے کلمات سے بیان لیتے ہیں یہ ہستی خود و ماحول پر موجود ہے جس
پر خدایں نے اپنی ذات کی۔ پھر ان کے طبائش ان کی اپنی کہہ تھی اور جو خود کوئی کی پھیل گئی ہو گئی ہے حرارتوں
و ان سے آئے ہائے جو خوب ہے کہ پھر بھی اللہ کی ہے کہ ہم نہیں لیتے تو حق صاف و صمیم اور خود وقت کے راستے پر اپنی ہوئی ہستی
موجود ہے یہ بھی سچی ہے جس کو کہ کتاب میں ہے لیکن یہ سچی کچھ زیادہ نہیں جیسے وہ علم۔ اللہ اور رسول پر انہو نے مانے والوں
کے لئے۔ انہو نے اپنی اپنی کے کہ کس طرح اللہ اپنے مانے والوں کو نکالتا ہے چاہے اور وہ خود انہو کو نکالتا ہے۔

وَأِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ظَالِمِينَ ۖ فَاتَّقِنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا بِلِأْمَامِ الْإِسْلَامِ

میں نے بھی دیکھا کہ جس نے اپنے آپ کو اللہ کا بندہ قرار دیا، اللہ نے اسے اپنے بندوں میں سے ایک بنادیا۔

قومِ شعیب کا انجام: اس سب ایک سے مراد قومِ شعیب ہے، اسی طرح کہتے ہیں درختوں کے پھل کو۔ ان کا علمِ خدا و شرک و نافرستہ گات گریں اور باپ بوی کی بھی بھیجی میں کی بھیجی کیوں کے قریب تھی۔ وہ کھڑے بھی نہ تھے بہت قریب تھے، بھی ان کی قوم شرا کیوں کی وجہ سے ظالم ابھی تھے یہ وہ قومیں ہیں جو شرارت و مکر میں شریک تھیں۔ انہی قوم کو فرمایا کہ اوطاق کی قبر حرمت کچھ دور نہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ لِلرَّسُولِ ۖ وَآتَيْنَاهُمُ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

وَكَاذِبُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا أَمْثَلُهُمْ ثِيَابًا ۖ فَتَخَذَفُ لَهُمْ الصَّيْحَةُ مُفْجِعِينَ ﴿٢٠﴾

غیر واپس لے بھی رہا۔ وہ لوگ جو جھوٹے جنسی ہم لہنی دکھا دیں، انکی معاشرتی حسیں جنہیں انہیں واپس لے کر لانا ہوتا ہے، وہ لوگ اپنے مکان پہاڑوں میں نہ لڑھکیے یا کرتے تھے۔ آخر انہیں بھی مجھ سے ہوتے تو لاتھوئے آتے، چاہے انکی تدبیر و کسب نے انکی کوئی فائدہ نہ رہا۔

[illegible]

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْفَاسِقِينَ ۚ إِنَّكَ مِنَ الْمُسْتَغْفَرِينَ ۝
الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسُوفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ
صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۚ فَذُكِّرْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ۖ وَلَكِنَّ مِنْ السَّاجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ
حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝

[illegible]

خالصوں کے موت کے وقت کی کیفیت۔ شرکین کی جان کنی کے وقت کا حال بیان ہو رہا ہے کہ جب فرشتے ان کی جان لینے کے لئے آتے ہیں تو یہ اس وقت سننے میں آتے ہیں کہ ان کے لئے کیا قرار کرتے ہیں ساتھ ہی اپنے کت چپلے ہوئے اپنی بے گناہی بیان کرتے ہیں قیامت کے دن اللہ کے سامنے بھی تمہیں کھاکر چکا شرک نہ ہو بیان کریں گے جس طرح جیسا اپنی بے گناہی پر لوگوں کے سامنے بھی کیا تھا۔ انہی جواب سے لاکھ ہونے پر ایمان لاس کی کوئی کر پئے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں آجائے ہر ایک عمل میں پرورش ہے وہ اپنے رفیقوں کا فیادہ چکھو اور جہنم کے دردناکوں سے جان بچاؤ ایسی ہی ہر ایک جگہ میں ہے وہ۔ مقام ہر مکان پر ازلت اور حوائی والا یہ ہے جو اللہ کی آفتوں سے بچ کر اپنے کاموں کی اصلاح سے ہی بچے گا۔ ہر جہنم میں ان کی درد میں جہنم پر جہنم میں جہنم کی کڑی درد اس کی ایک آنے کی قیامت کے دن وہ بھی ہوسوں سے مل کر نہ جہنم میں نہیں رہے۔ موت نہ تھکے۔ پیسے فرمیں وہی تعالیٰ ہے جو اَللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ عَلِيمٌ ذُو الْعَرْشِ عَالِمُ الْغُيُوبِ روز قیامت کے سامنے ہر کچھ حوالے جاتے ہیں قیامت کے قائم ہوتے ہی۔ آل فرعون تم سخت مذہب میں بیٹے جاؤ۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ قُلُوبُ الْكِتَابِ اَلَا تَاْخِذُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّلَا تَاْخِذُوْا بِالْاٰخِرَةِ خَيْرًا وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ جَنَّاتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُوْنَهَا يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۹۰ ۙ تَتَوَفَّوْهُمْ اَلَيْكَةُ طَيِّبِيْنَ يُّقُوْنُوْنَ سَلَامًا عَلَيْكُمْ اَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۹۱

یہ سب کچھ ان کے سامنے آجائے گا کہ جہنم پر وہ دیکھ سکتے ہیں انہوں نے فرمایا ہے۔ خود جواب دیتے ہیں کہ اللہ سے بھا۔ جن قوموں نے بھائی ان کے لئے اس دنیا میں بھائی ہے اور فیض اُترتے گا کچھ تو بہت ہی بھرے گی یہی خوب پروردگاروں کا کرم ہے۔ بھائی والے باعث جہاں وہ جائیں گے۔ جن کے بچے ضرور ہوں گے وہی جن کو جو طلب کریں وہیں ان کے لئے سہرا ہے پروردگاروں کو اللہ تعالیٰ اس طرح دے گا کہ وہ اپنے جان کی جانیں فرماتے ان میں سے فعل کرتے ہیں کہ ہر ایک صاف ہوں۔ کچھ ہیں کہ تھکے لئے صاف کئی سی مانتی ہے یہ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے لے کر کرتے ہیں۔

نیک لوگ اچھا انجام۔ ہر دن کے حالات بیان کر تھیں کے حالات جن کے باطل پر کس میں بیان فرما رہا ہے ہر لوگوں کا جواب تو یہ تھا کہ اللہ کی ہر ایک کتاب صرف انہوں کے سامنے کی تھی ہے لیکن یہ نیک لوگ جواب دیتے ہیں کہ ہر سراسر رحمت و رحمت ہے جو بھی اسے۔ انہوں نے ہر عمل کے لئے رحمت و رحمت سے الہامی ہو جائے۔ پھر فرم دیا ہے کہ میں اپنے رسولوں سے وعدہ کر چکا ہوں کہ انہوں کو وہی جہنم میں داخل ہوگی جیسے فرمیں ہے کہ ہر عمل کے لئے رحمت و رحمت سے الہامی ہو جائے۔ ہر آدمی ہے کہ ہر آدمی کو تو ہم نے جلیقہ کی گئی حد فرمائی ہے کہ وہ اس کے بھائی میں کچھ نہ بھی ضرور ان کے دو گنا جہاں میں وہ جلائے گا وہ ہے کہ وہ آخرت و دنیا میں بہت ہی فضل و امن ہے وہاں کی بڑا نہایت اعلیٰ اور وہی ہے جیسے ہمارے کہ ان کی کتا کرنے والوں سے غلامی کے فرمایا تھا۔ کتب اللہ بڑے بڑے قرآن فرماتے ہیں وَمَا جَزَاؤُ اللَّهِ خَيْرًا لِّمَنْ اَتَى اللَّهَ بِحَسَنَةٍ ۚ وَلَٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

منصب رسالت کا حقدار انسان ۔ آیت میں کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو
 آپ نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ کی نشان دہی سے بہت اعلیٰ اور بالا ہے کہ وہ کسی انسان کو اپنا رسول بنائے اس کا ذکر قرآن میں
 بھی ہے فرماتا ہے ﴿مَّا كَانُ لِلنَّاسِ الْغِيَا﴾ یہاں یہاں بات پر تعجب معلوم ہوا ہے کہ ہم نے کسی انسان کی طرف اپنی نظر
 فرما کر کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر دے اور فساد مینے فساد سے پہلے پہلے رسول بھیجے سب ہی انسان تھے جن پر یہی وحی اتی تھی کہ تم اپنی
 کتاب دلوں سے پڑھ لو کہ وہ انسان تھے انہیں انہوں نے انہیں ہوں تو پھر اپنے اس قول سے بڑا توہین کرنا ثابت ہو گیا مفسر ابوت
 فرشتوں میں ہی رہا تو یہ لکھ کر انہی کا انکار کرتے ہوئے فرماتے ہوئے کہ اور آیت میں ﴿مَنْ هُوَ الْعَزَّوَالِ الْغَرِيُّ﴾ کا لفظ بھی فرمایا یعنی وہ
 رسول بھی نہیں کے باشندے تھے آسمان و زمین تھے انہی عباد کے لئے انہی میں مرد و عورتوں کے اہل کتاب میں محمد کا قول بھی یہی ہے
 خود رکھ کر فرماتے ہیں ذکر سے موقوف ان سے بھیجے ﴿مَنْ مِّنْهُمْ نَزَّلَ الْاَلَمُ﴾ کہ میں ہے یہ قول ہے خود غلبہ ہے لیکن اس آیت
 میں ذکر سے مراد قرآن لیکر دست نہیں کرنا کہ قرآن کے قوروث مگر تھے پھر قرآن دلوں سے پڑھ کر انکی تھی کہ یہ ساری تھی
 اسی طرح آدم ابو جہنم باقر سے مراد یہ کہ اہل باقر ہیں یعنی یہ آیت یہ قول بھی اسی جگہ سے درست رہتی اوافق یہ درست قرار دیا
 احول سے زیادہ علم والا ہے اور اہل بیت سے علماء اور علماء سے درجہ بالا کریں جب کہ وہ سخت مستحکم پر ثابت قدم ہوں جیسے عیسیٰ
 جاس مسیحین مسیح بن حنیف علی بن مسیح ابن العاص بن علی بن ابی طالب علی جاس بن ابی طالب وافر قریبی محمد علی بن مسیح ابن
 کے صاحبزادے حضرت اور ان جیسے اور درجہ بالا حضرت اللہ کی رحمت اور رحمت انہیں حاصل ہو جو کہ اللہ کی رحمت و استیلا
 قاسم سے اور مراد مستحکم پر قدم رہا ہے ۔ اور ہر انکار کے لئے جواب دے والے ہیں ۔ اور ہر ایک ان کی کچی جگہ اتارنے والے
 ہر ایک کی قدر و اوقات کرنے والے تھے اور خود امانت کے تمام جگہ بندوں نے دلوں میں اپنی حضور کے حق پر ہے یہ شک نہ کی
 لیکن اس آیت میں یہ مراد نہیں یہاں ہوں اور ہم ہے کہ آپ ﷺ بھی انسان ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے بھی انبیاء علیہم السلام ہیں اور
 ہوتے رہے جیسے فرمان قرآن ہے ﴿قُلْ مَن كَانَ عَدُوٌّ لِّعَدُوِّكُمْ فَاعْلَمُوا أَنِّي لَا أَقْرَبُ﴾ کہ ہر ایک آپ کے ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ایک انسان ہوں جو اللہ کا رسول ہوں لوگ نہیں یہ جانت کرے رسول کا انکار نہ کیجئے کہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو نبی
 رسالت دے اور آیت میں ہے محمد سے پہلے پہلے رسول ہم نے بھیجے بھیجے اپنے اور ہر ایک میں پہلے پہلے دے والے تھے اور آیت
 میں ہے ہم نے انہیں کو دیکھتے دیکھتے جانتے تھے کہ وہ کھاتے پیتے سے پہلے ہر ایک ہوں یا یہ کہ ہر ایک ہوں یا یہ کہ ہر ایک ہوں
 ﴿قُلْ مَن كَانَ عَدُوٌّ لِّعَدُوِّكُمْ فَاعْلَمُوا أَنِّي لَا أَقْرَبُ﴾ اور یہاں ہر ایک ہوں یا یہ کہ ہر ایک ہوں یا یہ کہ ہر ایک ہوں ۔

اور آیت میں ہے میں تم جیسے انسان ہوں میری جانب وحی اتاری جاتی ہے ۔ اسی میں یہاں بھی ارشاد ہوا کہ پہلے کی کتابوں
 دلوں سے پڑھ لو کہ نبی انسان ہوتے تھے یا نہ انسان ؟ پھر یہاں فرماتا ہے کہ رسول کو رو نہیں لیں اسے کہ نہیں مطلقاً نہ جھڑب ۔
 کتاب میں ہر ایک فرماتا ہے ۔ صحیحہ انہیں حاکم کا ہے ۔ ہر ایک کتاب میں ہے قرآن شریف اور جگہ سے جو نقل شدہ ہے مفسرہ فی
 القرآن ہے ہر ایک انہوں نے کیا کتابوں میں ہے ۔ آیت میں ہے جو لفظ کھٹا فی القرآن لفظ ہے ہم نے اور ہم نے اٹھا کر فرماتا ہے ہر
 نے یہی کہ طرف ذکر فرمایا بھی قرآن میں اس کے چونکہ قرآن کے معنی مطلب سے وہیں مع انقب ہے اسے انہوں کو کہہ
 بھلائے حقیقت کی قہار اس سب سے ۔ اور میں ہیں ۔ اور آپ میں اس کے سب سے نہ مانیں اور آپ میں اس سے
 سب سے نیکو حال ہیں اس لئے کہ آپ ﷺ افضل ملائکہ ہیں اور وہ قوم کے مرد ہیں جو اعمال میں کتاب میں ہے اس کی تفصیل
 آپ کے لئے ہے کہ انہوں پر جو مشق ہے آپ ﷺ اسے سمجھا دی تاکہ وہ سب سمجھیں ۔ اور انہیں ہر ایک ہوں یا یہ کہ ہر ایک ہوں یا یہ کہ ہر ایک ہوں ۔

سَكَّرَ كَذَلِكَ يَتَمَتَّعُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَأَنَا عَلَيْكُمْ
الْبَاقُ الْمُبِينُ ۚ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۚ

[illegible][illegible]

جس کو اس نے ساتھ دیا وہ اس کی عبادت کرتے ہیں بلکہ اس کی حقانیت کو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہمارے خدا
 ہے مرنے والے ہے اور خدا ہے جو مخلوق کا پروردگار ہے خدا کے لئے ان کی مانتی میں ہے کہ ایک اور نبی رسول ﷺ نے اس پر آیا آپ
 ﷺ نے اس آیت کی عبادت اس کے سامنے کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دیتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 ہے بلکہ آپ ﷺ نے پر خدا کو اس نے جس پر وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 پاتے کے بعد وہ اس کی عبادت کرتے ہیں آپ ﷺ نے پر خدا کو اس نے جس پر وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 تو اللہ تعالیٰ نے آخری آیت میں ان کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی

وَيَوْمَ يُنْعَمُ عَلَىٰ كُلِّ شَهِيدٍ ۖ أَلَمْ يَأْتِ الْيَهُودَ الْبُيُوتُ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ دُورٌ ۚ
 يُسْتَعْتَبُونَ ۖ وَإِذَا رَأَوْا الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ
 يُنظَرُونَ ۖ وَإِذَا رَأَوْا الَّذِينَ آمَنُوا شَرَّهُمْ فَلَوَّىٰ بُكَاؤُهُمْ لَمَّا خَلَوْا بِهِمْ ۚ
 لَمَّا كَانَ عُوا مِنْ دُونِكَ ۚ وَالْقَوْلُ الْيَهُودُ لَكُمْ لَكِنَّ يَوْمَ ۖ وَالْقَوْلُ إِلَى اللَّهِ
 يَوْمَئِذٍ بِالسَّلَامِ ۚ وَصَلَّىٰ عَلَيْهِمَا مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۚ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدَّقُوا وَعَنْ
 سَبِيلِ اللَّهِ يَزِيدُهُمْ عَذَابًا ۖ أَتَوْقَى الْعَذَابَ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۖ

جس دن ہم دے گا کہ ان کے لئے جو وہ ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ اس کی حقانیت کو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہمارے خدا
 ہے مرنے والے ہے اور خدا ہے جو مخلوق کا پروردگار ہے خدا کے لئے ان کی مانتی میں ہے کہ ایک اور نبی رسول ﷺ نے اس پر آیا آپ
 ﷺ نے اس آیت کی عبادت اس کے سامنے کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دیتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 ہے بلکہ آپ ﷺ نے پر خدا کو اس نے جس پر وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 پاتے کے بعد وہ اس کی عبادت کرتے ہیں آپ ﷺ نے پر خدا کو اس نے جس پر وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 تو اللہ تعالیٰ نے آخری آیت میں ان کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی

مشرک سب سے بڑا گمراہ ہے۔ قیامت کے دن ان مشرکوں کی جہنم میں دے گا کہ ان کے لئے جو وہ ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ اس کی حقانیت کو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہمارے خدا
 ہے مرنے والے ہے اور خدا ہے جو مخلوق کا پروردگار ہے خدا کے لئے ان کی مانتی میں ہے کہ ایک اور نبی رسول ﷺ نے اس پر آیا آپ
 ﷺ نے اس آیت کی عبادت اس کے سامنے کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دیتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 ہے بلکہ آپ ﷺ نے پر خدا کو اس نے جس پر وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 پاتے کے بعد وہ اس کی عبادت کرتے ہیں آپ ﷺ نے پر خدا کو اس نے جس پر وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی
 تو اللہ تعالیٰ نے آخری آیت میں ان کی عبادت کرتے ہوئے کی جگہ کے لئے کہ وہ ان کا دین اس نے اپنی

[illegible]

مَنْ عَلَى صَالِحٍ ذَكَرْهُ وَأَنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأَنصِبْ لَهُ حَيَوَةً صَيِّبَةً وَنَجِّرْ بِأَنفِهِمْ
أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾

جو شخص تک نہیں آئے وہ جہاد سے پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں جہاد سے پہلے ہی ہلاک ہونے سے بچنا ہے۔ اس کے لیے ہمیں جہاد سے پہلے ہی ہلاک ہونے سے بچنا ہے۔

[illegible]

میں ہے جو فکھروانہ کا حکم۔ اس لطیفہ کو بھی نہ بھولے کہ جسے کفر کی وجہ سے امن کے بعد خوف آیا اور خوافی کے بعد بھوک آئی ایمان کی وجہ سے خوف کے بعد امن ظاہر بھوک کے بعد حکومت سرکاری ماریت اور ماریت کی تسکین اعظم ملکہ۔ سلیم بن خیر کہتے ہیں ہم ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حج سے لوٹتے ہوئے آ رہے تھے ان وقت میں وہ عورتیں عظیم المومنین حضرت عثمان غمر سے آ رہے تھے۔ مائی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکثر مہجڑوں سے ان کی اہت و ماریت فرمائی کرتی تھیں دو سالہ دو کو جانے ہوئے کہ تو آدمی بیکار کان سے علیحدہ ارسل کاٹاں جو بھروسہ نہیں نے خریدی کہ افسوس آپ غصہ کر دیئے اسی وقت آپ نے فرمایا اللہ کی قسم یہ میری ہے جس کی اہت میں تھانی نے فرمایا ہے افسوس اللہ اللہ جیو اللہ بنو علیہ وکے حج کا بھی یہی قول ہے۔

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّ كُنتُمْ لَآتٰهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٠﴾
 إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَخُمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلُ الْبَيْتِ لِلَّهِ يَهْتَدُونَ
 اضْطَرَّ غَيْرَ بَاطِلٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ
 الْكُذْبَ هَذَا حَلَالٌ ۚ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتَعْتَدُوا عَلَى اللَّهِ لَئِنَّ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ
 عَلَى اللَّهِ الْكُذْبَ لَا يَهْدِيهِمْ ۖ وَتَأْتِيهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٢﴾

جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی دہنے نے تمہیں دے رکھی ہے کھاؤ اور پینے کی نعمت کا شکر کر اور تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ تم ہر طرف سداوار اور امن دار۔
 سوا کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، مگر کسی کوئی شخص بے شن کر گیا جائے نہ وہ ظالم ہو نہ حد سے گزرنے والا ہو تو جیسا کہ بخلفہ و اللہ رحم کرنے والا ہے۔ کسی چیز کو اپنی زبان سے بھوت موت نہ کہہ دیا کر کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ تو بے بھوت بہتان بانہ دار۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہذا حلال ہے اور ہذا حرام ہے۔ انہیں بہت تھوڑا بہت نامکے ہر طرف کے لیے ہی دریا کا خطاب

چلیں۔

بعض حرام کردہ اشیاء کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اپنی دلی ہوائی پاک رازی حلال کرتا ہے اور شکر کرنے کی وصیت کرتا ہے اس لیے کہ نعمتوں کا راز ہی ہے جس سے عبادت کے لائق بھی صرف وہی ایک ہے اس کا کوئی شریک اور ساتھی نہیں پھر ان چیزوں کا جاننا ضروری ہے جو اس سے مسلمانوں پر حرام کر دی ہیں۔ جس میں ان کے دین کا نقصان بھی ہے اور دین کی دنیا کا نقصان بھی ہے جیسے زکوٰۃ اور اہل بیت اور اہل بیت اور خیر کا گوشت اور جو چاروں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کا نام پڑھنا یا کھانا۔
 نہیں جو شخص ان کے کھانے کی طرف سے بس لاچار عاجز محتاج ہے تو اسے روزہ جانے اور اٹھیں کھالے تو نہ بخشش و رحمت سے کام لے لے والا ہے۔ سو بہتر اس کی بھی آیت مگر گھٹنے سے اور وہیں اس کی کمال تفسیر بھی بیان کر دی ہے اب وہاں دوسرے کی حاجت نہیں دیکھو۔
 نہ۔ پھر کافروں کے رویہ سے مسلمانوں کو کہہ دیا کہ جس طرح انہوں نے از خود اپنی کچھ سے ملت و رحمت قائم کر لی ہے تو یہ نہ کرنا جس میں طے کر چکا کہ ان کے نام کا ہونا رحمت و عزت والا ہے اور اسباب و وسیلہ خاصہ و خیر و برکت ہے کہ انہی دنیوں سے بھوت موت اللہ تعالیٰ کے نام الاہم نہ کہ آپ علیا حرام نہ غیر ہوا۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی دینی حرفت کسی رحمت کو کھالے جس کی کوئی شرعی دلیل نہ ہو یا اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال کرے یا مہج کو حرام قرار دے اور اپنی رائے اور تفسیر سے حکام ایجا

اپنا گروہ کر لیا تو اس سے دعا کرتے سمجھ رہی تھی۔ ہم نے اسے اپنا بھی گروہ کر لیا اور اسے ایک اور شخصیت میں بھی جلتے نظر
کاروں میں ہے۔ ہم نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ تو اپنے حقیقی گروہ کو گروہ کر لے اور شرکوں میں سے نہ ہو۔

نہ یوم رشد و ہدایت کے امام تھے۔ امام غلام احمد علیہ السلام میں وہاں حضرت ابو نعیم کی تعریف بیان کیا ہے اور
شرکوں کی بیہوشی اور ضررناہی سے انھیں بیدار کیا جا رہا ہے۔ انھیں اپنے گروہوں کے لئے اپنے گروہوں کی جگہ پر قائم رکھنے ہیں
طاقت کو فرما کر ہمارے حریف کے معنی میں شرک سے روک کر دین کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اسی سچے فرمایا کہ وہاں شرکوں سے بچ کر
فرد حضرت ابن مسعودؓ سے جب امت قاتل کے لئے در وقت گئے تھے تو فرمایا کہ ان کو کھانا کی نعمت دلاؤ، اللہ تعالیٰ اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ امت کے معنی میں لوگوں کے دین کا مسخرہ ایک مرتبہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ
حضرت معاذؓ امت قاتل اور حریف تھے اس پر کہی گئی تھی کہ میں سوچا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو انھوں نے قرآن حضرت محمد
نار میں تھے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو نعیم کو امت قاتل کے لئے فرمایا ہے تو آپ نے فرمایا جاتے بھی جو امت کے لئے معنی؟ اور
قاتل کے کیا معنی؟ امت کہتے ہیں اسے جو لوگوں کو کھانا کی نعمت دلائے اور قاتل کہتے ہیں۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
طاقت میں فکر ہے۔ (حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے انھیں امت قاتل کے لئے فرمایا ہے وہ اپنے زمانہ میں تمام امت
سومیں تھے اہل قوم وگ اس وقت کا فرقہ۔ کفارہ فرماتے ہیں وہ ہدایت کے نام تھے اور اللہ کے نام تھے اللہ کی نعمتوں کے قدر دان اور
شکر گزار تھے اور رب کے تمام احکام کے حامل تھے بیتہ خواتین تھیں لے کر۔ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَاسِہُمْ وَآلِهَاسِہُمْ
یعنی اللہ کے تمام احکام پالتے اور جلال اللہ سے اللہ کے لئے اور اللہ کے لئے ہیں۔ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَاسِہُمْ وَآلِهَاسِہُمْ
پہلے ہی سے ایمان کو رشد و ہدایت دے دے تھی اور ہم اسے خوب جانتے تھے۔ اس ہم نے راہ مستقیم کی رہبری کی تھی صرف ایک اللہ وحدہ
بافر یک لہ و وحدت الہامیت کرتے تھے اور اللہ کی پندہ و شریعت پر قائم تھے۔ ہم نے انھیں دین الہی کی خبر کا معنی دیا تھا کہ اللہ کی
کے تمام ضروری احکام میں تھے۔ ساتھ ہی آخرت میں بھی یقین۔ اسے سمجھنا اور صاف دے تھے ان کا پاس کرنا جانی بھی
پائی بہار آخرت میں جیسے عظیم الشان روپ ملے۔ ان کے لئے ان کی محنتوں کی محبت و خیر اور ان کے پاس سے بھی ان کی
پائی ہے کہ اسے ختم کر لے اللہ سیدنا و نبی اپنے بھی جلا کر ہو رہا ہے کہ طہارت اور اللہ تعالیٰ کی جگہ کی جو شرکوں سے بری اللہ تعالیٰ
سورۃ النبی میں ارشاد ہے ﴿مَنْ لَمْ يَحْضَرْ حُجَّتْہِمْ وَنَمَّ بِہِمْ فَاُولَٰئِکَ مَنَعْنَا مِنْہُمْ الْجَنَّةَ﴾ کہہ سکتے ہیں۔ یہ سب نے سواہ مستقیم کی رہبری
کی ہے مضبوط اور فرمائی کہ ایمان حقیقی کی جو شرکوں میں نہ تھا پھر یہاں ان کا انکار اور ہاتھ اور لہجہ جاتا ہے۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اٰخْتَلَفُوْا فِيْہِ وَاِنْ رِکْبَکُمْ یَوْمَہُمْ یَوْمَ
الْقِیَامَہِ فِیْہِمْ کَاَنُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ

یعنی جس دن کی عظمت اور صرف ان لوگوں کے لئے جس دن ضروری کی تھی جنہوں نے ان میں اختلاف کیا تھا سب کے سب یہاں اور اللہ آپ ہی ان
دنوں کے انھوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔

یعنی کے بعض دنوں کی حرمت۔ ہر امت کے لئے یہی ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایسا مقرر کیا ہے جس میں وہ جمع ہو کر
اللہ کی عبادت کی خوشی مانگیں۔ ہر امت کے لئے یہ دن اور جس دن ہے اس کے لئے وہ جتنا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اکابر
پیارے ساری مخلوق کو اکابر اور اپنے عبادوں کی ضرورت کی اپنی پوری نعمت و مافوق پرستی عطا کی ہے کہ حضرت موسیٰ کی ربوبی کی

یہ وہاں کی سرکار کے ایک اعلیٰ قدر کے شخص کے ایک مظلوم مظلومیت پرانے ہے کہ مصلحت کے لئے
یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔

یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔

یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ وہاں کے مصلحتوں کے لئے نہیں ہو سکتا۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي هُوَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
الطَّيِّبَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُولَئُونَ بِالْآخِرَةِ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور میں انھیں تعمیر بناؤں تو ان کا رعب بچا جائے گا۔ یہ ہے کہ جہنم لوگوں کے حق میں میری اللہ تعالیٰ کی طرف سے: جہنم کے طور پر بنائی ہے اور جہنم کے لیے تعمیر کیا گیا۔ اور خطاب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سن اور سمجھ سے بچائے۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمَّا يَكُنْ لَهُمْ نَزَقٌ مِّنْكُمْ وَإِن كُنْتُمْ لَآ تَفْقَهُوا كَانَتْ تَعْلِيلًا

میں نے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مارا کہ وہ تم میں سے ہو۔ اور اگر تم نہ جانتے ہو تو یہ توجہ دینا ہے۔

لوگو! تمہارا اور تمہاری اولاد کا اتنی رشتہ ہے۔ اور تمہارا تعالیٰ اپنے بندوں پر یہ نسبت ان کے ان باپوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ یہ طرفہ سنا ہے تو غور کیا جائے کہ اپنا بچہ یا بچہ خود اپنے کے اور اور دوسری جانب فرما دے کہ: تمہیں ہرن والا مرد چاہیبت میں لوگ نہ تو فریبوں کو اور اپنے بچے میں کا نہ نہ کہنا پندرتے تھے بلکہ آخر تک ان کی قوم کا ایک حاکم رہا تھا۔ قرآن اس بار حاکم راہی کی تردید فرماتا ہے کہ یہ نہیں کسی خود کو ثابت ہے کہ: نہیں تمہاری کے کہیں سے کسی کی دوزی کی کے اور نہیں سب ہر دوزی انسان نہ مٹا دی ہے۔ اور انہیں میں فرمایا: وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمَّا يَكُنْ لَهُمْ نَزَقٌ مِّنْكُمْ وَإِن كُنْتُمْ لَآ تَفْقَهُوا كَانَتْ تَعْلِيلًا۔ یعنی اولادوں کی جان نہ لیا کرو۔ جس میں اور انہیں دوسرے بچے والے میں ان کا قتل جو مٹا دے اور انہیں کو کھیر دے۔ غلطی دوسری قرابت خطبہ: اور ان کے کسی ایک ہی ہیں۔ بخدی دسم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو میرا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ تو کسی کو نہ تعالیٰ کا ترک کرے۔ حالانکہ ہی کیلئے نے تجھے پھر آیا ہے میں نے تو پچاس نے بعد؟ فرمایا کہ تو اپنی اور کو اس خوف سے مرنے کے کہ تو میرے ساتھ نکاح میں کے۔ میں نے کہا میں کے بعد فرمایا کہ کو تو بی بیوں سے نہ نکاح کرے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِذَا كَانَ فِي حُضْرَةِ وَسَاءَ سَبِيلًا

نہرو ورنہ کے قریب نہ جانا کہ وہ نہ ہو۔ اور وہی بی بی ہے۔ اور وہی بی بی ہے۔

نہرو ورنہ کہہ ہے: نہ نکاحی اور اس کے کوئی قریب نہ نکاحی ہے۔ اور کو حریعت نے کھیر ہر بہت سخت نکاحی ہے۔ اور وہی حریعت میں ہے کہ کو نہ قریب نہ نکاحی ہے۔ اور کو حریعت نے نکاحی کی بدلت آپ سے ہی۔ لوگو! میں ہر جگہ ہے کہ چپ۔ اور کیا کہہ رہے کہ کو نہ نکاحی ہے۔ آپ نے ہے اپنے قریب، کہ فرمایا جہنم جہنم جب پہنچا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کو نہ مان کے لیے بند کرانے اس نے کہا نہیں اللہ تعالیٰ کہ تمہارا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آپ پر نہ ہو نہ ہو۔ اور کہیں۔ آپ نے فرمایا ہر سو کے کوئی اور کھیر نہ کرے کہ آپ نے فرمایا جو قرأت اپنی بی بی کے لیے پند کر رہا ہے اس نے ہی طرف نہ کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک ہی طرف کوئی بھی سے اپنی بی بیوں کے لیے پند نہیں کرنا چاہی بی بیوں کے لیے اسے تو پند کر کے اس نے ہی طرف نہ کیا آپ نے فرمایا ہی طرف اور اسے بھی اپنی بی بیوں کے لیے اسے نہ ہو۔ گھٹے ہیں۔ تاہنا آپ ہے کہ کوئی بی بی چھری سے نہ کیا کرے؟ اس نے ہی سنی سے نکاحی آپ نے فرمایا اس طرف کوئی اور بھی اس کے بی بی چھری کے لیے نہ چاہے کہ: اپنا بی بی خدا کے لیے اس نے کہا: تو نہیں۔ فرمایا ہی طرف اور سب نوک گئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کے سر پر نہ کر دھائی کہ انہی اس کے کہ، بخش اس کے دل کو کہ نہ اسے صحت دینا۔ پھر تو یہ حالت تھی کہ یہ تو جن میں کسی کی طرف نظر بھی دوسرا تھا۔ ان بی بی اللہ تعالیٰ سے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے جن شرک کے بعد کوئی انہی اللہ سے یہ کہ نہیں کی کہ آپ اپنا خط بھی پند، ہم میں اسے جس کے لیے نہ حل نہیں۔

فَالْعَمَلُ مَا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلَاقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَكُومًا مَدْحُورًا

[illegible]

منہ و چہ بالہ ادا کام کی ہمت پائند ہے : یہ ادا کام ہم نے دیکھے ہیں سب بھرتیوں اور سلف ہیں اور جن کا انور سے ہم نے نہ کا ہے وہ بڑی کیل خصالتیں ہیں۔ ہم سب کا بھی جی طرف باز رہی وہی کے کمال فرما ہے ہیں کہ قوموں کو حکم دے اور دنیا کسب دیکھ کے مجھ سے ساتھ کسی کو جھوٹا فہم دار نہ دلاقت آئے گا کہ خود اپنے نہیں درست کرنے لگے گا کہ وہ تو ان کی طرف سے بھی علامت ہوگی بلکہ تمام اور کلاں کی طرف سے بھی اور خود بخود ہی ہے اور : یہ جاننا ہے کہ اس آیت میں جو مقرر سوالیہ انتہا ہے کہ آپ کی امت سے نکال دے کہ خود

أَفَاضْغُمْ رِقَابَهُ بِالْيَمِينِ وَالْخَدَّ مِنَ الْمَلِكَةِ إِنَّا لَنَافِعُكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا

کیا انہوں نے لے کر اٹھ گئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے لے کر اٹھ گئے تھے۔

عقلمند کی کوئی اولاد نہیں: ملعون مشرکوں کی ترویج ہو رہی ہے کہ یہ فرسے غریب تقسیم کی بات کہ بیٹے قہار سے دنیا کی ملکہ کی جو جہیں جہیں پائندہ جن سے تم جلو کو کوسمیکہ زندہ ہو، مگر کہہ دو انھیں عقلمند کے لیے ثابت کر دو۔ اور انھوں میں بھی ان کا یہ کہیں نہ پھیل جائے کہ وہ جیتے ہیں، اب وہ ان کی اولاد ہے۔ حقیقتاً ان کا یہ قول نہایت ہی بڑا ہے، بہت ممکن ہے کہ اس سے انھیں پھٹ جائے، جن شخص جو جاسے، پھر نہ کہہ دیا، اور انہیں جو کہیں کہیں یہ بھول جائے، ان کی اولاد عقلمند تھیں، گو یہ کسی طرح کوئی بھی نہیں۔ زمیندار انہیں کی کھل حلقوں اس کی تمام سے سب اس کے شکر میں اور فخر میں اور ایک ایک اس کے حادثے قیامت کے دن تجاہل میں ہونے والا ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذْكُرُوا وَمَا يُغْنِيهِمْ إِلَّا نُفُورًا ۝١٦

ہم سب تو اس قرآن میں ہر طرح کے بیان فرمایا کہ لوگ کچھ باتیں نہیں کریں اس پر بھی انہیں تو نصرت ہی ملتی رہتی ہے۔

دلائل واضح ہیں: اس پاک کتاب میں جہتے نرم ٹائیس کھول کھول کر پھین فرمادی ہیں، اعدائے اعدیہ صاف طور پر دکھ کر، ہمارے لوگ براہ راست سے لڑ رہے ہیں۔ لیکن جہم ظالم لوگ فوق سے غارت رکھتے ہیں اس سے دور بھاگتے ہیں جی

4/2/82

قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذْ أَتَى الْبَنَاتُ إِلَى ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ۖ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝

سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى عَنَّا يَحْيٰوُنَ عَلٰوَا كِبْرًا ۝۶

الْأَقْبَلِ

تھے۔ ان کے ایک صاحب کے چھ بھائی تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔ ان کے ایک بھائی نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔ ان کے ایک بھائی نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔

مرنے کے بعد کی حالت: کافی برقیات کے مالدار تھے اور ان کے لئے بڑے بڑے مکان بنائے گئے تھے۔ ان کے ایک صاحب نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔ ان کے ایک بھائی نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔ ان کے ایک بھائی نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔

عدت میں ہے۔ لا الہ الا اللہ۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کی۔ ان کے ایک صاحب نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔ ان کے ایک بھائی نے ایک صاحب سے کہا کہ قریب سے پہنچ کر ان کی ملکیت پر قبضہ کر لو۔ ان صاحبوں نے اس کی تعمیل کی۔

میں یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے۔ حضور میں یہ قیامت کے دن ولا آدم کا سردار، میں ہوں اس دن سب سے پہلے نبی نبی میں
 خلق ہوگی میں ہی پہلا خلق ہوگا اور پہلا شفاعت قبول کیا جائے گا اس جہ میں ہے کہ حضور ﷺ کے ان ایک کا مطلب یہ ہے یا تو آپ نے
 فرمایا حدیث ہے۔ منہ العربیہ ہے تمام مخلوق میں ہے جس میں میں اپنی امت کی شہادت ہے۔ ہر کا
 ہر نازق میں ہے کہ قیامت کے دن میں نبی نبی طرف اللہ حقان میں کو چھٹا گئے گا وہاں تک کہ ہر شخص کے لئے صرف ایک
 دونوں قدم لگانے کی جگہ رہے گی۔ سب سے پہلے مجھے طلب کیا جائے گا حضرت (جو نکل دیے عام ہر شخص چاہے وہ نبی
 طرف ہوں)۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے اس نے لکھ دیا۔ میں نبیوں کا کہہ دینی ہوں اس لئے کہ میں نے تجھے یہ کہتا ہوں کہ تو اسے تو نبی
 صرف بھیجے گا خداوند غوثی (جو اصل آسمان کا اس نے ہی کہا) اب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کا نام ہے نہ جیہ ہر آدمی کے لئے میں نے
 خلق ہوں میں نبی نبی ہوا کرتے ہیں۔ یہاں آیت ہے نبی نبی ہوا کرتے ہیں۔ یہ حدیث میں ہے۔

**وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِكَ
 لَدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۱۰ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا ۝۱۱**

وہاں کہ اس پر ہے پروردگار مجھے مدخل حق میں۔ اور مجھے نکل دے حق میں۔ اور میرے لئے اپنے لئے نصرت کا سُلطان۔
 اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

شعاع زوال: مسند احمد میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے لئے نصرت کا سُلطان۔
 اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

آیت کا مفہوم: حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ اگر اللہ نے مشرور کیا کہ آپ کو حق اور باطل میں نصرت کا سُلطان۔
 اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔ اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

یہ حدیث میں ہے کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔ اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

یہ حدیث میں ہے کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔ اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

یہ حدیث میں ہے کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔ اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

یہ حدیث میں ہے کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔ اور کہ حق آگیا اور باطل ہٹ گیا۔ اور باطل کا زہو تھا۔

کہ ان کی اہلیت مجھ سے فرما دیا گیا کہ تم جاؤ تو میں اسے اسے کا بیڑاں لائیں نے نذر کشی کی کہ نہیں ہوا۔ پھر یہی کہ یہ ایک روز
ہائے ہمہ سوں اور اس سے۔ اور جو کار ہوں جو کہ جس جی میں طرف ہوں۔ ان کے عذر و زنی کہوں اور بھٹے سے حج و زیارات ہوں سے بہت
ہو جانوں تو حج کی جو کہ ان میں اس کے ہوا لاہ و تہ کی میں بھی یہ عہد ہے اور لاہ و تہ کی میں اسے ضعیف کہا ہے۔

وَمَا مَنَعَكَ الْفَأَسَ أَنْ تُلَاقِيَنَا إِذْ جَاءَهُمُ الْهَلَاكُ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا
لَا قُلْ لَوْ كُنَّا فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةً لَكُنَّا نَسْمُونَ مَطْبُوعِينَ لَنُزِيلَنَّا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

مَلَائِكًا رَسُولًا

لوگوں کے پاس یہ دینے لگا ہے کہ بعد ازاں سے۔ اور انہی صرف میں چوری کی کہ انہوں نے کیا کہ کیا خدا نے اپنے انہوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تو
ہو کہ انہوں نے انہوں نے فرشتے پہلے ہوئے۔ اور کہتے تھے کہ تو ہم بھی میں سے ہیں نہ ہی انہوں نے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجے۔

اکثر لوگ جو شہرہ داروں کے بڑے ہونے کی وجہ سے ایمان نہ لائے۔ ان کو ان کے ایمان سے اور رسولوں کی جاہداری سے ہی
جاہد رک گئے کہ انہیں یہ سمجھ میں نہ آیا کہ کوئی انسان بھی رسول اللہ ہی نہ ہو۔ ان پر سخت تر جواب دے اور ان کو ان کے فرشتے اور رسول
کہہ دینے کی کیا ایک انسان بتا دی وہی کہ کہہ کہ فرعون اور اس کی قوم نے بھی یہی کیا تھا کہ ہم اپنے جیسے وہ انسانوں پر ایمان کیسے لائیں
خصوصاً اس صورت میں کہ ان کی مدد کی قوم ہوتی تھی جس میں۔ مگر وہ رسولوں نے اپنے دھڑلے کے خیوں سے کہا تھا کہ تو ہم جیسے ہی انسان
ہو سو اس سے کہہ نہیں کہ تم انہیں اپنے بڑوں کے خدا لای سے بھلا ہے ہو اور ان کو کوئی زبردست علی پیش کروں اور بھی اس شخصوں کی بہت
ہی آیتیں ہیں۔

پھر ان کی بشریت اللہ کا مومنوں پر عظیم احسان ہے۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے لفظ و کرم کو اور انسانوں میں سے
رسولوں نے بھیجے کی وجہ کو ان قرآن سے ہے۔ ان عکس کو ظاہر فرماتا ہے کہ ان فرشتے و رات کا کام آیا ہے تو ان کے پاس تم دینا اور
نکلتے ہیں کی یا میں ہی فرشتے کو بھیجے۔ انہی رسول جو کہ تمہارے ہی ہم نہیں ہوتے ہیں تمہیں سے غلط کہہ سکتے ہوں کی بات اور
ملاور دینے سے ہو اور مل جل کر ان میں سے ایمان ہوں میں تعلیم حاصل کر سکتے ہوں کامل کہہ کر خود سیکھ سکتے ہو جیسے فرشتے ہے کہ اللہ من اللہ
علیٰ المؤمنین ہے اور آیت میں ہے کہ اللہ جہاد فتح رسول من قہضکم بعد موت میں ہے کہ تمہارا اللہ (لکم) رسولاً منکم ہے
مطلب یہ کہ میں ہے کہ یہ تو کہہ کر اور است و اس سے کہ میں نے تمہیں سے ہی اپنے رسول بھیجے کہ وہ آیت الہی تمہیں چھ کر کہ میں
تمہاری پابندی کریں اور تمہیں کتاب و حکمت سکھائیں اور میں چڑوں سے تمہیں علم دے دو تمہیں عالم بنائیں پس تمہیں میری پابندی کرنا ہے
کوئی دینے کا کہ میں بھی تمہیں اور ان میں سے کسی ایک کوئی کوئی دینی پابندی دے گا مگر یہی پابندی ہے کہ انہوں کی پابندی
فرشتوں کی ہوتی تو یہ کہ میں بھی انہیں فرشتے کو میں رسول بنا کر بھیجے جو کہ تم خود انسان ہو ام لے ای حکمت سے انسانوں میں سے ہی
اپنے رسول بنا کر تم میں بھیجے۔

قُلْ كُلٌّ بِإِلَهِهِ شَهِيدٌ الْبَيِّنَاتُ إِنْ كُنَّا بِإِلَهِهِ خَيْرٌ الْبَيِّنَاتُ

یہ کہ میرے اور تمہارے اور میں اللہ تعالیٰ خالق و خالق ہے اور اس سے خیر ہے اور انہوں نے خیر ہے۔

وہ سب دہریہ آقاؤں سے کٹر کٹر دشمن تھے کلام ہے کہ ان سب سے جہاں دور ہے وہ جہاں ہے کہ ہماری یہ آخر میں خاکوں سے بچ کر گئے۔
انہوں نے اس بات پر کھر ٹھیک کیا کہ ہمیں نہ خولی سے انہوں اور بھی کہیں کو چاہا کہ انہوں کی پیروی میں نہ روکا جائے۔ یہ وہی تھے ان کیلئے ایسا
دشمن تھے کہ انہوں کو ملک و شہر سے مٹا دینے میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ یہی تھے جس

مصلحت کی وجہ سے ہر گز ان کی اٹھنے سے کام نہ سکتے تھے۔ ان سے کہہ دیا کہ انہوں کی جس طرح کا کرہا ہے وہی نے
جانی تھے وہ دہریہ کیوں دیکھ دیتے تھے اور انہوں کے کمال کرہ تھے اور صاف سمجھ گئے کہ وہ یہ دہریہ ہر جہاں کے دہریہ
سے نہ جانتے کہ وہ ہلاک و برباد ہو چکے کہ وہ کلام دہریہ کو تو قتل نہ ہا ہے۔

مگر ہر چیز پر قادر ہے۔ انہوں نے ہر ایک میں قرآن سے اس کی ایک جملہ پر پختی کی کہ انہوں دوست قدرت کے مالک نے
میں وہ انہوں کی چیز کے مال ہوا۔ اس پر یہ کہ جس میں کسی نہ۔ اس میں ہلاک ہوا۔ اس پر وہ دوست حقوق کی بدالی پر قہر سے بھر پور نہیں ہوا
تھیں۔ وہاں دیکھ کر کہنے سے وہاں ہر جہاں کا اس میں دشمنی کی چیز تو تھا۔ انہوں کی سب سے بدلی ہے۔ ان کے یہ کرنے میں نہیں تھا۔
ایسا ہوا۔ ان کو تو خدا کو نہ سب سے قادر ہے۔ وہاں کا انہوں نے انہوں کی خلاف نشان دہی ہے۔ یہ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ اس کا
مفسر ہے کہ وہ مخالف ہے اور ہم ہے۔ وہ کہہ توں الہ ہے۔ جس چیز کی نسبت فرماتے کہ وہ ہوا۔ انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ اس کا
نیک کافر ہے۔ انہوں کی نسبت نے انہوں کی بدالی کی ہے۔ انہوں میں ہر جہاں کا وہ ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔
انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔
انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔

قُلْ لَوْ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ عَذَابَ آلِ رَحْمَةِ رَبِّي إِذْ الْأَمْسَلَكُمْ خَشْيَةً إِيَّاكَ وَكَانَ
الْإِنْسَانُ نَكُورًا

کہاوت کہ انہوں کی طرف سے کہہ کر کہ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔

اللہ نے فرشتوں کا ایک کسی انسان کو لیا۔ وہاں وہاں؟ انہوں کی عیبت کا وہ دہریہ دور ہے کہ نہ انہوں کی دست بھی نہ
کھوئے وہی چیز پر بھی انہوں کا بھی ہو نہ وہاں بھی نہ انہوں اور انہوں کی نہ پھر نہ۔ یہ سب سب انہوں میں ہے کہ انہوں کے
یہاں ہر جہاں کو کسی کو ایک کوئی بھی نہ تھا۔ یہی وہاں کی طبیعت ہے نہ جہاں انہوں کی طرف سے ہر جہاں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے
دیکھے جہاں انہوں کی طبیعت سے انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔
انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔
انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔
انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔ انہوں نے انہوں کے ہلاک کرنا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَنَسِيَ فَأَكْبَلَ تَوْبًا وَاذْهَبَ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى

میں نے کچھ سے کہا کہ آپ نے امانتیں دی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَعَبْدُكَ الْخَائِفُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهْ جُؤَاثِرًا قَبْلًا يَلْبِغُوا

شَرِيكَ لَهُ مِنَ الدِّنِّ وَيُبَيِّرُ الْبُؤْسَيْنِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ إِنَّ لَهُمْ أَجْرًا

حَسْبًا إِنَّهُمْ كَانُوا فِيهِ يَسْتَبْشِرُونَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ

عِلْمٍ وَلَا لِبَنَاتِهِمْ لَبَرَةٌ كَلِمَةً تَعْرَهُ مِنْ أَوْفَاهِهِمْ إِنَّ يَتَّبِعُونَ إِلَّا كَذِبًا

مَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔ وہ بولے کہ میں نے ان سے امانتیں لی ہیں۔

[illegible]

وَلَا تَقُولُ لِنَا إِلَىٰ قَاعِ عَدْنٍ إِلَّا أَنْ يُشَاءَ اللَّهُ وَادْعُ رَبَّكَ إِذَا سَأَلْتَ وَقُلْ
عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِي رَبِّي لَا اقْرَبُ مِنْ هَذَا رَشَدًا ۝

پھر ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک کھنڈی میں آکر ٹھہرے۔ تو یہی ہے جو کہ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک کھنڈی میں آکر ٹھہرے۔ تو یہی ہے جو کہ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک کھنڈی میں آکر ٹھہرے۔

[illegible][illegible]

آنحضرت ﷺ کے ساتھ وہ دونوں آج بھی خیمے کے ساتھ ہی قیام فرما رہے تھے۔

میں نے بھی قرأت و معطل یہ نہ کر کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک طرف دھڑکتے ہوئے اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے
 اہت ہوئی بھی اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہفتاد و اسی سال تک وہ اپنے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں
 کے لئے نہ کہ وہ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔
 اس وقت کی قضا کی تھی کہ اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔
 وہاب کا کہ ہے کہ اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔
 میں نے اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔
 لیکن یہ ضلالت یوسف بن علی بن ابی طالب کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔
 آیت میں ہے کہ ﴿يَوْمَ تَوَدُّ أَنْ تَرْجُو عَذَابَ اللَّهِ﴾ اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔
 یہ آیت ہے کہ ﴿يَوْمَ تَوَدُّ أَنْ تَرْجُو عَذَابَ اللَّهِ﴾ اس کے ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔ ہاتھ پر نہیں مٹا دیتے۔

وَأَضْرَبَ لَهُمْ مَثَلُ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا كَمَا أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ۝ الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرُ أَمْلًا ۝

ہم نے اسے جاننے کی ایک کوشش کی۔ اس نے کہا کہ وہ ایک بہت ہی اچھے آدمی ہیں۔ ان کے پاس ایک بہت ہی اچھی کتاب ہے۔ ان کے پاس ایک بہت ہی اچھی کتاب ہے۔ ان کے پاس ایک بہت ہی اچھی کتاب ہے۔

[illegible]

مسرح میں ہے کہ حضرت علیؑ کا نام نہ آتا ہے۔ حضرت عثمانؓ کا نام ہے۔ ہاں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے بھائی کو بھی لکھا ہے کہ میں نے تم سے کچھ نہیں لیا۔

۲۰۱۸ء تک جب تک توجہ کی کمی نہ ہو۔

[illegible]

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً لِّدُنْيَا وَإِلْمًا

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۚ قَالَ لَنْ سَاَتَّبِعَكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَهَا فَلَا تُصِيبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۝

ہوئے تھے میں نے فرمایا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا کہ آپ نے میرے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

حضرت موسیٰ کی مہارت اور اس کی عظمت کے بارے میں وہ کہتا تھا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

اسی طرح جبکہ حضرت موسیٰ کی مہارت کے بارے میں وہ کہتا تھا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

وَاَنْطَلَقَا حَتَّىٰ اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اِسْتَبْعَمَا مِنْهَا وَابْوَا اَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا
فِيهَا جَدًّا رَافِعًا اَنْ يَنْقُصَ وَاَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَمَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۚ
قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ سَاَتَّبِعُكَ اِنْ يَشَاءَ اَلَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۚ

وہ دو آدمی ایسے تھے جن کی آمد سے وہاں کے لوگ تعجب ہوئے۔ ان کے ساتھ دو آدمی تھے جن کی آمد سے وہاں کے لوگ تعجب ہوئے۔ ان کے ساتھ دو آدمی تھے جن کی آمد سے وہاں کے لوگ تعجب ہوئے۔

حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے تو میں تم سے الگ ہو جاؤں گا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ کی مہارت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

مخبروں نے یہ تمام چیزیں ان سے کہہ دیں۔ مگر صرف ایک واقعہ یاد ہم لوگوں کی غمناک خبر کی کہ کاش یہ شخص ان کے دشمنوں کے خلاف اس قدر اصرار کرتا تو ان کے دشمنوں کو بھی یہ خبریں مل جاتیں۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَيَا عَبْدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهَبَالَهُ الشَّقَى وَيَعْقُوبَ وَكَرًّا
جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيمًا ۝

سب سے پہلے اس کی طرف سے جواب دیا۔ "میں اس کے لیے تیار ہوں۔" اس نے کہا۔ "میں اس کے لیے تیار ہوں۔" اس نے کہا۔ "میں اس کے لیے تیار ہوں۔"

[illegible][illegible]

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مُؤْتَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا ۚ وَكَانَ رَسُولُنَا نَبِيًّا ۖ وَكَادَيْنَاهُ مِنْ
جَانِبِ الظُّلُمِ الْأَيْمَنِ ۖ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۖ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَهْرُونَ نَبِيًّا ۖ

اس آئین میں کوئی باختر بھی نہ ہو چنانچہ اس آئین کے تحت جو کسی نے اپنے لیے ایک خاص قسم کی زمین کا حق حاصل کیا ہے وہ اس کے لیے ایک خاص قسم کی زمین کا حق حاصل کیا ہے۔

حضرت موسیٰ کا نام ہے مصلح اپنا کہ اللہ اپنے فضلے کا مالک ہے اور اعلیٰ ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَةَ فَفُتِنُوا يَأْكُرُونَ عَذَابَ
الْأَلَمِ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُلَاقُونَ فِيهَا
شَيْئًا

[illegible][illegible]

قلمی شہرہ: شام روزی چلائے جاتے ہیں (منہ)

پس منکر ہوا قہر دیا کہ ہے بھلا رات فتنل بکدر وقت خود کا سلیبہ پر اسے گر جائے خود کا علات بند ہو جائے اسے اس بندہ وقت شام کو اور ہی طرح پر اس کے بہت جائے خود وہ ان کے نکل جائے سے تنہا کے وقت کو پہن لیں کے درون دلوں کا کتلہ ہو جائیگی جنتیہ کے منفرد وہ اور نکھوں پر ہوا گھر ہے دروازے میں اسے خود صاف شفاف قیدہ انجان کے باہر کی چیزیں خود سے نکل آئیں گے خود دیکھنا دین رات کی حدت تھی اس لیے جنت بہت جیسے جیسے پہنچا لیں گے کہ خود کہ اب میں نہیں لکھا کھانے کے ہادی تھے اس لیے جنتیہ رات کی وقت بھی وہی ظاہر کیا ہے اور نہ جنتیہ جہاں جہاں سب جہاں سب اور دیکھا گئے چنانچہ ایک غریب کھجور بیٹھ گیا کہ میں شام کا لکھا عید ہے روز کی جو سب شہر اور وقت سب روز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے یہ سن لو کہ اس کے خود ہی انہی کی میں خود کو اپنے کی وہوں کی جو صرف و معرفی سے یہ وہی جنتیہ یہ نعمتوں والی جنتیہ میں کی جو ظاہر باطن اللہ تعالیٰ کے فرما جو خود جو خود ہی جنتیہ والے اور لوگوں سے خود کو کرنے والے تھے جن کی کا جہاں ظاہر المؤمنون کے کہ شروع میں ہیں ہوئی ہیں خود فرمایا گیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ خود اس میں جہاں جنتیہ کے لیے اور ہی خود پر ہست افراد میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہے۔ (اب خدا کیسے بھی خود کو تو ہی رستہ آواز سے خود اس میں میں جنتیہ میں)

پچھنے میں نہ کہیں اور نہ بھانکے نہ کھرت ہیں۔ یہ سزاؤں میں ہے کہ عافیت سے کیا ہا کہ کمال حیرت انگیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو

دست نوری کی قوت عظیم ملی ہے۔ نہ کہ ہا غرض اللہ تعالیٰ کے افکاروں ہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔

ہا اپنے میں ہے کہ اس میں انھیں ہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔ نہ کہ ہا غرض اللہ تعالیٰ کے افکاروں ہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا أَفَحَسْبَىٰ ذَٰلِكَ أَمْ يُلَاحِظُونَ إِعْدَادَ الْعَذَابِ وَرَأَى السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ أَشَدُّ حَزًّا أَوْ أضعفُ جُنْدًا

اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔ نہ کہ ہا غرض اللہ تعالیٰ کے افکاروں ہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔ نہ کہ ہا غرض اللہ تعالیٰ کے افکاروں ہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔ نہ کہ ہا غرض اللہ تعالیٰ کے افکاروں ہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔

وَيَرْزُقُ اللَّهُ الَّذِينَ هَدَىٰ وَالْبَقِيَّةُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرُ مَرَدٍّ

اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔ نہ کہ ہا غرض اللہ تعالیٰ کے افکاروں ہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عظیم قوت عظیم ملی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۖ قُلْ مَا يَسِّرُنَا
بِلِسَانِكَ لْيَسِيرُنَا بِالسَّمْعِ وَالْأَبْصَارِ ۖ وَتُؤَيِّدُنَا بِقُوَّةِكَ ۚ وَنُفَوِّدُكَ إِلَى اللَّهِ ۖ وَكَرِهْنَا لَهُمْ أَنْ
يَكُونَ لَهُمْ دُونُ اللَّهِ إِلَهًا ۚ إِنَّهُمْ قَوْمٌ مُّشْرِكُونَ ۝

یہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔

اور ان صفات عالیہ میں سے ہر ایک کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے قرار دیا ہے، وہ ان کے لئے ایک امتحان ہے۔ اگر وہ ان صفات کو اپنی زندگی میں اپناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ اگر وہ ان سے باز رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔

اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔ اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔ اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔

اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔ اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔ اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔

اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔ اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔ اور اگر کوئی شخص توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے تو اس کی ساری گناہیں مٹ جائیں گی۔

یہ کہیں نہ پڑھ کر کہے کہ اس نے اس شخص سے اس حق و ملت کو لے لیا۔ انھوں نے اس کو بے پروا کر دیا۔ اور اس نے اس کو بے پروا کر دیا۔

یہ کہیں نہ پڑھ کر کہے کہ اس نے اس شخص سے اس حق و ملت کو لے لیا۔ انھوں نے اس کو بے پروا کر دیا۔ اور اس نے اس کو بے پروا کر دیا۔

یہ کہیں نہ پڑھ کر کہے کہ اس نے اس شخص سے اس حق و ملت کو لے لیا۔ انھوں نے اس کو بے پروا کر دیا۔ اور اس نے اس کو بے پروا کر دیا۔

وَقَالَتْ لَكَ بِمَنْ يَنْصُرُكَ يَهُوسُفُ قَالَ هِيَ عَصَائِي اَتَوَلَّوْا عَنْهَا وَاعْتَصِلْ بِهَا عَلَيَّ عَائِمٌ
وَلِي فِيهَا مَا رُبَّ اُخْرَى قَالَ لَيْتَهَا يَهُوسُفُ قَالَ لَهَا فَادَاهِي حَيْثُ تَسْعَى قَالَ
خُذْهَا وَارْتَحِلْ سَعِيدٌ هَا يَسِيرُ بِهَا الرَّأُولُ

یہ کہیں نہ پڑھ کر کہے کہ اس نے اس شخص سے اس حق و ملت کو لے لیا۔ انھوں نے اس کو بے پروا کر دیا۔ اور اس نے اس کو بے پروا کر دیا۔

یہ کہیں نہ پڑھ کر کہے کہ اس نے اس شخص سے اس حق و ملت کو لے لیا۔ انھوں نے اس کو بے پروا کر دیا۔ اور اس نے اس کو بے پروا کر دیا۔

یہ کہیں نہ پڑھ کر کہے کہ اس نے اس شخص سے اس حق و ملت کو لے لیا۔ انھوں نے اس کو بے پروا کر دیا۔ اور اس نے اس کو بے پروا کر دیا۔

تہذیب و تمدن سے تعلق رکھتا ہے۔ جب کہ کوئی چیز انسانی تہذیب و تمدن کا حصہ نہ ہو تو اس میں تہذیب و تمدن کے اثرات نظر نہیں آتے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کا وہ حصہ ہے جو انسان کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ تہذیب و تمدن انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَقَوْمُ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ
فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِيَ قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَافِيَةً حَتَّى يُرْجَى إِلَيْنَا مُوسَى ۝

معیوبہ ہاٹل کی برستھلی غنیمت ہے۔ حکومت ساری زمینوں سے پہلے صنعت ہاٹل کے نہیں۔ چلے کھجور، آکھوٹے میں نہ راکھ، پھل کی کھال، کچے مچھلے، خضروات، بیج، جوتے، لکڑی، سب سے چالو اور مقررہ نہ ہونے والی چیزیں خرید لے کر بیچ دینا اور چھوٹے کھانے والے اور قریبی درجہ دار کیوں نہیں رہتے۔ جوتے کیوں نہ ہو جو وہی نہیں ہے وہ اس رنگ جوتے کی طرح کی ہیں۔ یہ سب ایک دوسری طرح کی برستھلی غنیمت ہے۔ ان چیزوں کی برستھلی غنیمت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ہاتھ نہ آتے۔

قَالَ يَهُودُؤُا مِمَّنْ عِنْدَ إِذْ آتَيْنَاهُمْ صُلُوكَ ۖ أَلَا تُبْصِرُونَ ۚ أَمْ يَتْلُوا كِتَابَ اللَّهِ غَيْرَ أَنْ لَا يَفْقَهُوهُ ۖ هَٰذَا كِتَابُ اللَّهِ يَتْلُوهِ بَشَرٌ نَحْنُ مُّخْبِرُونَ ۚ أَذْهَبَتْ أَعْيُنُكُمْ أَمْ يُبَدِّلُ بَٰرِئُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَلْوَانَ الْبَسْمَةِ ۚ إِنَّكُمْ لَعِندَ اللَّهِ فِى كَلْبٍ مُّكْرٍ ۚ وَإِنَّكُمْ لَعِندَ رَبِّكُمُ لَآفِيئُونَ ۚ

[illegible]

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا مَعْرِي قَالَ بَصُرْتُ بِالْمَدِينَةِ بِهَا فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ
الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي قَالَ فَاتَّخَذَ فَإِنْ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ
تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ وَانْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ
عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْبِفَنَّ فِيهِ الْفَيْحَ سَعًا إِنَّهَا إِلَهِكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَآ إِلَهَ إِلَّا
هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا

میرا دل تیرا چھوڑا دلی دھیر سے تیرے قریب سے ہلائی ہوئی ہے۔ میری حق کے ساتھ اور میری جان کو رکھنے والے کے ساتھ
 نے تو اس نے لی میں تھی، اور اس کا دل بدل گیا۔ اسے نکھڑائی غلطی میں پھنسا دیا۔ چنانچہ اس کی ہوا سے لے کر ہر ایک چیز کو
 میری جگہ پر ڈھونڈ رہا ہے۔ اپنے دل میں اسے اپنے پاس رکھنے کی ہر ایک کوشش کر رہا ہے۔ لیکن میری ہر ایک کوشش
 لے لی ہے۔ میری ہر ایک کوشش کو اس نے ٹھکرا دیا۔ اب آؤ میری ہر ایک کوشش کو دیکھو۔ میری ہر ایک کوشش کو
 سے لے کر ہر ایک چیز کو دیکھو۔ اب آؤ میری ہر ایک کوشش کو دیکھو۔ میری ہر ایک کوشش کو

[illegible][illegible][illegible]

اور اس کے لئے کہ اس کی ہر بات کو سنا جائے۔ آپ نے انہوں نے چار سو سے زائد کتابیں لکھیں۔
 ان میں سے ایک کتاب ہے "تہذیب و تمدن" جس میں آپ نے ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالی ہے۔
 یہ کتاب ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالتی ہے۔ ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالتی ہے۔
 ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالتی ہے۔ ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالتی ہے۔
 ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالتی ہے۔ ان کے سب سے بڑے کاموں پر روشنی ڈالتی ہے۔

قَالَ لَمِطًا مِنْهَا جَمِيعًا لِبَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَأُولَٰئِكَ قَبِلُوا هُدًى مِنْهُ فَتَابَ إِلَيْهِمْ وَكَانَ إِسْحَاقُ يَدْعُوهُ سِرًّا وَلَهُ الْوَيْلُ مِنَ الْمُجْرِمِينَ
وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمًى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمًى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ
كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسى



تھے مگر موسیٰ نے انھیں لایے خود زور لائے صلیغ کو بھی لائے یسعی انھیں لائے اور آملی ریحون۔ منہ ابو کر صدیق جو میں نے
 روئے گئے تھے میں حضور ﷺ کو آپ نے دوسرے صحابہ سے فرمایا کہ حضور ﷺ کی تعلیم نے لیے کھائے جانا۔ اس مقامی
 کی فرشتہ رسالت میں پہنچا۔ آپ نے ارشاد فرمایا سو میں نے لیے خزا۔ نہ دو جانا رومی ہے کہ لیے خزا۔ نہ انور صحابہ
 نے کیا حضور ہمیں اس مقامی سے جی پناہ پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی ہر گز نہیں سنا ہے اسے خود مجھ سے فرمایا وہ جانا
 اور لوگوں کے سامنے اپنے ان لفظوں کا اظہار کر اور میں حضور ان کا بیان کر دو جب نے آپ کو ملاحظہ فرمائی تھیں میں مداری، نیکی طرف، رسول بنا
 کر بھیجا گیا ہوں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ذات کو بھی پیغام پہنچاؤں مجھے میرے سنا گیا کتاب مجھے فرمایا ہے کہ حالانکہ میں
 محکم سے نہ ہوں میرے تمام لکھے پہلے کلام صلیغ فرمائیے میں میرا نام وہاں میں رکھ دے یہی نہ درختوں سے کہانی ہے مجھے ابی الدود
 حضرت حلا فرمائیے وہ جب میرے آگے آئے کہ وہاں مجھے خوش کوڑھانہ ملا ہے جو تپاقت نہوں تمام درختوں سے پھوٹا گئی
 وہ فعلی نے مقام کو رکھا وہاں پہلے وقت جب کہ سب لوگ حیران رہ گئے تھے کہ میں نے مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلے کر وہ میں
 پہلے جو لوگوں سے ملے گا۔ میری شفاعت سے میری امت کے سب کو جو شخص بھی صواب قرآن کے تحت میں جائیگی مجھے غلبہ ہو
 طلعت سے فرمائی ہے مجھے جنت عیم کہ وہاں وہاں اعلیٰ بالانگہ نے گا کہ میں سے اعلیٰ منزل کی کسی نہ ہوئی میرے ہر طرف درخت ہوں گے
 جو وہ قبول کے عرض کو افسانہ ہرے ہوں گے میرے اور میری امت کے لیے غنیمتوں کے بل طالع کے لیے حالانکہ مجھ سے پہلے وہ
 کسی کے لیے مخالف تھے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً بَيْنَ الرَّيْحَمِ فَتَلَاَوْ أَهْلَ الذِّكْرِ لَكُنْتُمْ
 لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَاجْعَلْنَاهُمْ جَسَدًا آيَاتٍ لِّكُلِّ طَعَامٍ وَمَا كَانُوا عَالِمِينَ ۝
 ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝

تھ سے پہلے میں بھیجتے رہتا ہوں میرے بھی مر۔ جہاں بھی طرف ہوتی ہوتے تھے میں قرآن کتاب سے پڑھتا ہوں۔ تمہیں علم ہو تو اس کے انھیں
 ایسے جنت دے گا تھ کہ وہ کھائے کھائیں نہ وہ بھول دے اس کے۔ ہر اسے ان سے کہے کہ سب ادب ہے کہے انھیں ہر وہی میں تو اس نے
 چاہا بات طاعت بال اور میرے عمل دے ان کو مدت کرنا۔

سب رسول مرد بشر تھے۔ چونکہ مشرکین میں کے عکس تھے کہ انسانوں میں سے کوئی انسان نہ کارسل ہوا اس لیے وہ تو ان
 نے اس عقیدے کی تردید کرتے فرمائیے تھ سے پہلے جتنے رسول آئے سب انسان ہی تھے ان میں ایک بھی فرشتہ نہ تھا میرے دوسری آیت
 میں ہے ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً بَيْنَ الرَّيْحَمِ﴾ اعلیٰ الظہری کا بھی تھا تھ سے پہلے میں نے جتنے رسول بھیجے وہ میں کی طرف وہی
 قابل فرمائی سب مشرکوں کے کہ نہ دے لے ہی تھ۔ ہر آیت میں ہے ﴿فَلَا تُلَاحِظْ بِذَعْمِ الرِّسُولِ﴾ حاجتی کہہ کہ میں کوئی پھر اور کہ
 اور سب سے پہلے رسول تو میں ہی نہیں ان کا فرس سے پہلے کے کفار نے بھی نبیوں کے نہ ماننے کا بھی حیلہ لیا تھا میرے فرس نے مان فرمایا
 کہ انہوں نے کہا ﴿فَلَا تُلَاحِظْ بِذَعْمِ الرِّسُولِ﴾ انسان ہوا اور یہ ہو گا کہ وہ تو میں اس آیت میں فرمائیے کہ اچھا تم اہل حم سے بھی
 یہ وہی ہو کہ لغو میں سے اور دوسرے کہ اسے چھو کہ میں کے پاس انسان ہی رسول بنا کر بھیجے گئے یا فرشتے یا یہ بھی نہ کہ اسان ہے کہ
 انسانوں کے پاس بھی بھیجے انسانوں کو رسول بنا کر بھیج دے گا کہ ان میں کے پاس یہ انھو بھیجی میں کی خصوص حاصل کر بھیج ہوں ان تھ انھو
 تشریح دے گئے پیغمبر سب کے سب ایسے جتنے تھ جو تمہارے پیشے کی حاجت نہ رکھتے ہوں بلکہ وہ تمہارے پیشے کے مخالف تھے

مطابق اللہ کے مذہب میں وہ آگے تو اس وقت گھر آکر دوزخ و مویشی نے گئے اور کئے جو کہ نامعلوم و مذہب کرنے اب بھگوار و کھنکھانے
 اپنے خطرات میں اور اپنے پیش رو حضرت کے ساتھ ان میں پھر آجائے کہ جس سے سوال اجواب آتا ہو جائے کہ تم نے اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا بھی کیا
 نہیں؟ یہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے اور انیس و تین تفسیر کرنے کے بعد اس وقت پہلے میں کافر و کرہ کے خلاف کہیں گے کہ یہ
 ایک ہم غلام تھے لیکن اس وقت کافر و باطل سے تفسیر پھر تو یہ فردی یہ ہیں گے یہاں تک کہ ان کا اس اور جائے اور ان کی آواز دہری جائے
 اور جو کھل دینے جائیں ان کا پھر ان آوازوں اور ان کا سب یک کلمہ نہ ہو جائے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا الْبَعِيدَ ۖ لَوْلَا أَنَّا نُنَزِّلُ الْغُلُوقَ
 نُنَزِّلُهُ مِنْ ثَمَرَاتِهِ لَكُنَّا أَهْلِينَ ۖ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ
 فَإِذَا هُوَ رَيْقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِنَ الْمُصْهَفُونَ ۖ وَلَا أَمْنٌ فِي السَّمُومِ وَالْأَرْضِ
 وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ ۖ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۚ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ
 وَالنَّهَارَ لَا يَفْترُونَ ۝

ہم نے آسمان اور زمین اور مابین کی چیزوں کو کچھ بھی نہیں کرنے کے لیے نہیں پیدا کر ہمیں ہی کھیل کر قائم کرتے تو ہم اسے بچاؤں
 سے ادا دیتے لیکن ہم کرنے والے ہی کچھ بچہ ہم کو بھوت پر پھینکتے ہیں کیا بھوت کا کفر توڑتا ہے اور ان وقت اور ہوا سے ہم کچھ
 جانتے ہو اور نہ جانتے لیے ہاں غریب ہر آوازوں اور زمین میں جو ہے اب یہ کابہ ہوا میں کچھ ہیں ہوا کی حالت سے نہ سرگئی کرتے ہیں نہ
 سمجھتے ہیں۔ ان حالت سمجھتے کرتے رہے ہیں اور اسی میں کافری کرتے۔

آسمان اللہ کی قدرت ہے۔ آسمان اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے ہر حال سے پیدا ہے کہ ہر دوسرا اور ٹیکوں کو چلا ہے اس نے انہیں
 بے کار اور کھیل کر قائم کر کے اور پیدا نہیں کیا اور آیت میں اس مضمون کے ساتھ بیان ہے کہ یہ کائنات کا کام ہے ان کے لیے جہنم کی
 آگ ہے۔ دوسری آیت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ اگر ہم کھیل کر ٹھیک چاہے تو اسے مالتے یہ کہتی ہیں کہ آواز ہم بھوت کرنا چاہتے
 لیکن اسے سننے میں اس کے نزدیک ہر کی کے بھی آتے ہیں سنی اگر ہم یہی دیتا ہے تو فوراً زمین میں سے جڑا ہوا سناں ہیں کسی کو کچھ نہیں آتا
 سنی یہ بھی ہیں کہ ہر کار اور چاہتے۔ لیکن یہ دونوں معنی انہیں میں ملا ہو گا۔ وہم میں ہر کی کے ساتھ ہی ہوا ہے چھ فرماں ہے کہ لَوْ كُنَّا
 لَدُنْكَ مُشِيرِينَ لَفَدَدْنَاهُ نَفْثًا ۚ بَلْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهِ حَقٌّ ۖ أَوْ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَسُبْحَانَكَ رَبُّكَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ الْأُولَى ۚ وَسُبْحَانَكَ رَبُّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
 لیکن یہاں اس بات سے پاک نہ کہ بہت دور ہے اس کی توجہ اور غیب کے خلاف ہے کہ اس کی اور ہو۔ یہ وہ معنی والا ہے پاک ہے نہ معنی اس کا
 جانتا ہے نہ غرض فرشتے اس کی لاکھوں ہیں۔ ان میں ہر ایک اور خدا کی اس قدر بات ہے کہ اس کی قدرت ہے۔ رب واحد ہر ایک ہے اور پتہ

ہے
 ﴿إِنَّا نَحْنُ غَافِلِينَ﴾ ہمیں ان کو جانے کہ کیا ہے یعنی ہم یہ کرنے والے ہیں نہ کہ کچھ کہنا کہ قول ہے کہ قرآن مجید میں ہر جگہ ان
 لئی کہ لے لی ہے۔ ہر حق کو کچھ کرتے ہیں اسے کھل کر بیان کرتے ہیں جس سے باطل اب ہوتا ہے نوٹ کہ چور اور ہوتا ہے ہر اور نہایت
 ہوتا ہے اسے بھی ایسی لائق اور ظہر نہیں سکھتے ہم سکھتے نہ کہ یہ تک قائم رہ سکا ہے اللہ کے لیے جو لوگ دوزخ میں ظہر ہے پھر ان کے

وَكَلَّمَ لَاكِنْدَتَ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تَوَلَّوْا مُذْبِرِينَ ۖ فَجَعَلَهُمْ جُذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۚ وَقَالُوا مَنْ فَعَلَ هَذَا بِالْهَيْتَةِ إِنَّهَ لَئِنْ
الْخَالِسِينَ ۚ قَالَوَا سَوْنَا فَمَنْ يَذْكُرُهُمْ يَقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۚ وَقَالُوا قَاتُوا بِهِ
عَلَى أَعْيُنِنَا لَنَدْرِسَ لَهُمْ يَكْفُرُونَ ۚ وَالْوَادِئَكَ فَعَلْتَ هَذَا بِالْهَيْتَةِ
يَا إِبْرَاهِيمُ ۚ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ الْكَبِيرُ ۚ هَذَا أَفْسَدَهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْظُرُونَ ۚ

مجھے کے بت کے نام ایک کسی اور خطا جاننے کی فکر تو یہ کر نہیں۔ جب تب حضرت ابوبہ کے پاس پہنچیں تو وہ یہ کہا آپ نے فرمایا
 میں نے غیبت کا بدلا تو جو یہ بل کر بھی ان کے رست ہو گیا تو مجھے سو کاڑے لگوا دیے ایک دن آپ حسب معمول تلاش حاشا میں تھیں کہ گھر
 پر نہیں لیکن انہیں کام نہ لگا جو یہ ہو گئیں شام کو پھٹنے کے وقت حضرت ابوبہ کی جوتے کا پھیل گیا تو آپ نے اپنے پاؤں کی ایک منہ کاٹ کر
 ایک امیر کو لے کر باہر روخت کر دی اس نے آپ کو بہت دھوکا کھانے پینے کا سبب بنائے کہ آپ انہیں حضرت ابوبہ نے اپنے چھاپے
 آج اتنا سرد اور دن اچھا تھا ایسے مل کر یہ بلا ایک امیر گھر کا کام نہ دیا تھا آپ نے کہا خدا دوسرے روز بھی مٹھیں سے بیٹھا ہو اور آپ نے
 اپنے پاؤں کی دوسری منہ کاٹ کر فروخت کر دی اور خٹا لے گئیں آئی بھی یہی کھانا کچھ کر آپ نے فرمایا وہ منہ میں نہ لڑا نہ کھانے کا جب غیبت
 دیکھے یہ نہ خٹا کرے کہ یہ کیسے لائی اب آپ نے اپنی دنیا سارے انار دی دیکھ کر سر کے بال سب کٹ گئے ہیں اس وقت گھر سے دور رہے
 چلی ہوئی وہ منہ سے نکالی کہ مجھے ضرر پہنچا ہے اور تو سب سے بدباد و ختم ہے حضرت خوف کیسے ہیں کہ جو غیبت میں حضرت ابوبہ کے چپے
 ہوا تھا اس نام کا بدوسر تھا حضرت ابوبہ کی ہوتی صاحب مولا آپ سے عرض کیا کرتی تھیں کہ اللہ سے دعا کرو لیکن آپ نے نہ کرتے تھے پہلا
 خدا کہ ایک دن انوار اعلیٰ سے بکھوٹے آپ کے پاس سے گئے اور آپ کو دیکھ کر کہنے لگے اس شخص کو یہ تکلیف ضرور کہنے کی تھی انار کی اوج
 سے ہے اس حالت سے مانتے آپ کے زبان سے یہ بات نکل کر حضرت محمد اللہ میں مدینہ میں حضرت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبہ کے ابوہائی
 تھے ایک دن وہ منہ کے لئے آئے لیکن انہیں ہم کی روک دی کہ اب یہ سے قریب نہ آئے اور یہ سے کھڑے ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر
 اس شخص میں بھلائی ہوئی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سمیت میں نہ ڈالنا اس بات نے حضرت ابوبہ کو اور دوسرے پہنچا دیا تو جب آپ کو کچھ
 سے نہ ہوا تھا اس وقت تک پہنچے کہ اللہ کوئی رات گھر پر لگی نہیں اُڑنی کہ کوئی بھوکا تھیں میرے علم میں ہو اور میں نے پیند
 بھر لیا ہو۔ یہ اور دیکھ کر میں اپنی اس بات میں تر سے نزدیک چاہوں تو میری تصدیق فرمادی وقت انہیں سے آپ کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں
 میں رہے بعد پھر فرمایا اور دیکھ لی ایک شخص جو کہ میرے پاس ایک سے زائد کپڑے ہوں اور میں نے کسی شے کو نہ دینے ہوں کہ میں اس
 میں چاہوں تو تو میری تصدیق انہوں سے کہ اس پر بھی آپ کی تصدیق حق کے مننے ہوئے کی گئی پھر یہ کہہ کر کہنے لگے کہ میں نے جسے میں کر
 پڑا کہ اللہ میں ابوبہ کے بعد سے مرزا لکھوں گا جب تک کہ لکھو سے ان تمام مصیبتوں کو اور نہ فرماؤ جو مجھ پر ہر حال ہو کہ میرے چنانچہ
 یہ دعا قبول ہوئی اور آپ سر اٹھا کر اس سے پہلے وہ تمام تکلیفیں اور بیماریاں آپ سے اور یہ گئیں جو آپ پر تھیں تھیں۔

اسی ہی مقام میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حضرت ابوبہؓ انکار دینے تک بلائی بھی گھر دے ہر حق کے دورہ ستمنا
 کے آئے گا وہ بدگلی کرنے کا کہ جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میری قوم یہ حالت تھی کہ رات بچتو ہفتوں کی محنت جو کرتا ہوں
 میں سے کسی کو قسم کھاتے نہ لیتا تو کہ اگر اس کی طرف سے کلامہ اور پناہ دینا ہو کہ اس سے ہند کلام ہے حق کیا ہو۔ آپ اپنی پیادہ میں
 اس کو مدد مل ہو گئے تھے کہ آپ کی بیوی صاحبہ آپ کا ہاتھ تمام کر پاؤں پر چپ کے لیے لے جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ کو کامیاب تھی
 آپ نے اتاری لیکن انہیں اسے بھی دیکھی آپ کو سخت تکلیف ہوئی اسی وقت انہوں نے دعا فرمائی کہ ابوبہ اپنی انا ہی دین میں یہ بدادہ پیادہ کی
 پناہ بھی دہری سے نہ جائی گو۔ کہ وہ سے کام فرما ہوا نا اعلیٰ غریب ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے جتنی حد ازل فرمایا جسے وہیں کہ آپ بکھو کر چڑھے سب آپ
 کی پیادہ آئیں اور آپ کو نہ پہن تھیں تو آپ سے ہم پہننے لگیں کہ اللہ نے ہند سے یہاں ایک بدادہ کہ اسے میں تھے جس میں معلوم ہے
 کہ وہ پناہ ہونے لگیں انہیں بھلا یہ نہ کھا گئے ہوں یا کھنے نہ لگے ہوں۔ تب آپ نے فرمایا نہیں نہیں بدباد ابوبہ میں ہی ہوں یہ ہی
 صاحب کہنے لگیں اسے شخص اور کھانا اور سے بھی کہہ رہے ہو مجھے ہے افسوس یہاں ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں نہیں مجھے اللہ سے قطعاً یہی ار
 یہ دیکھ کر ابوبہ کی۔ آپ کا بل آپ کو انہوں نے کہا آپ کی پیادہ کی آپ کو دیکھ لی اور میں نے ساتھ ہی دیکھی ہی۔ بھی۔ اسی ہی میں یہ تو انگریزی

[illegible]

میں نے اس حدیث کو ایک ایک کتاب میں نسخہ بہ نام (مختصر ان قرآن مستند) میں لکھ دیا ہے بہت سی نگار یا
کتاب تراریعی اور ترویجی عمل کا کوئی کتابی ہے ہی نہیں حضور ﷺ کے قدم نشین کے ہم طبع و اسراف میں کئی کام
بالواقع نام نہ جب نے صحیح اور درست فرمایا یعنی وہ ہے جس حدیث نے اس کو سننے کی جگہ یہ بھی دوسرے کو جس نے اس
کا یہ سنا ہے اس نے اس حدیث پر اجماع کرتے ہوئے فرمایا ہے جب یہ حدیث ہی نہیں تو چودہ سو سال پہلے صحیح صحیح ہی ہے کہ اس سے
چاہے کہ اکثر مفسرین کا قول ہے اور لغت میں کیا بات ہے اس کی فرمان ہے میں نے ہم آہن و نیکوں کے عمل لینے کتاب کے
کے اسم پر مبنی عمل کے یہ ہے ﴿لَا لَعْنِیْ﴾ میں ایمان میں مبنی عمل کے یہ لاعت میں اس کی تحریر بھی ہے

یہ بیشیا نہ رہے گا نہ ان اللہ تعالیٰ کے سہ سے غفلتی کہ پہلے کی طرف سے نہ۔ کہو اے اللہ ہم کو، قلم و ابد ہم کو جس سے
بہادور ہے جسے اللہ کا وہ ہے اس کو وہ داخل ہوتے ہیں اور انہی کو جس میں ظلم ہے وہ خود سزا میں ہیں یہ اللہ کے اور ہے اور جو اللہ کی قدرت
نہانی میں ہے، گا حضور ﷺ نے کہ جب وہ ان کے اپنے اپنے فرائض فرماتا تم لوگ اللہ کے سامنے سچ ہوئے والے ہو گئے جو نئے جان ہے
فصل چھ ہمارے ولی اور پیغمبر کی طرف سے اللہ کا وہ ہے جسے اللہ ہم کو فرماتا ہے کہ جس نے۔ (اللہ کی) سب چیزیں درست ہو
جائیں گی یہ بڑائی ہو نہیں گی۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٠﴾
إِنَّ فِي هَذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ غَافِلِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٢﴾

مرد و عورتوں کے درمیان جو کچھ ہے اس پر کہ ہم نے ان کو جس طرح سے دیکھا ہے وہ ایک نیا اور دلکش عالم ہے۔ یہاں تک کہ ہم نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی اعلیٰ مقام پر رکھتے ہیں۔

ہر مومن کے وارث اللہ کے ایک بندے ہو گئے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو جس طرح نصرت فرماتا ہے وہی طرح دینا

ہر چیز اللہ کو حمد و ثناء دی ہے۔ شیخ اہلبیت صرف وہی ناشر یہ اللہ ہے۔ غلی غلکے کے سرے پر جی رہا ہوگا کہ
 نہ نے ہے نہ وہ غلی غلہ ہے غلی جی کا حمد و ثناء اللہ میں ہے۔ چنانچہ قرآن کے سورۃ النور میں ہمیں اللہ کے سامنے ہوا بھی
 آیت ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاٰثِلُوْنَ مَا حَقَّقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَخْفَىٰ عَلٰی نَاسٍ يَنْتَظِرُوْنَ اَمَّا هٰذِهِ فَاَنَّكَ لَتَرٰٓءَىٰ فِي وُجُوْهِ النَّاسِ لَمَعًا اِذَا خَرَبُوا النَّاسَ فَجَمْعًا
 سب کے سامنے ہم کا دین ہمارے ہی فیضان کا ہے نہ کہ تمہارے۔ چنانچہ اللہ کے سامنے ہم نے اللہ کے سامنے ہے۔ اللہ کے سامنے ہے۔
 میں جس طرح اللہ کو حمد و ثناء دی ہے ہاں تو میں نے جس کو اللہ کی حمد و ثناء دی ہے۔ اللہ کے سامنے ہے۔ اللہ کے سامنے ہے۔
 سورۃ بقرہ کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 سورۃ بقرہ کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اس سے اہلبیت علیہ السلام کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اور اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 مخلوق میں سے میں کسی پر غلی غلہ کرتا ہوں۔ اللہ کے سامنے صرف یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے ہر ایک کو حمد و ثناء کیا ہے۔ اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 خوب جان لیا کہ میں نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 میں نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 میں نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 میں نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 میں نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 میں نے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے

تمام مصلحت سے ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 ہم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے

اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے

مسلم میں ہے کہ اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 فروع بن آدم کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 حضور ﷺ کو حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے
 اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے

مقرر کر دیا کہ جو کسی نے یہ جاننے کی ضرورت تھی وہ اس کے جو بہت ہی حرمت رکھتا ہے اور اس سے نرم اچھے سے پانی کا تر پڑا ملا جائے گا جس سے آتشیں اور پانی کی عمل جائے گا، کھلی بھی کھلی کر چمچے جائے گی۔ زندگی میں سے کہ اس نرم اش جیسے پانی سے کہی کی آتشیں، لیبرہ ویت سے نکل کر پھولوں پر نہ پڑیں گی مگر جیسے نئے دینے کا جائیگی کہ مگر یہی ہو گا۔ لہذا ان میں مرقی فرماتے ہیں فرشتہ اس مذولے کو اس کے انہوں سے قائم فرمادے گا اس کے تمام اہل ان کا پاجے کا یہ کھیر فرات بھی لے گا تو فرشتہ اس کے اچھے پاجے کو اب اس حضور خدا سے گا جس سے ان کا سر بہت جائے گا وہ ہیں سے اس نرم اش پانی کو لے گا جو سید صاحبین میں پہنچے گا۔ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں ان حضوروں میں سے جس سے وہوز فیض کی کمال ہوگی اور فایز میں پلاؤں اور خود پاجے کو تمام انسان و جنات کو (اور بھی اسے انہی میں سے) (مسند) آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ کسی کو پہلے پہلے پر ملدیا جائے گا تو وہ پادار دہو جائے گی یعنی اس سے فراتے نکالے گا جو میں سے مگر جیسے تھے وہی سے روپہ جائیگی ہے۔ اگر حقیق کا جو انہیں ان کی تہذیب کے لیے وہوں، انہیں بہر پاجے کو تمام انہیں پادار دہو جائے گا کہ اس کو جو میر (مسند احمد) انہیں انہوں فرماتے ہیں اس کے لئے ہی ایک ایک عضو بدن بچ جائے گا کہ اس کے اعلیٰ کی جائے گا کہ جب بھی وہ اس سے نکل جائے وہ اس کے دین کو لے جائے جو میں سے۔

حضرت مدلل فرماتے ہیں جسم کی ایک حرکت سیاحت اندر سے اسی ہے کہ اس کے صفے بھی راضی نہیں اس کے نکاح اور راضی ہونے ہیں۔ اگر آپ کے یہی آیت کے نکاح فرمائی۔ حضرت زہرا کا قول ہے: "جسمی اس میں سانس بھی نہ لے سکتی تھی۔" حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں والدہ انکس ہونے کی تو اس کی سانس بہتی تھی اور سر و کمر پر جڑیں ہیں، انھوں میں مضبوطی ہے اور اس کے صفے انہیں اس قدر لاپرواہ کر دیتے ہیں کہ گریباں لگی جائیں گے لیکن ہر فرشتوں کے ہاتھوں سے کھنکھار کر رہے ہیں اور ہاتھ سے کہنا گانے کا وہ جملہ کلام اور کچھ جیسے فرمان ہے کہ اسے کہا جائے گا کہ اس ایک کلمہ آپ پر امانت کر دیتے آئی تھیں جملہ حروف و زبانی بھی وہ استفادہ اول سے بھی۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
يُحْسِنُونَ فِيهَا مِنْ أَسْوَرٍ مِنْ ذَهَبٍ وَلَوْاءٍ وَإِيَّاهُمْ فِيهَا حَبِيرٌ ۖ وَهَذَا إِلَى
الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۖ وَهَذَا إِلَى جِرَاطِ الْحَمِيدِ ۖ

جیسے کہ وہ سچی بھی ہیں، البتہ خاصہ دشمن کہ وہ کیا جھوٹ کی، وہ خالی کرانی ٹھیکہ دار، کالی حد تعریف کی، وہ کی دہشت گردی کی

[illegible]

تو سب سے پہلے شیطانوں اور کفریوں کیسات ساتھ ساتھ ہر قریشی کی ہر سر سندھ واپس لوٹ کر بیت اللہ انحرطاف بیت اللہ آیا۔ ان لوگوں سے بخاری و مسلمہ میں مروی ہے کہ لوگوں کو خبر کیا گیا ہے کہ ان کا آخری کارِ طواف بیت اللہ جو ہیں آیت ۱۰۰ کے بعد اور توں کو تکلیف کر دی گئی ہے۔ بیت العتیق کے نقطہ استدار کیل کر کے قریشی ایک طرف کرنے والے کو عظیم بھی اپنے طواف کے اندر لے لیتا چاہئے اس لیے کہ وہ بھی مکمل بیت اللہ میں سے ہے۔ حضرت ابوراحہ کی کہ میں یہ داخل تھا کہ قریش نے بیٹھنے وقت اسے باہر چھوڑ دیا لیکن اس کی وجہ بھی فرج کی کی قسم نہ کہ اور بلکہ اسی لیے حضور ﷺ نے عظیم کے پیچھے سے طواف کیا اور فرمایا کہ عظیم بیت اللہ میں داخل ہے اور آپ ﷺ نے دلوں میں ڈالی۔ کہوں کہ ہاتھ نہیں نکالتے جو نہ دیا کہ انکی کے مطابق پورے نہیں۔ اسی آیت کے ترسے کے بعد حضور ﷺ نے عظیم کے پیچھے سے طواف کیا۔ پہلے اسی طرف کی عزت تھی کہ یہ اندر تھا اسی لیے اسے پرانا کر کہا گیا ہے۔ مکی سب سے پہلا خانہ اللہ ہے اور وہ یہ بھی ہے کہ یہ طواف ان لوگوں میں سلامت رہا۔ یہ بھی وہ ہے کہ کوئی سر نہیں اس پر قاب نہیں آ سکیا۔ ان سب کی دست برد سے آبلہ ہے جس نے بھی اس سے برا قصد کیا وہ وہاں آیت سے سرکشوں کے قتل سے آزاد کر لیا۔ قریشی میں ہی طرح کی ایک سر فرج حدیث بھی ہے جو حسن فریب ہے اور ایک اور سند سے مرسل بھی مروی ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعِظْكُمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَاجْتَنِبُوا حُرْمَتِ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ عَلَيْكُمْ فَاِجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاتَّقُوا قَوْلَ الزُّورِ ۚ حُنْفَآءُ اللَّهِ غَيْرُ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَانَ اَمْرًا خَرَمًا مِنَ السَّمَآءِ ۖ فَتُحْطٰهُ الْخَالِدَةُ تَهْوٰى بِهٖ الْاَزْمٰى فِى مَكَانٍ سَجِيٍّ ۝

یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حراموں کی تعلیم کرے اس سے اچھے سے اس کے پاس جزی ہے اور شہد ہے لیے ہوا ہے۔ حال کر دے گئے ہر ان کے کہ شہد سے ساتھ ہوں کیے ہیں میں نہیں غلو کی کہ نہ سے بچاؤ نہ جو یہ ہے اور جوئی بات سے بھی ہر چیز کرنا ہے اللہ کی توجہ کرنا ہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریعت نہ کرے اس سے سزا اللہ کے ساتھ شریعت نہ کرنا اور کوا آہن سے کرنا اب اسے باقرہ نہ جائے لے جائیں گے اور انکی اور دور کی جگہ بیٹھ گئے گی۔

فرماتا ہے یہ آیت اللہ کا حرم جو میں یہ جو جرات ہے لی کا بیان اب اور سنو جو شخص حرامات ہادی کی عت کرے یعنی کہ جسوں سے اور جو کاموں سے بچنے کے کرنے سے اپنے تئیں روکے اور ان سے بچتا ہے اس کے لیے اللہ سے کسی جزا ہے۔ جس طرح نیکیوں کے کرنے پر اجر ہے اسی طرح اور انیوں کے چھوڑنے پر بھی ثواب ہے۔ نہ کسی عمو جسی عورات ہادی خلی جہ شہد سے لیے ہیں سب طعن ہیں اور جو ہم تھے اور شہد سے ملے ہیں وہ چھ ہیں جو مشرکوں سے شہد سے ملے اور ہم ہم رکھ چھوڑے ہیں و اللہ نے جسی ہلا کہ اللہ کو جو ہم کرنا تھا ان فرمایا کہ جسے مرد ہذا ہوتے ان ہا ہوا خون سور کا شہد اللہ کے سوا اور سے کے ہم پر مشہور ہے اور اللہ کو نہ دے فرما

فصلیں چاہت کہ ہر کسی کو کہ نہ سے اور وہ کی جہیں پر بیان نہیں کے لیے۔ جب اور جوئی بات سے بچا۔ اسی آیت میں شریک کے ساتھ بھوت کو کھانا ایچیت آیت خوفنا تھا جو خوفنا الفواضل و ان لکھی ہیں۔ عرب نے گندے کاموں کو حرم کو ہوا اور

تھی، کہ ہر اور لائق خوش فہمی جیسا (مسئلہ ۱۱۱) حقیقتاً مانگتے ہو تو ان کی کا قول ہے کہ جس کے پاس احباب نہ ہو وہ جھٹلی ہو اس پر قربانی واجب ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ شرط ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں تھیم ہو چنانچہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ جسے وصیت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ اہل مدینہ میں گھسٹ کر قریب بھی نہ آسکے۔ اہل بیت میں قربانیت ہے اور امام احمد سے منکر حکایت ہیں ان کی طرف سے ہیں، اہل اللہ جھٹلا کر ایسا ہی سہل تک یہ برائی قربانی کرتے رہے، ہذا فی الامام شافعی اور حضرت امام احمد کا مذہب ہے کہ قربانی واجبہ اور فرض نہیں بلکہ مستحب ہے کیونکہ وہ حدیث میں آیا ہے کہ علی میں دو اذکار تھے اور کوئی فضیلت نہیں یہ بھی روایت ہے کہ یوں ہو چکی ہے کہ منصور جھٹلنے کے غرضی تمام اہل بیت کی طرف سے قربانی کی کہیں وہ چاہا، زیادہ حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں حضرت ابو کریم حضرت عمر کے پاس میں رہتا تھا وہ دونوں ہزار ہا قربانی بھی کرتے تھے ان کے لئے ان کی بیوی کی افہام کرنے کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ قربانی نہ کرنا کہ یہ واجب کہ مجھے میں سے یا کسی میں سے کسی ایک نے کر لی تھی سب پر ہے بہت گئی یہی لیے کہ منصور صرف شہر کا غریب کرتا تھا تو وہ کیونچہ وہ میں ہے کہ، سہل بلکہ جھٹلنے کے میدان میں وقت میں رہا، گھر والوں پر سہلی قربانی ہے اور معتقد وہ ہے کہ وہ معتقد کیا ہے؟ وہی جسے تم مذہب کہتے ہو ان کی حد میں کوئی کام نہیں کیا ہے۔ حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہیں صحابہؓ سہلی اللہ جھٹلنے کی وجہ اس میں ہے پورے عربی طرف سے ایک تحریر مولانا ذراخ تحریر کرتے تھے اور خود بھی لکھتے ہیں ان کو بھی غلامت پر لکھتے ہیں انہوں نے اس میں ذکر کیا ہے جو تم کہہ رہے اور اذکار میں مانا ہے۔ حضرت محمد نے بھی بتایا ہے کہ ان کے لئے ان کی قربانی کیا کرتے تھے (علاوہ) واجب قربانی کے جانور کی قربانی کا کوئی معاملہ ہو۔ صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ جھٹلنے فرماتے ہیں نہ ان کے گھر نہ بیوی اس صورت کے کہ وہ غریب یا بھاری پر جانے تو پھر بھی کھانچا بھی چھو کر کھانا کھا کر کھینکے گا۔ ہمارے ہی تو کہتے ہیں کہ جہاں بھی جھے کھانا کوئی پر خور قربانی میں کام آتی کسی شخص سے اور اس کے ہاتھ میں اور ان کا مذہب ہے کہ جانور کا گڑھ کالی ہے نہیں بلکہ انہوں نے قول ابو حنیفہ والے میں لکھا۔ کاذب ہے کہ کہ احببت کا ہے تحریر کیا وہ مذہب ہے جو جی اور ان کے کاشے کا جانور بھی چارے لکھتے تو جی ۲۰۔ مذہب چارے میں کر کے پختہ میں لکھ جاتے اور کاذب جب وہ سہلی پورے کر کے غیرے میں لکھ پڑے تو یہ بھی کہ چیلے کہ تھیں ان کا روہتے ہیں ملک کی اور ان کی کا جھگڑا ہے اور سہلی ان کا جانور ۱۰ جہاں کہتے ہیں اسے جو ساس پر کھانا لیا اور ان کا کیا ہے جو ان کے کھانا وہ ایک قول ہے جو جھے کھانا ہوا اس سے کہ مدت کا کوئی قول نہیں اس سے تم گھر والے کو کہیں کہتے ہیں مذہب کہ ان کی بیوی پر ہلی کرے ہوس اور اس میں چاہیں اور ان کوں جانب جھٹلے جو جسے تو ہے جانور لکھا جاتا ہے اللہ ہم

إِنَّ اللَّهَ يُدْفِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ

ترجمہ: اور اللہ خدا سے امن کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ جھٹلا کر ان کی طرف سے ان کے گھر والے کو کہیں کہیں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے غریب بات کو جو ان کے مذہب میں ہے اور انھی ان کی طرف سے ہیں انھیں انہیں انہیں محبوب فرماتا ہے غریبوں کی داریوں، مشعلوں کی دیواروں میں ان سے دور کر دیتا ہے یعنی وہ ان پر اہل قرآن ہے اپنی حفاظت میں انھیں رکھتا ہے جیسے قرآن ہے خافس اللہ بخلاف عداوت۔

یعنی یہاں مذہب ہے کہ ان کا کوئی نہیں ہوتا، انہوں میں ہے جو وہم جو کوئی علیہ اللہ جھٹلا کر ان کے گھر والے کو کہیں کہیں ان سے قریب نہ آسکے، انھیں ان کی عزت سے غریبوں میں اپنے گھر والوں پر ہے کہ ان کے گھر والے اللہ کی خوشی کے منکر اللہ کے

الاحزاب

۱۴

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۖ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۖ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً ۖ فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً ۖ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا ۖ فَكَسَوْنَا الْوُجُوهَ لَحْمًا ۖ ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝
ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝

فریاد آواز میں بیٹھ جاتو گئے کام کے ساتھ اس کو چلا اور عجیب سے پس ٹوڑا پیچھے سے دھت بھی لگھ فریاد کیا اور جب وہ خبر سے کہ جب بھی ہفتہ فریاد کیا اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے یہاں تک منزل پر لانا اور قریبی سب سے بہتر اچھے والے اس میں بھی مصلحتوں کی نجات اور کامیابی کی بدولت میں انجیل کی قسم حق کی شہادتیں ہیں اچھے کہ تو رحمت کی ملاحضہ تیرا ساری قدرت اس فاطمہ اس سے ظاہر ہوتا ہے بقیہ رسولوں کو بھیج کر اللہ تعالیٰ سچے بندوں کی توفیق و توفیق کا پورا احسان کر لیتا ہے۔

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرْآنًا آخَرَ ۖ وَكَانَ سُلْطَانًا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا
اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ آلِهَةٍ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ وَقَالَ الْكَاذِبُونَ قَوْمُهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِهِ الْأَخْرَىٰ وَآتَرَفَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَاهَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ بَاكِلًا
مِمَّا تَأْكُلُونَ وَمَنْ يَكُ رَبٌّ مِّمَّا تَشْرَبُونَ ۚ وَلَئِنِ اطَّعْتُمْ لَكُمْ مِثْلُ مَا تُكَذِّبُونَ
الْخَيْرُونَ ۚ لَئِنْ كُنْتُمْ إِلَّا مِثْنًا وَكُنْتُمْ تَرَاوَا وَعِظَامُكُمْ أَنْتُمْ تَخْرِجُونَ ۚ مِمَّا لَكُمْ
فِيهَا لَئِنْ تَوَعَّدُونَهُ ۚ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمُعْصِيَيْنَ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ ۖ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ۚ
قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كُنْتُ دُونِي ۚ قُلْ عَمَّا قَلِيلٍ لِّيُصِيبُ مِمَّنْ دُونِي ۚ فَانْصُرْنَاهُمُ الصَّامِتُ
بِالْبَيْتِ جَمْعُهُمْ عَمَّا قَلِيلٍ لِّيُصِيبُ مِمَّنْ دُونِي ۚ فَانْصُرْنَاهُمُ الصَّامِتُ

ان کے بعد ہم نے اور بھی انجیل لکھی۔ لیکن ان میں ترمیم میں سے عیسیٰ کی جیسے کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ اور کوئی معبود نہیں تم کوئی نہیں دانتے؟ یہ وہ قوم تھی جو اب ہر قوم کو کفر کی تھی اور ان کے کلمات کو جھوٹا سمجھ کر ان کی تہمتوں کو فراموش کر دیا۔ ان کا خدا کہ یہ قوم عیسائی انسان ہے عہد کی ہی خود کہ یہ بھی کتابت اور تفسیر سے بچے لاپرواہی یہ بھی دیکھتے۔ اگر تم نے مجھے عیسائی انسان کی پیروی کر لی تو یہ ایک قسم کے خدا کے برابر ہو گیا۔ یہ عیسائی انسانیت سے اچھا کہ ہے کہ جب تم کو تم سے خدا کا نام ہو تو یہی وہ قوم ہے کہ وہ ان کے چلا گئے۔ ان کی نیکی اور ہر صفت ۱۰۰۰ ہے ۱۰۰۰ جس کا نام وہ ۱۰۰۰ ہے جاتے ہو۔ یہ تو صرف خدا کا ہی نام ہے کہ ہر قوم سے پیچھے رہتے ہیں۔ یہ نیکی کہ ہم نے بھی ان کے پاس گئے۔ یہ وہ قوم تھی جس نے اللہ سے بھارت بھارت دیکھا کہ وہ تم کو اس پر نہیں لانے والے نہیں ہیں۔ یہی نے وہاں کی کہ یہ وہ قوموں کے بھارت پر تو میری دعا کہ وہ اب لا کہ یہ تو میری عبادت کے پر بھارت نے نہیں۔ ان کو خدا کے واسطے کے مطابق ہمیں بھی نے پکارا اور ہم نے انھیں کوڑا کر کے کر دیا جس کا انھوں نے نہ کر دیا۔

قوم نوح کے بعد خدا و محمد ابراہیم علیہ السلام کے بعد بھی بہت سی انجیلیں آئیں جیسے کہ عیسیٰ کی ان کے متصل ہی عیسائی رسول کی ان پر آج کا خدا اب آیا تھا جیسے کہ اس آیت میں ہے۔ ان میں بھی اللہ کے رسول آئے اللہ کی عبادت اور ان کی

یہ وہی ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو انصاف سے پہنچایا تھا۔ یہ وہی ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو انصاف سے پہنچایا تھا۔ یہ وہی ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو انصاف سے پہنچایا تھا۔

یہ وہی ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو انصاف سے پہنچایا تھا۔ یہ وہی ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو انصاف سے پہنچایا تھا۔ یہ وہی ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو انصاف سے پہنچایا تھا۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَهُمَا إِلَىٰ رُبُوعٍ ذَاتِ قُرْآنٍ وَمُعِذَةٍ

اور ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو آیت بنائے اور ان کو ایک رُبُوع میں آویں جس میں قرآن اور ایک تحفظ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا اظہار۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا اظہار۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا اظہار۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَإِنَّ هَذِهِ آيَاتُ اللَّهِ وَلَآئِدَةٌ وَإِنَّ رَبَّكُمْ فَالْقَوْنُ فَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ رَبُّرَّاسُلٍ جَزَبَ إِلَيْهِمُ الْقُرْآنُ فَقَدَرَهُمْ فِي غَمَرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ أَيْسَبُونَ الْكُلَّ لَيْدَتُهُمْ مِنْ قَالِي لَا يَبِينَنَّ سُلَامٌ لَهُمْ فِي الْغِيَرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ

اے رسول! کھاؤ اور پیو پاک چیزوں سے اور عمل صالح کرو۔ میں تمہاری کیا کرتاؤں سے علیم ہوں۔ اور یہ آیتیں اللہ کی ہیں اور ایک لیدہ ہے۔ اور تمہارا رب تمہارے درمیان میں لیدہ ہے۔ اور تمہارا رب تمہارے درمیان میں لیدہ ہے۔

تجربہ کاروں کے ہنگامہ کچھ کاہنوں پروردگار اعلیٰ سے منی تے جاتے فاعلم یا ائی خدایہ میں عطا دلیر فرماتے ہیں۔
 خزانہ فریقہ کے متفان میں ہے ہوتی نہ کرتے۔ چہ گزرا کرتے ہیں کہ وہ اس سے کئی مسجد میں ہیں جن کے خانے کار آمدنی دار
 وب کار یا پانی کا تعمیراتی قلعے۔ عجب کہ آتے تھے کہ وہ ان میں تھا وہاں کے کہ زمین میں تیرے کھر مسجد میں جو بھی جائے ضرور۔
 کھر پر ہر ملاقات کے لیے آتے گا میں ان کی حالت میں گا کہ ان شخص پر اس سے ہے کہ اس کے کھر سے حق ہے کہ وہاں
 کی تعمیرات کس (تعمیراتی) مسجدوں کے بنانے میں ان کا وہ احترام کرنے انھیں خود چھوڑ دیا کہ صاف اگلے کے ہاتھ میں
 بہت سی حد میں اور ہوتی ہیں جو کھر میں سے ایک انھیں قلعے میں کھینچی ہیں یہاں بھی ان میں سے خود ہی بیت اور ان میں۔ اللہ قابل
 مدد کرے اسی چاہا اور وہ خود قابل ہے۔ اور نہ چھوڑے کہ میں جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا میں حاصل کرنے کی نیت سے مسجد بنا
 اللہ تعالیٰ کے لیے اسی مسجد کو بنائے میں۔ ان کے (مددگار) اس طرح کرتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کا کرتے ہوئے کے ہے جو شخص مسجد بنا
 وہ فعل میں ہے جسے مسجد کو کہتا ہے۔ ان کا انصاف چھوڑے کہ میں میں کھر میں عطا جائیں وہاں صاف اور خود
 کھر جائیں (خود ہی) و خود ہی انصاف میں رہا میں ہے کہ تو میں نے لے مسجد میں وہاں انھیں چھوڑے نہیں اور یہاں وہ کھر سے کھر
 لے لے لے میں پر (اللہ تعالیٰ) ایک مسجد اللہ سے خود عطا کر دی ہے۔ بس یہاں کسی قوم نے اپنی مسجدوں کو کسی باپ میں عطا کر دیا اور
 رکھ دیا۔ میں ان سے بظاہر کہ خود میں (اللہ تعالیٰ) ان کی مدد صلیف ہے آپ کرتے ہیں جسے مسجدوں کو بظاہر اور خود
 بنائے کا کھر نہیں کیا۔ ان میں عطا دینی ہر وقت کرتے ہیں کہ تم قلعہ مسجدوں کو خود ہی انھیں اور اللہ سے کہے کہ خود انھیں سے
 (اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ قیامت کا وقت ہو جائے جب تک کہ لوگ مسجدوں کے ہاتھ میں نہیں ہیں ایک اور مسجد کے لے اور وہ کرتے
 نہیں (اللہ تعالیٰ) ایک مسجد میں اپنے وقت کو خود عطا کر دیا اور اپنے کھر کوئی جو جسے ہر مسجد میں کھر کھر دیا ہے وہ
 آپ کے مددگار کے اللہ تعالیٰ ہے۔ مسجد کو خود قیامت میں صلیف کے لیے بانی کی پیدائش کام کے ہے میں (مسلم) مسطور چھوڑے۔
 مسجد میں عطا دینا مسجد کو خود عطا کر دیا ہے وہاں اللہ کے کھر جاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) مسجدوں کے کھر میں عطا کر دیا ہے کہ جسے مسجد
 میں لے دیا وہ وقت کرتے ہیں کہ خود کو خود کھر کے حق میں خود کھر اور جب میں کو تم خود کھر اور مسجد میں عطا کر دیا اور خود کھر
 اللہ تعالیٰ کے لئے دے دے (اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں کھر کے لے لے لے مسجد کو خود کھر کھر دیا ہے۔ مسجد میں عطا کر دیا ہے
 جائے مسجد میں جو کھر پر لگا کھر ہے۔ خود کھر کھر دیا ہے۔ بائیں۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 جائے۔ نہ کھر کھر دیا ہے (اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ کے کھر میں کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 اور خود کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 ہے۔ یہاں میں کہ جو شخص خود کھر دیا ہے مسجد کے کھر چاہے کہ میں میں عطا کر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 لے لے لے مسجد میں کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 اسے چاہے کہ اس کا کھر اپنے کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 جسے کہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 یہاں میں کہ جو شخص خود کھر دیا ہے مسجد کے کھر چاہے کہ میں میں عطا کر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 مسجد کے کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔
 مسجد میں کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔ نہ کھر کھر دیا ہے۔

میں ہے کہ اپنے بھائی کو اپنی مسجد سے روکا اس لیے کہ قبیل کو ہی ان کا کام ہے اور مسجد میں یہ سب نہیں۔ چنانچہ فاروقی معلم جب کسی بچے کو مسجد میں لکھتا ہوا دیکھ لیتے تو اسے گوازے دے پتے اور مشاغل نہ دے۔ بعد مسجد میں کسی کو نہ رہنے دیتے۔ اور بچوں کو لکھی مسجد میں سے روکا گیا کیونکہ وہاں عقل ہوتی ہیں اور لوگوں کے ذہن کا ذریعہ ہوتی ہیں اور مسجد ان تماشے کے لائق نہیں۔ اور یہ بھی ہے کہ عقل کی خواہش اور اس کا خوف ہے۔ چنانچہ شرابہ روکا گیا کیونکہ وہاں نہ رہنے دیتے۔ اور بچوں کی بچہ چلی اس لیے منع کر دی گئیں کہ اس میں تھوڑی جگہ ہوتی ہوئی دیکھنے والے عقل و فہم کی شکل بدلتی ہیں۔ اور اب مسجد کے خلاف ہیں۔ اور کلام کا قول ہے کہ (لے لے مسجد میں نہ جائیں) اسی لیے اس جگہ کے بعد بلند آواز سے منع فرمایا۔ صاحب دین پر یہ کوئی فرق ہے کہ میں مسجد میں غلام خدا کہ ہمارے ہمارے پاس ہے۔ چنانچہ کلام سے روکا گیا اور حضرت عربی غلام نے مجھ سے فرماتے تھے وہاں دونوں شخصوں کو یہ۔ ہاں لاف جب میں آپ سے کہتا ہوں انہیں لایا اور اب نے ریاضت فرماتا کہ کون ہو گیا پوچھا کہ تم کہیں کے ہو؟ انہیں نے کہا ہم حائف کے رہنے والے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم یہاں کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا عطا کرتا کہ میں کوئی کوئی خود اس سے ہوتا ہے۔ ہاں ہاں۔ ایک شخص کی کوئی اور کسی کو جواب دہار نے فرمایا تھا اب تم بھی ہے کہ تمہیں ہے؟ (اسلامی) اور مسجد کے دروازوں پر نہ ہونی کوئی حاصل کرنے کی تہہ جانے کا حکم دیا۔ مسجد نبوی ﷺ کے قریب ہی تھوڑے عرصے میں میں سے پہلی کھینچی کر پتے میں خود اور خود رہا ہے۔ یہ سب کرتے تھے۔ بعد کے دن اسے خود بخود روک دیا۔ اس دن وہ بکثرت منع کرتے ہیں چنانچہ وہ بھی کوئی سلی میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کے بعد سے ان

مسجد نبوی ﷺ کو مسجد کا کرتے تھے۔

[illegible]

اِنْ بَا اَمْرِيَا فَاَنْ اَنْ يَمْنَعُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿١٦٦﴾
 كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيُقِيْلُوْا مِنْهُنَّ اَنْ يَقُوْلُوْا سَمِعْنَا
 وَاَطَعْنَا ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦٧﴾ وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللّٰهَ وَيُؤْتِ
 قُلُوْبُكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿١٦٨﴾

کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے مگر ان میں سے کچھ فرق ان سے ہو چکی ہے جو کہ ہے۔ یہ جہنم والے ہیں۔ جب یہ ایسا بات کی طرف سے کہ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سے بھگتے ہیں۔ جو کہ ہے۔ ان میں کی ایک ہی بات جو سونے والی ہے۔ بلکہ ان کی کوئی چیز نہیں ہے تو سلیقہ فرما دیتے کہ ان کی طرف سے آتے ہیں۔ یہ ان کے دلوں میں جاری ہے لایہ عکسہ کہ جس نے دے ہے جس پر کیا نکمرا ایسا بات کا کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ کی حق ٹھیک نہ کر دیں۔ یہ بات تو ہے کہ لوگ غرضی دے یہ اس بات ہیں۔ ایسا ان لوگوں کا قول تو ہے کہ جب انہیں اس لیے لایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ میں غرضی کرے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی ایک روک کھامیاب ہونے والے ہیں۔ جو کہ ان کی اللہ تعالیٰ کی ان کے رسول ﷺ کی لڑائی اور ان کی غرضی لکھی۔ ہمیں ہر دوسرے کے خلاف سے لڑتے ہیں وہی بات ہے کہ ہے۔

کامیاب کون اور کامیاب کون؟
 انھوں نے کامیابیوں اور باجے کہ زبان سے تو ایسا ہی دعا کرتے ہیں کہ میں اللہ سے
 اس کے خلاف میں عمل نہ کرے تو یہ جواب اس لیے کہ دراصل یہ دعا اللہ کے سامنے نہیں ہے بلکہ جو اللہ کے سامنے ہو جاتا ہے وہ اللہ
 جانتا ہے وہ عالم ہے اور حق ہے جبہ نہیں وہ اس کی طرف لایا جاتا ہے قرآن و حدیث کے لئے کہ کیا جاتا ہے تو یہ منہ بھر لیتے ہیں اور نکمرا
 کرنے لگتے ہیں جیسے چلنے والی ٹرینیں پر غصہ ہے کہ وہ غصہ نہ ہو کہ ان کی زبان میں یہاں لڑا جاتا ہے۔ بلکہ انہیں شرعی فیصلے میں اپنا
 حق نظر آتا ہے تو لیے لیے کہتے جاتے ہیں کہ ان باتوں کے لئے نہیں خود ہی چلے آئیں گے اور جب معلوم ہو جائے کہ شرعی فیصلے ان کی مرضی
 خواہش کے خلاف ہے تو وہی اللہ کے خلاف ہے تو ان کی مرضی کی طرف نہیں گئے بلکہ ان میں دینے کے لئے کہ اللہ کا فریق ان لیے کہ میں
 حال سے خالی نہیں ہوا کہ ان کے دلوں میں یہ ایسا کہ ان کی سے انہیں دین اللہ تعالیٰ کی عقابیت میں غلط ہے یا نافرمان ہے کہ نہیں نہ
 رسول ان کا حق نہ دیکھیں ان پر غم و حسرت نہ کر لیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان میں سے جو ایک نوجوان ہے جو جیسا عالمی میں ہے اس
 کے پاس وہ ظاہر ہے دراصل یہی کوئی کار جو میں ظالم ہیں اللہ اور رسول اللہ ان سے بھاگتے ہیں۔ حضور ﷺ کے لئے میں اللہ کا فرج ظاہر میں
 مسلمان تھے بہت سے تھے انہیں جب اپنا مطلب قرآن و حدیث میں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ میں اپنے بھگتے ہیں۔ ان کے لئے وہ حضور ﷺ نے
 انہیں اور اس سے مطلب بروری نظر دینی تو یہ کار جو میں ﷺ میں نے سے صرف انکار کر جاتے ہیں یہ میں اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ نے
 فرمایا اور انھیں میں کوئی مسئلہ نہ تھا اور اسلامی حکم کے مطابق فیصلے کی طرف لایا جاتا ہے اور اس سے انکار کرے اور ظالم ہے اور حق ہے کہ
 وہ حدیث غریب ہے مگر یہ سوسوں یا مائیں بیان ہوتی ہے۔ وہ کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے سوائے کسی تیسری چیز کو اصل دینی
 نہیں سمجھتے۔ اور قرآن و حدیث سے کسی ایسی کی طرف کی لڑائی میں پڑے تو صاف لڑ دیتے ہیں کہ ہم نے ظاہر کیا۔ یہ کامیاب ہو گا اور
 نہایت بڑا لوگ ہیں۔ حضرت عباسؓ ان حاکمیت جو دردی پہلی میں حضور ﷺ کی ہر انصاروں کے ایک سرور میں انہوں نے اپنے بھگتے جاتے ہیں
 علیؓ سے وقت اشغال فرمایا کہ آدھ کے میں ان کو کہہ رہا ہے کہ ہے "معاذ اللہ! میں حق میں بھی غرضی میں بھی غرضی میں بھی غرضی میں

عقہ نقشبندی کے مولیٰ حضرت مولانا محمد علی گیلانی کی اہم بیعت کی تاریخ انوارِ قرآن سے من موثر اسے مجھ راز و خفیہ ہے۔
اس شہکارِ بلی میرے لیے یہ عیسائی سائے کے قسب و نسب پھیلانے کا پتلا کاروبار ہے۔ ملتِ نوریہ ہے۔ قرآنِ مجید کے آیت و آئمہ پر بھی
قبول کرنا عمل کرنا دین و جاہت صرف طاقت و سولہ کاٹنے میں ہے۔ اس لیے کہ سولہ مستقیم راہی میں ہے جو مولا مستقیم اس میں غولی
نہیں چھپا کر ہے۔ محمد و اہل بیتؑ شہزاد ہیں۔ ان سے ہے۔ سولہ کاٹنے کے آیت و سولہ پہلے پہلے ہی ہے۔ حساب سب کا کاروبار ہے جیسے اہل بیت
سے جو خدا کریمہ آیت و سولہ کاٹنے کے آیت و سولہ پہلے پہلے ہی ہے۔ انہیں نصرت و راز و خفیہ میں ہیں۔ انہیں نصرت و راز و خفیہ میں ہیں۔

[illegible]

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
 اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
 مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَقْدِرُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَنَبِيُّ فِي شَيْءٍ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ
 ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

[illegible]

[illegible]

الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا
حَتَّى يَسْتَأْذِنُوا إِنْ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
فَإِذَا سَأَلْتَهُمْ لِمَنْ سِجِّاتٌ قَالُوا لِمَنْ سِجِّاتٌ لِلَّهِ تَعَالَى ۚ وَالَّذِينَ لَا يَسْتَأْذِنُونَكَ

عقود الحريم

[illegible]

[illegible]

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُوَ يُخْلَقُ وَلَا يَكُنْ لَهُ كُفُوًا شَيْءٌ ۚ

ان لوگوں نے ان کے سوا کسی دے پیدا کر کے یہ سوچ کر کہا کہ جس کے خالق کو وہ بھی مراد و مقصد ہیں۔ تو انہی جان کے کہنے سے ان کا جی
 اکتھڑا، انہیں یہ سمجھ نہ سکا کہ ان کے سوا اور کون سا خدا ہے۔

[illegible]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا إِفْكُ مُؤْتَدِرَةٍ وَكَذَّبُوا عَنْهُ وَلَمَّا جَاءَهُمْ قُوَّةٌ مِنْهُ فَهُمُ الْخَارِعُونَ
فَقَدْ جَاءَهُمْ ظُلُمَاتُ لُيْلَةٍ وَاللَّهُ قَالَ لِلْأَسَاطِيرِ الْأُولَى اقْنَعِي عَنْهُمْ فَأَتَتْهُنَّ عُتُوبُهُنَّ فَأَنشَأْنَ عَلَيْهِنَ
بُكَرَةً وَاجْتَلَاهُ قُلُوبَهُنَّ لِيَنْزِلَهُنَّ نَارُ الْمُنَّازِعَاتِ الْفُجِّارَاتِ فَكَذَّبْنَ فَأَخَذْنَاهُنَّ فِي الْحَبْلِ وَكُنَّ هُنَّ
غُفُورًا رَحِيمًا

کافر تھے۔ یہ وہی تھی، جو کہ کھڑا قیام ہے اس پر، وہ اس نے اس کی موت قبول کی ہے۔ صلیب پر چڑھ کر وہ ۳۰ سال کی عمر میں مر گیا۔

[illegible][illegible]

توحید سے منہ کھنے پر جو کہ تھی یہ خبر بلا کثرت کے تڑپے میں توجہ نہ ہو سکتا۔ چنانچہ اس سے مطلب یہ نکلتا ہے کہ اس نے جسے
 انہی نے دیکھ کر اس نے اپنے شعر میں اس لفظ کو اس معنی میں لکھا ہے۔ اب یہ تو عقل ہی نہیں کہ اس سے فرما دیا کہ وہ تو تہجد سے موعود غور نہیں کیا
 رہے ہیں تم تو نہیں پتا کچھ کراں نیل سے کہ یہ نہیں اللہ تعالیٰ کے عجب یہ ہیں کہ انکی یہ عجائبات کرتے رہے آج یہ تم سے کوسوں اور
 بڑھ کر ہے جس آتم سے غور ہو رہے ہیں اور بڑی ظاہر کرتے ہیں جیسے ارشاد ہے ﴿وَمَنْ مَّضَىٰ مَضًى شَقًّوًا مِنْ قَوْلِ اللَّهِ فَلَا
 يَسْمَعُ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ خَلْقِهِمْ غفلُونَ﴾ وَاذْخِرِ الْفَالِسَ كَقَوْلِهِمْ غَفَلُوا وَكَانُوا بِمَا يَدْعُوهُمْ كَهَرَجٍ ﴿یعنی اس سے
 زیادہ کراؤں گے جو اللہ تعالیٰ سے انہوں کو بکرا رہے جو قیامت تک اس کی بات نہ سنے نہ انہیں بلکہ وہ تو اس کے سامنے جھکنا قائل ہیں اور
 محو کے دن یہ سب ہی سب کے وطن ہو جائیں گے۔ اسی ملا قوس کے صاف منہ ہو جائیں گے اس قیامت کے دن یہ شعر کہیں نہ تو قیامت
 یا اس سے عذاب اللہ جتنا کہیں گے اور ان کی مدد کر سکیں گے نہ کسی کو ان کا مددگار نہیں گئے تم سے جو بھی اللہ کے واحد کے ساتھ شریک
 نہ ہے بھلا سے زبردست اور نہایت حق مطلب فرمیں گے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا

ہم نے تم سے پہلے بھیجے رسول جیسے سب نے سنا تھا، مگر تم نے ان سے کہا کہ ان لوگوں میں بھی جتنے ہوتے تھے تم سے تم سے یہ کہہ کر کہ اس کی
 نشان کار یہ جتنا کہ تم میں ہونے لگے اور اب تو سب کو دیکھتے رہا ہے۔

یہ سب کچھ نبوت کے معانی نہیں۔ کافر جو اس بات پر موزوں کرتے تھے کہ تم کو حکمانے پتا اور تورات پتا ہے یا مطلب؟
 اس کا جواب یہ رہا ہے کہ ان کے سب شیئر بھی انہی میں رہا تھا۔ مجھے تھے حکمانے وہیں کے ساتھ بھی لکھا تھا۔ چار چار تھے ہر کسب و حرفہ وہ
 بھی کیا کرتے تھے یہ پوری نبوت کے خلاف نہیں۔ اس اللہ تعالیٰ کو جس میں اپنی حمایت خاص ہے انہیں یہاں تک کہ وہ صاف ٹیک لگا کر لے کر باقیوں
 کے خلاف اٹھیں۔ انہیں اسی کی وجہ سے کہ یہ ان کے لیے ہو جاتا ہے کہ ان کی توجہ سے اس تسلیم کر کے وہ ان کی چوٹی کو ان
 سے لے کر انہیں نہیں دے سکتے۔ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجُلًا بِالْغَيْبِ﴾ یعنی تم سے پہلے بھی بھیجے تھے ان کے سب شریک ہیں رہے۔ اگلے
 انسان بھی تھے اور تم میں سے ہے۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ﴾ انہیں نے انہیں اپنے لئے نہیں بنائے تھے کہ حکمانے پتے
 سے وہ آکر ہوں۔ ہم تو تم میں سے ایک ایک کی نشان دہی ایک سے کرنا کرتے ہیں تاکہ فرما دے اور انہی میں سے انہیں صاف دیکھ کر
 سارے معظموں میں جائیں۔ مگر اب تو انہی کو تہذیب خوب جانتا ہے کہ کتنی بڑے کون سے تھے جیسے ﴿لَا بِالْقَلَمِ عَلَّمْنَا خُبْرًا﴾ یعنی رسالت کے
 منصب۔ رسالت کی اہلیت کس میں ہے؟ اس سے اللہ تعالیٰ ان کی جان سے اس کا جو علم ہے کہ کتنی بڑے کون ہیں اور کون نہیں۔ یہ کثرت
 تعالیٰ کا وہ ہندوں کا جتنی لینے کا ہے اس لئے نہیں کہ انہیں اس میں حاکم ہیں۔ انہیں دے دیا تھا انہیں کثرت تعالیٰ کے لئے ان کی رائی میں
 بہت سے ان کی کیا تھا وہ جانتے تو ہر کچھ ہوتے مل جاتے۔ کچھ مسلم شریعت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
 میں خود تھے اور تم میرے درجہ سے اور کون کو ان کے والا کون۔ سند میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میں جانتا تو میرے ساتھ
 سونے چاندی کے پہاڑ بھیجے رہتے۔ مگر میں نے تم پر یہ نہیں کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ان کا بار دیکھیں میں کوئی اور ہندو دیکھیں میں اختیار دیا
 کیا تو آپ ﷺ نے ہندو کی شانہ فرمایا ﴿فَصَلِّ عَلَىٰ سُلَاطَنِهِ﴾ وَاذْخِرِ الْفَالِسَ كَقَوْلِهِمْ غَفَلُوا وَكَانُوا بِمَا يَدْعُوهُمْ كَهَرَجٍ ﴿یعنی﴾

﴿وَالْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ عہدہ ہواں یہاں عمل ہو